سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ

فَیضانِ مَدِینَہ

(دعوتِ اسلامی)

جون 2023ء / ذُوالقعدۃ الحرام، ذُوالحجۃ الحرام 1444ھ

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ

اپنی عبادت یا اچھی صورت یا دولت پر اترانے والے خطا پر ہیں کہ یہ سب چیزیں اللہ کریم نے عنایت فرمائی ہیں، وہ جب چاہے واپس لے سکتا ہے۔

- خطبۂ حجۃ الوداع 15
- قربانی کے سماجی و معاشی فوائد 25
- میں اہم تھا یہی وہم تھا 27
- میرا وزن ایک سال میں 42 کلو کیسے کم ہوا؟ 44
- بچوں کی اخلاقی تربیت 54

روزی میں برکت کا بہترین نسخہ

ایک شخص نے حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی غُربت اور تنگ دستی کی شکایت کی۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو اگرچہ کوئی بھی نہ ہو، پھر مجھ پر سلام بھیجو اور ایک بار قُلْ ھُوَ اللہ شریف پڑھو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ پاک نے اسے اتنا مالدار کر دیا کہ اس نے اپنے ہمسایوں اور رشتے داروں میں بھی تقسیم کرنا شروع کر دیا۔

(القول البدیع، ص273، غریب فائدے میں ہے، ص20)

کینسر کا روحانی علاج

اوّل آخر گیارہ بار دُرُودِ ابراہیم اور درمیان میں سورۂ مریم پڑھ کر پانی پر دَم کیجئے، ضرورتاً دوسرا پانی ملاتے رہئے، مریض وہی پانی سارا دن پیئے، یہ عمل چالیس دن تک بلاناغہ کرتے رہئے، اِن شآءَ اللہ شِفا حاصل ہو گی۔ (بیمار عابد، ص40)

نوٹ: دوسرا بھی پڑھ کر دَم کر کے مریض کو پلا سکتا ہے۔

اولادِ نَرینہ کا روحانی علاج

میاں بیوی دونوں روزانہ 101 بار سورۃُ الْکَوْثَر پڑھیں، اِن شآءَ اللہ جلد ہی بیٹے کے ماں باپ بن جائیں گے۔

(زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی، ص26)

بے عمل کا روحانی علاج

بے عمل شخص جب سویا ہوا ہو اُس وقت تقریباً تین فِٹ (یعنی لگ بھگ ایک میٹر) کے فاصلے سے کوئی نمازی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن ایک بار سورۂ اخلاص ذرا اُونچی آواز سے پڑھے مگر اتنی اِحتیاط ضروری ہے کہ اُس کی آنکھ نہ کھل جائے۔ اِن شآءَ اللہ سویا ہوا شخص باعمل بنے گا۔ بے عمل عورت کے لئے بھی یہ عمل کیا جا سکتا ہے۔ (زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی، ص31)

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ

رنگین شمارہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

جون 2023ء / ذوالقعدۃ الحرام / ذوالحجۃ الحرام 1444ھ

جلد: 7 شمارہ: 06

ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش	مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر	یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

مَہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت
علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

آراء و تجاویز کے لئے

+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

- قیمت رنگین شمارہ: 200 روپے سادہ شمارہ: 100 روپے
- ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات رنگین شمارہ: 3500 روپے سادہ شمارہ: 2200 روپے
- ممبر شپ کارڈ (Membership Card) رنگین شمارہ: 2400 روپے سادہ شمارہ: 1200 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
رنگین شمارہ: 3000 روپے سادہ شمارہ: 1700 سو روپے

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

قرآن وحدیث	تزکیہ نفس کا قرآنی منہج	شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری	4
	امانت دار بن جائیے	مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی	7
مدنی مذاکرے کے سوال جواب	کیا جل کر مرنے والا شہید ہے؟ مع دیگر سوالات	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری	9
دارالافتاء اہلِ سنّت	کیا قربانی کرنے والے پر عید کا روزہ لازم ہے؟ مع دیگر سوالات	مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مدنی	11
مضامین	ہماری مجلسیں	نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری	13
	خطبۂ حجۃ الوداع (عالمی انسانی منشور)	مولانا ابوالنور راشد علی عطّاری مَدَنی	15
	اسلام اور محکوم طبقے (قسط:02)	شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری	17
	اُمّتِ محمدیہ کی کثرت	مولانا ابوالحسن عطّاری مدنی	19
	تنہائی ہمارے کردار کی امتحان گاہ	مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مدنی	22
	قربانی کے سماجی و معاشی فوائد	مولانا اویس یامین عطّاری مدنی	25
	میں اہم تھا یہی وہم تھا	مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مدنی	27
	حاجیوں کو صدرالشریعہ کی نصیحتیں	مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مدنی	29
تاجروں کے لئے	احکامِ تجارت	مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی	31
بزرگانِ دین کی سیرت	حضرت دانیال علیہ السلام (قسط:02)	مولانا ابوعبید عطّاری مدنی	33
	حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ	مولانا عدنان احمد عطّاری مدنی	35
	اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے	مولانا ابوماجد محمد شاہد عطّاری مدنی	37
متفرق	ذہنی آزمائش سیزن 14 کا سفر (قسط:01)	مولانا عبدالحبیب عطّاری	39
	تعزیت وعیادت	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری	41
صحت وتندرستی	رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غذائیں (کدو شریف)	مولانا حامد سراج عطّاری مدنی	42
	میرا وزن ایک سال میں 42 کلو کیسے کم ہوا؟	مولانا آصف خان عطّاری مدنی	44
قارئین کے صفحات	نئے لکھاری	ادریس رفیق / بنتِ منور حسین / بنتِ اعظم علی	47
	آپ کے تأثرات		51
	خوابوں کی تعبیریں	مولانا محمد اسد عطّاری مدنی	52
بچّوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	سب سے پہلے چھینک کس کو آئی؟ / حروف ملائیے!	مولانا محمد جاوید عطّاری مدنی	53
	بچوں کی اخلاقی تربیت	مولانا آصف جہانزیب عطّاری مدنی	54
	نیل گائے کا شکاری	مولانا ابوحفص مدنی	55
	پہلی ڈاک	مولانا حیدر علی مدنی	58
اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	میں بھی مدینے جاؤں گی	اُمِّ میلاد عطّاریہ	60
	حضرت اُمِّ سنان اسلمیہ رضی اللہ عنہا	مولانا وسیم اکرم عطّاری مدنی	61
	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مدنی	63
اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے!	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	مولانا عمر فیاض عطّاری مدنی	64

تزکیۂ نفس کا قرآنی منہج

مفتی محمد قاسم عطّاری*

اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى(۱۴) وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى(۱۵) بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا(۱۶) وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى(۱۷) اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى(۱۸) صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى(۱۹)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: بیشک جس نے خود کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہو گا۔ اور اس نے اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔ بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ بیشک یہ بات ضرور اگلے صحیفوں میں ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔ (پ30، الاعلیٰ:14تا19)

تفسیر: ان آیات میں موجود الفاظ ”تزکیہ، ذکر اور صلوٰۃ“ کے متعدد معانی بیان کیے گئے ہیں۔ ایک تفسیر یہ ہے کہ ”تزکیہ“ سے مراد وضو و غسل ہے اور ”ذکر“ سے مراد تکبیر تحریمہ اور ”صلوٰۃ“ سے مراد نماز ہے۔ معنیٰ یہ ہوا کہ وہ شخص کامیاب ہوا جس نے طہارت حاصل کرکے تکبیرِ تحریمہ کہہ کر پانچوں نمازیں ادا کیں یعنی زندگی بھر اس کا معمول رہا۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ ”تزکیہ“ سے مراد صدقۂ فطر ادا کرنا، ”ذکر“ سے مراد نماز عید کے لئے جاتے ہوئے تکبیرات کہنا اور ”صلوٰۃ“ سے مراد نمازِ عید پڑھنا ہے۔ اس تفسیر کی رُو سے معنیٰ یہ ہوا کہ وہ شخص کامیاب ہوگیا، جس نے پہلے صدقۂ فطر ادا کیا، پھر گھر سے تکبیرات پڑھتا ہوا عید گاہ پہنچا اور نمازِ عید ادا کرکے اِس عظیم اسلامی شِعار کو سر انجام دیا۔ تیسری تفسیر یہ ہے کہ ”تزکیہ“ سے مراد خود کو کفر و شرک، قلبی رذائل، روحانی آلائشوں اور ظاہری گناہوں سے پاک کرنا ہے اور ”ذکر“ سے مراد ذکرِ الٰہی کی عادت ہے اور ”نماز“ سے مراد مطلق نماز ہے۔ اس اعتبار سے معنیٰ یہ ہوا کہ وہ شخص اللہ کی بارگاہ میں فلاح و کامرانی سے شرف یاب ہوا، جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا، یعنی کفر و شرک اور ضلالت و معصیت سے خود کو پاک رکھا، دل کی اصلاح کی، باطنی امراض سے چھٹکارا پایا، مال و دنیا کی مَحبت سے دور رہا اور خوف و محبتِ الٰہی سے دل کی بستی آباد کی اور اِس کے ساتھ اپنی زبان کو ذکرِ الٰہی سے تَرْ رکھا، دل کو محبوبِ حقیقی کی یاد سے سرشار کیا، امورِ دنیا کی مشغولیت اور تجارت و خرید و فروخت کی مصروفیت اُسے غفلت میں مبتلا نہ کرسکی، بلکہ وہ ہر وقت خدا کی یاد میں لگا رہا، بالفاظِ پیر و مرشد مولانا الیاس قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ ”ہے کبھی درود و سلام تو کبھی نعت لب پر سجی رہی“ اور تیسری بات یہ کہ خدا کی سب سے محبوب عبادت نماز کو اپنا شیوہ بنایا، اُس کے قدم قیام میں جمے رہے اور اس کی پیشانی سجدوں کی لذت سے آشنا رہی۔

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

تزکیۂ نفس کا مطلب:

تزکیۂ نفس دین کا بنیادی تقاضا، قرآن کا مرکزی موضوع اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرائضِ منصبی میں سے ایک اہم کام ہے۔ قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ نے گیارہ قسمیں ذکر کرکے کامیابی اور ناکامی کا یہی معیار بیان فرمایا کہ جس نے طہارتِ قلبی اور صفائے باطنی حاصل کی، وہ کامیاب ہوا اور جس کا نفس گناہوں کی غلاظت میں لتھڑا رہا اور تزکیۂ نفس کی دولت سے محروم رہا، وہ رُسوا اور ناکام ٹھہرا، چنانچہ قرآنِ حکیم میں قسموں کا بیان کچھ یوں ہوا: سورج اور اس کی روشنی کی قسم، اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے، اور دن کی جب وہ سورج کو چمکائے، اور رات کی جب وہ سورج کو چھپادے، اور آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی قسم، اور زمین کی اور اس کے پھیلانے والے کی قسم، اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا، پھر اُس (نفس) کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری کی سمجھ اس کے دل میں ڈالی۔(پ30، الشمس: 1تا8) پھر ان عظیم قسموں کے بعد معیارِ فلاح یوں بیان کیا گیا: ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا(۹) وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا(۱۰)﴾ ترجمہ: بیشک جس نے نفس کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا اور بیشک جس نے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہوگیا۔(پ30، الشمس: 9تا10) اِسی طرح رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے منصب رسالت کے بنیادی فرائض اور عملی حالت و کیفیت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہی (اللہ) ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا، جو ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے **اور انہیں پاک کرتا ہے** اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتا ہے۔(پ28، الجمعۃ:2) اِس آیتِ مبارکہ میں **"وَيُزَكِّيْهِمْ"** یعنی **"اور انہیں پاک کرتا ہے۔"** کے اِسی منصبِ تزکیۂ نفوسِ امت کو بیان کیا گیا ہے۔

تزکیۂ نفس کے حصول کا پہلا عمل:

تزکیۂ نفس اور اِصلاحِ باطن کے لئے انتہائی پُر تاثیر عمل خدا کی طرف متوجہ رہنا اور ہر دم فکرِ آخرت میں مستغرق ہونا ہے، کیونکہ یہ دونوں عمل یعنی **"توجہ الی اللہ اور فکرِ آخرت"** انسان میں خوفِ خدا اور تقویٰ کی کیفیات میں زبردست اضافہ کرتے ہیں اور اِسی تقویٰ کی برکت سے نفسِ انسانی میں تزکیہ اور قلب میں تصفیہ پیدا ہوتا ہے۔ قرآنِ حکیم میں ان دونوں امور کا بیسیوں جگہ بیان ہے۔ ایک جگہ حضرت لقمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی یوں ارشاد ہوا: ﴿يٰبُنَيَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ(۱۶)﴾ ترجمہ: اے میرے بیٹے! برائی اگر رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں یا زمین میں، اللہ اسے لے آئے گا بیشک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبردار ہے۔(پ21، لقمٰن:16) دوسری جگہ یوں بیان فرمایا: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ(۱۸)﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے آگے کیا (عمل) بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تمہارے اعمال سے خوب خبردار ہے۔

(پ28، الحشر:18)

تزکیۂ نفس کے لئے دوسرا عمل:

آیت میں مزید فرمایا: وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ: اور اس نے اپنے رب کا نام لیا۔ کثرتِ ذکرِ الٰہی دینی اعتبار سے مطلوب، تزکیۂ نفس میں نہایت معاون اور اِس کے نتیجے میں قلبی رذائل کا خاتمہ اور روحانی فضائل کا اضافہ ہوتا ہے۔ اوپر مذکور آیت میں فلاح پانے والوں کا ذکر ہے اور اسی کے لئے ذکرِ الٰہی کا بیان ہوا، اِسی فلاح کو دوسری جگہ ذکرِ الٰہی کے ساتھ مربوط کرتے ہوئے یوں بیان فرمایا: ﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ(۱۰)﴾ ترجمہ: اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔(پ28، الجمعۃ:10) دوسرے مقام پر اہلِ ذکر کو بخشش اور عظیم ثواب کی خوش خبری دیتے ہوئے فرمایا: ﴿وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ

﴿كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا(۳۵)﴾
ترجمہ کنزالعرفان: اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔(پ22،الاحزاب:35)

تزکیۂ نفس کے لئے تیسرا عمل:

آیت میں تیسری بات بیان فرمائی: فَصَلّٰی: پھر نماز پڑھی۔ نماز کی بذاتِ خود بہت اہمیت اور شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمانِ کامل اور ذوقِ عبادت رکھنے والے بندگانِ رحمٰن کے اوصاف میں نمازوں کی محبت خصوصی طور پر ذکر فرمائی چنانچہ ارشاد فرمایا: ﴿وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا(۶۴)﴾ ترجمہ: اور وہ جو اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں۔(پ19،الفرقان:64) فی نفسہ نماز کی عظمت و اہمیت کے علاوہ تزکیۂ نفس میں بھی نماز کی تاثیر مسلّم ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ﴾ ترجمہ: بیشک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے۔(پ21، العنکبوت:45) لیکن یہ ضرور یاد رکھیں کہ جس نماز کی شان اِس آیت میں بیان ہوئی، وہ ایسی نماز ہے جس کی کیفیت امام المتقین، سید العابدین، رسول رب العالمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ بیان فرمائی کہ تم اللہ کی عبادت یوں کرو گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ یقین رکھو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔(بخاری،1/31،حدیث:50)

تزکیۂ نفس میں رکاوٹ اور اس کا علاج:

آیت میں چوتھی بات یہ بیان فرمائی: بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ تزکیہ نفس میں رکاوٹ نفس، شیطان، دنیا اور مال ہے، ان میں سب سے مرکزی چیز دنیا ہے کہ مال بھی اسی کے لئے چاہئے اور نفس و شیطان بھی اسی میں مشغول رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، لہٰذا اس رکاوٹ اور رکاوٹ کے علاج کو واضح طور پر بیان فرما دیا، **بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى: بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔** یعنی اے لوگو! حقیقت تو یہ ہے کہ دنیا فانی اور آخرت باقی رہنے والی ہے اور جو چیز باقی رہنے والی ہے، وہ فانی سے بہتر ہے، لیکن تمہارا حال یہ ہے کہ تم دنیا کی فانی زندگی کو آخرت کی باقی رہنے والی زندگی پر ترجیح دیتے ہو، اِسی لئے تم وہ عمل نہیں کرتے، جو وہاں کام آئیں گے۔ جو شخص دنیا کی محبت کو دل سے نکال دے اس کے لئے تزکیہ کا راستہ نہایت آسان ہو جاتا ہے اور دنیا کی محبت نکالنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آخرت کی عظمت پیشِ نظر رکھے۔ آخرت کی زندگی دنیا کی زندگی سے کروڑوں گُنا بہتر ہے، وہاں کی نعمتیں ہر اعتبار سے دنیا کی نعمتوں سے افضل ہیں، اُن کے حصول میں کوئی تکلیف و مشقت نہ ہو گی، اُن کے استعمال سے کوئی بیماری، گرانی، پریشانی نہ ہو گی اور وہ نعمتیں باقی رہنے والی ہیں کہ کبھی فنا نہ ہوں گی۔ لہٰذا دُنیوی زندگی کی فانی لذتوں، رنگینیوں اور رعنائیوں میں کھو کر آخرت کو نہیں بھولنا چاہئے، ایک ایک سانس بیش قیمت موتی کی طرح ہے، جو ضائع ہو جائے تو کبھی واپس نہیں ملتا۔ دنیا اور آخرت کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ(۳۲)﴾ ترجمہ: اور دنیا کی زندگی صرف کھیل کود ہے اور بیشک آخرت والا گھر ڈرنے والوں کے لیے بہتر ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں؟ (پ7،الانعام:32)

ان تمام امور کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ خوبصورت باتیں اور دل نشین نصیحتیں قرآنِ پاک سے پہلے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما الصّلوٰۃ والسّلام پر نازل ہونے والے صحیفوں میں بھی موجود ہیں۔

دعا: اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کی فانی لذتوں میں کھونے سے محفوظ فرمائے اور آخرت کی فکر کرنے اور اسے بہتر بنانے کے لئے خوب کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

امانت دار بن جائیے

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ یعنی جو امانت دار نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں۔[1]

ہر وہ حق (Right) جسے ادا کرنا اور اُس کی حفاظت کرنا لازم ہو "امانت" کہلاتا ہے۔[2] امانت: خیانت کی ضد (Opposite) ہے۔[3] شرعی اجازت کے بغیر کسی کی امانت میں تصرّف کرنا خیانت ہے۔[4]

چونکہ امانت داری سے انسانی حقوق (Human Rights) کو پروٹیکشن ملتی ہے اس لئے اسلام نے "امانت داری" کو ایمان کا جوہر قرار دیا ہے نیز جیسے بدن کے لئے دل کی اہمیت ہے ایسے ہی امانت کو ایمان کے لئے اہم ترین قرار دیا ہے۔[5]

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِس فرمان کی شرح یہ ہے کہ

1 یہ وعید ہے جس کا مقصد زجر (ڈانٹنا) اور کمالِ ایمان کا انکار ہے، مراد یہ ہے کہ جو کسی کے مال، اپنی ذات یا اپنے گھر والوں کے حوالے سے خیانت کرے تو ایسے شخص کا ایمان کامل (Complete) نہیں۔[6]

2 اس حدیث پاک کی ایک وضاحت یہ بھی ہے کہ مومن وہ ہے کہ جس سے دوسرے مسلمانوں کی جان و مال امن میں ہو اور جو اِس میں خیانت کرے تو اُس کا ایمان کامل نہیں۔[7]

3 یہ بھی ممکن ہے کہ یہاں حقیقتِ ایمان کا انکار مراد ہو اِس صورت میں مراد یہ ہوگی کہ جب بندہ اِن امور میں (یعنی دوسرے کے مال، اپنی ذات یا اپنے گھر والوں کے حوالے سے) خیانت کا عادی بن جائے تو ایسے شخص کے کفر میں مبتلا ہو جانے کا خوف ہے۔[8] خیانت کی وجہ سے انسان طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے چونکہ گناہ کفر کے قاصد ہیں اس لحاظ سے خیانت کرنے والے کا ایمان خطرے میں رہتا ہے۔[9]

امانت داری رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پوری زندگی امانت داری میں اِس قدر نمایاں رہی کہ آپ کو "امین" (یعنی امانت دار) کے لقب سے پُکارا جاتا۔ جب آپ نے اسلام کی دعوت کا آغاز فرمایا اور قریش کے وفد (Delegation) سے رومی بادشاہ نے اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں دریافت کیا تو دشمن کی زبان سے جن خوبیوں کا ذکر ہوا اُن میں امانت داری بھی شامل تھی، حضرت جعفر رضی اللہُ عنہ نے شاہِ حبشہ کے دربار میں سیرتِ مصطفےٰ کے جن پہلوؤں کو بیان کیا اُن میں بھی امانت داری شامل تھی۔ کفارِ مکہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بدترین دشمن تھے لیکن اِس کے باوجود آپ پر اتنا اعتبار تھا کہ اپنی امانتیں

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

آپ کے پاس رکھتے، جب آپ مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ آنے لگے تو حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی یہ ذمّہ داری لگائی کہ یہ امانتیں مالکوں تک پہنچانے کے بعد مدینہ آئیں۔

امانت کی قسمیں ”امانت“ چونکہ حقوق کی محافظ ہے اِس لحاظ سے اِس کا تعلق ربّ سے بھی ہے، انسان کی اپنی ذات سے بھی اور دوسرے بندوں کے ساتھ بھی۔ امانت کی اقسام (Types) کی تفصیل یہ ہے:

اللہ کے ساتھ امانت داری اللہ پاک نے جن کاموں کا حکم دیا ہے اُن کو کرنا اور جن کاموں سے منع کیا ہے اُن کو نہ کرنا اللہ کے ساتھ امانت داری ہے۔ حضرت عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ہر چیز میں امانت لازم ہے یہاں تک کہ وُضو، جنابت، نماز، روزہ میں۔“ اللہ پاک نے زبان کو غیبت کرنے، کُفر، بدعت، فحش بکنے سے روکنے کا حکم دیا ہے لہٰذا زبان کو اِن چیزوں سے بچانا زبان کی امانت ہے، اللہ پاک نے آنکھ کو حرام دیکھنے سے منع کیا ہے، آنکھ کو اِن چیزوں سے بچانا آنکھ کی امانت ہے۔ یہی معاملہ دیگر چیزوں کا بھی ہے۔

نفس کے ساتھ امانت داری نفس کے ساتھ امانت یہ ہے کہ اپنے لئے اُسی چیز کا انتخاب کرے جو دین و دنیا کے اعتبار سے زیادہ فائدہ مند ہو اور خواہش اور غضب کی وجہ سے ایسا کام نہ کرے جو آخرت میں نقصان کا باعث ہو۔

بندوں کے ساتھ امانت بندوں کے ساتھ معاملات میں امانت داری یہ ہے کہ لوگوں کی امانتیں انہیں لوٹائی جائیں، ناپ تول میں کمی کرنے سے بچا جائے، لوگوں کی پردہ پوشی کی جائے وغیرہ وغیرہ۔[10]

تین چیزوں میں رخصت نہیں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں کسی کو کوئی رخصت نہیں: (1) والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر (2) وعدہ پورا کرنا خواہ مسلمان سے کیا ہو یا کافر سے اور (3) امانت کی ادائیگی خواہ مسلمان کی ہو یا کافر کی۔[11]

امانت دار تاجر کی فضیلت رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: سچا، امانت دار مسلمان تاجر قیامت کے دن شہدا کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔[12]

منافق کی چار نشانیاں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: چار باتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک ہو تو اس میں نفاق کا ایک حصہ ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے: (1) جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے (2) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (3) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے (4) جب جھگڑا کرے تو بیہودہ بکے۔[13]

یہ مقام کیسے ملا؟ حکیم لقمان کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ اِس مرتبے تک کیسے پہنچے؟ فرمایا: سچ بولنے، امانت ادا کرنے اور غیر ضروری کاموں سے بچنے کی وجہ سے۔[14]

اگر ہم ایمان دار بن جائیں امانت داری سے متعلق یہ تفصیل ہمیں بتاتی ہے کہ امانت دار بننے میں ہمارا ہی فائدہ ہے کیوں کہ امانت داری وہ راستہ ہے جس پر چلنے سے دل میں خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے، ایک دوسرے کی عزت وآبرو، جان ومال کی حفاظت ہوتی ہے اور امن وامان قائم ہوتا ہے، گھر کی بات گھر تک رہتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سوسائٹی سے بددیانتی اور بے ایمانی کا خاتمہ ہوتا ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کا جذبہ، گرتے کو سنبھالنے اور دُکھ دَرد دُور کرنے کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں امانت دار بن کر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) مسند احمد، 4/271، حدیث: 12386 (2) فیض القدیر، 1/288، تحت الحدیث: 308 (3) لمعات التنقیح، 1/301 (4) عمدۃ القاری، 1/328، تحت الحدیث: 33 (5) فیض القدیر، 6/495 ماخوذاً (6) شرح السنہ للبغوی، 1/69، تحت الحدیث: 32 (7) التیسیر، 2/488 (8) شرح السنہ للبغوی، 1/69، تحت الحدیث: 32 (9) مرقاۃ المفاتیح، 1/199، تحت الحدیث: 35 ماخوذاً (10) تفسیر کبیر، النسآء، تحت الآیۃ: 58، 4/109 (11) شعب الایمان، 4/82، حدیث: 4363 (12) ابن ماجہ، 3/6، حدیث: 2139 (13) بخاری، 1/25، حدیث: 34 (14) موطا امام مالک، 2/467۔

مَدَنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 11 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 میت کی موجودگی میں چولہا جلانا کیسا؟

سُوال: کیا میّت کی موجودگی میں کھانا بنانے کے لئے گھر کا چولہا جلانا جائز ہے؟

جواب: بالکل جلاسکتے ہیں، کوئی حرج نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، 9/90 ماخوذاً- مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 26 رمضان شریف 1441ھ)

2 جَل کر مَرنے والا شہید ہے

سوال: کیا جَل کر مَرنے والا شخص بھی شہید ہے؟

جواب: جی ہاں! جَل کر مَرنے والا مسلمان بھی شہید ہے۔ (ابوداؤد، 3/252، حدیث: 3111- مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 28 رمضان شریف 1441ھ)

3 کیا جنتیوں کو پسینا آئے گا؟

سُوال: کیا جنت میں جنتیوں کو پسینا آئے گا؟

جواب: سُبْحٰنَ اللہ! جنت میں جنتیوں کو جو پسینا آئے گا وہ ایسا خوشبودار ہوگا کہ اس میں مشک کی سی خوشبو ہوگی۔ (مسلم، ص1165، حدیث: 7152- مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عشا، 8 شوّال شریف 1441ھ)

4 حج اسکیم میں نام نہ نکلے تو کیا کریں؟

سوال: اگر کسی کا حج اسکیم میں نام نہیں نکلا تو اب وہ کیا کرے؟

جواب: اگر اس پر حج فرض ہے تو وہ اگلے سال کا انتظار کئے بغیر اسی سال دیگر ذرائع (یعنی کسی "پرائیویٹ کاروان" وغیرہ کے ذریعے) سے حج کی سعادت حاصل کرے۔ (مدنی مذاکرہ، 6 رجب المرجب 1440ھ)

5 پسند کی شادی کرنے والوں کو والِدَین کا وِراثت سے عاق کرنا کیسا؟

سُوال: اگر لڑکا یا لڑکی اپنے والدین کی مرضی کے بغیر شادی کرلیتے ہیں تو ان کے والدین انہیں اپنی وِراثت اور جائیداد وغیرہ سے بے دخل کردیتے ہیں، ایسی صورت میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: لڑکا اور لڑکی کو ایسا نہیں کرنا چاہئے، انہیں اپنے والدین کی رضامندی ہی سے نکاح کرنا چاہئے، بالفرض کسی لڑکے یا لڑکی نے اپنے والدین کی رضامندی کے بغیر نکاح کرلیا تو وہ اپنے والدین کی اولاد ہونے سے خارِج نہیں ہوں گے، لہٰذا انہیں حقِ وراثت سے محروم نہیں کیا جائے گا، اگر کوئی ایسا کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عشا، 8 شوّال شریف 1441ھ)

6 خوشی میں اَللہُ اَکْبَر کہنا

سوال: کیا خوش ہو کر اَللہُ اَکْبَر کا نعرہ لگانا سنّتِ صحابہ ہے؟

جواب: جی ہاں! خوشی میں اَللہُ اَکْبَر کا نعرہ لگانا سنّتِ صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 7/275 ملخصاً) بسا اوقات لوگ کسی موقع پر

تعجب کرتے ہوئے بھی اَللہُ اَکْبَر کہتے ہیں اِس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عشا، 15 شوّال شریف 1441ھ)

7 چھٹیوں میں دیر سے سونا

سُوال: کیا بچوں کو چھٹیوں کے دنوں میں رات کو دیر سے سونا چاہئے؟

جواب: یہ سب والدین کی طبیعت اور تربیت پر ہے، اگر والدین رات دیر تک جاگتے رہیں اور بچوں سے کہیں: ”سوجاؤ“ تو بچے بولیں گے: ”جب آپ نہیں سوتے تو ہم کیوں سوئیں؟“ دوسرا یہ کہ اگر والدین بچوں کو جلدی سلا کر خود جاگتے رہیں گے اس کا یہ نقصان ہوگا کہ پھر بچے دن میں جاگیں گے اور والدین کو سونے نہیں دیں گے، لہٰذا اگر والدین اور بچوں کے سونے جاگنے کا وقت ایک جیسا ہوگا تو بہت آسانی ہوجائے گی۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 24 رمضان شریف 1441ھ)

8 کیا جھوٹے شخص کی سچی بات کا اعتبار نہ کرنا بدگمانی ہے؟

سُوال: کوئی شخص اکثر جھوٹ بولتا ہو تو اس کی سچی بات بھی جھوٹ لگتی ہے، کیا اس کو بدگمانی کہا جائے گا؟

جواب: کثرت سے جھوٹ بولنے والا شخص کبھی سچی بات بھی کردیتا ہے، لیکن یہ فطری چیز ہے کہ ایسے شخص کی سچی بات پر بھی یقین نہیں آتا۔ بہر حال اس کو بدگمانی نہیں کہا جائے گا۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 20 رمضان شریف 1441ھ)

9 سانپ یا کتے کے کاٹے ہوئے جانور کے گوشت کا حکم

سُوال: جس جانور کو سانپ یا کتا کاٹ لے اس کا بیچنا یا اس کا گوشت بیچنا کیسا؟ نیز کیا ایسے جانور کا گوشت کھا سکتے ہیں؟

جواب: اگر سانپ یا کتے کے کاٹنے سے جانور میں زہر سرایت کر گیا اور یہ بات ثابت ہوگئی کہ زہر نقصان کرے گا تو اس جانور کا گوشت نہ خود کھا سکتا ہے اور نہ بیچ سکتا ہے بلکہ اسے پھینکنا پڑے گا۔(مدنی مذاکرہ، 29 شوّال شریف 1441ھ)

10 شادی باپ کے خاندان (Paternal) میں کی جائے یا ماں کے خاندان (Maternal) میں؟

سُوال: جن لوگوں کی شادی الگ الگ خاندانوں میں ہوتی ہے، جب ان کی اولاد ہوتی ہے تو والد صاحب یہ کہتے ہیں کہ اپنی بیٹی کی شادی اپنے خاندان میں کروں گا، ماں کہتی ہے کہ میں اپنے خاندان میں اپنی بچی کی شادی کروں گی، بچی اگر ماں کے خاندان کو ترجیح دے کر شادی کرلے تو باپ ناراض ہوجاتا ہے کہ میری بیٹی نے میری بات نہیں مانی، اب ایسی صورت میں بیٹی اور اس کے والدین کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: واقعی یہ بڑا پیچیدہ معاملہ ہے، والد صاحب کو اس معاملے میں اپنے فیصلے پر نظرِ ثانی کرنی چاہئے کیونکہ بیٹی کا جھکاؤ عام طور پر ماں کی طرف زیادہ ہوتا ہے، اگر بیٹی نے ماں کا فیصلہ مان لیا تو باپ کی بات غیر وزنی ہوجائے گی اور اس طرح باپ کو صدمہ ہوگا، پھر ہوسکتا ہے کہ آپس میں جھگڑا ہو، گناہوں کے دروازے کھلیں، اسی لئے جو بھی معاملہ کریں خوب سوچ سمجھ کر اور حکمتِ عملی کے ساتھ کریں یعنی والدین اگر آپس میں اس حوالے سے مشورہ کرلیں تو اچھا ہے، نیز شریعت کی رو سے اپنی برادری میں شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بیٹی کو بھی چاہئے کہ خوب صبر سے کام لے اور حکمتِ عملی کے ساتھ اس معاملے کو ڈیل کرے، اگر ایسی صورت ہو کہ دونوں طرف بیٹی کو رشتہ منظور ہو تو پھر پرچیاں ڈال کر قُرعہ اندازی کرلی جائے اور پھر اس کے مطابق عمل کرلیا جائے، مقصد یہ ہے کہ لڑائی جھگڑے سے مکمل گریز کیا جائے، کیونکہ لڑائی ہوگی تو گھر تباہ ہوسکتا ہے۔(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 22 رمضان شریف 1441ھ)

11 سورج اور چاند گرہن کا حاملہ پر اثر نہیں پڑتا

سُوال: سورج گرہن کے موقع پر جو عورتیں حمل سے ہوتی ہیں اگر وہ اِس دَوران کوئی چیز کاٹیں یا کوئی ایسا کام کریں تو کیا بچے پر کوئی اثر پڑتا ہے؟

جواب: سورج اور چاند گرہن کا حاملہ عورت (یا اس) کے بچے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ لوگوں میں اپنی طرف سے طرح طرح کی باتیں چل پڑی ہیں۔ اگر کسی کو اِتّفاق سے کچھ ہوجائے تو اسے سورج اور چاند گرہن سے منسوب نہ کیا جائے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عشا، 29 شوّال شریف 1441ھ)

دارُالافتاء اَھلِسنّت

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مَدَنی*

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

01 کیا قربانی کرنے والے پر عید کا روزہ لازم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جس کے نام قربانی ہو اسے عیدُ الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا ضروری ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس دن روزہ رکھا جائے جب قربانی ہو جائے تو پہلے اس کے گوشت سے افطار کیا جائے کیا یہ درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عید الاضحیٰ اور اس کے بعد تین دن تک روزہ رکھنا ناجائز و حرام ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مہمان نوازی کے ایام ہیں۔ البتہ جس شخص نے قربانی کرنی ہو اس کے لئے مستحب ہے کہ عید کے دن قربانی سے پہلے کچھ نہ کھائے قربانی ہی کے گوشت میں سے پہلے کھائے، مگر یہ کوئی روزہ نہیں، نہ اس میں روزہ کی نیت کرنا جائز ہے۔ اور یہ عمل حدیثِ مبارکہ سے بھی ثابت ہے، اسی عمل کو بعض لوگ روزہ رکھنا سمجھ لیتے ہیں، حالانکہ اس عمل کو روزہ کہنا یا واجب و ضروری سمجھ لینا کسی طور پر بھی درست نہیں ہے کیونکہ روزہ تو صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک بنیتِ صوم کھانے، پینے اور عملِ زوجیت سے رکنے کو کہتے ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

02 دو افراد جماعت کیسے کروائیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر نماز کے لئے دو آدمی ہوں اور ان میں سے ایک مقتدی بن جائے اور ایک امام تو اس صورت میں ان کی نماز، باجماعت ادا کرنا قرار پائے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! اگر نماز کے لئے دو آدمی ہوں اور ان میں سے ایک مقتدی بن جائے تو اس صورت میں بھی ان کی نماز باجماعت قرار پائے گی اور اس صورت میں مقتدی امام کی دائیں جانب کھڑا ہو گا کیونکہ جمعہ اور عیدین کے علاوہ دیگر نمازوں کی جماعت کے لئے امام کے ساتھ ایک مقتدی کا ہونا بھی کفایت کرتا ہے اگرچہ وہ ایک مقتدی سمجھ بوجھ رکھنے والا بچہ ہی کیوں نہ ہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

03 دو عمروں کا ایک ساتھ احرام باندھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے مسجدِ عائشہ سے ایک ساتھ دو عمروں کی نیت سے احرام باندھا۔ دو عمروں کی نیت کرتے ہوئے اس کا ارادہ یہ تھا کہ "وہ اسی نیت کے ساتھ دو عمرے کرے گا، پہلا عمرہ

* شیخ الحدیث و مفتی
دار الافتاء اہلِ سنّت، لاہور

کرنے کے بعد وہ حالتِ احرام میں ہی ہو گا اور اسی احرام سے دوسرا عمرہ کرے گا، دوسرے عمرے کی نیت کے لئے مسجد عائشہ آنے کی حاجت نہیں ہو گی" اس مذکورہ نیت و ارادے سے زید نے ایک عمرہ کے لئے طواف و سعی کر کے حلق کروایا اور خود کو حالت احرام میں سمجھتے ہوئے اس نے مسجد حرام سے ہی دوسرے عمرے کے لئے تلبیہ پڑھا، اور طواف و سعی کر کے حلق کروایا۔ زید نے دو عمرے کرنے کے لیے جو طریقہ اختیار کیا ہے، کیا یہ درست ہے؟ زید پر کوئی دَم وغیرہ تو لازم نہیں ہوا؟ راہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں زید نے ایک ساتھ دو عمرے کرنے کا جو طریقہ اختیار کیا ہے یہ شرعاً درست نہیں ہے، زید گناہ گار ہوا، اور اس پر ایک عمرے کی قضا اور ایک دم لازم ہے جو حدود حرم میں ہی ادا کرنا ضروری ہے۔

مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ دو عمروں کا ایک ساتھ احرام باندھنا ناجائز و گناہ ہے اس لیے زید گناہ گار ہوا اور اس پر دو عمروں کی ادائیگی لازم ہوگئی کیونکہ دو عمروں یا متعدد عمروں کا ایک ساتھ احرام باندھ لینے سے اتنی ہی تعداد میں عمرے لازم ہو جاتے ہیں۔ اور ایک احرام میں دو عمروں کی نیت کی ہو تو دونوں میں سے ایک کا رفض یعنی ایک عمرے کی نیت توڑنا لازم ہوتا ہے، اس رفض عمرہ کے سبب ایک دم بھی لازم ہوتا ہے۔ اگر ایک احرام میں دو عمروں کی نیت کرنے والا ایک عمرے کی نیت ختم نہ کرے تو پہلا عمرہ شروع کرتے ہی دوسرے کا احرام خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔

اس لئے پوچھی گئی صورت میں جب زید نے ایک ساتھ دو عمروں کی نیت کرنے کے بعد ان میں سے ایک عمرے کی نیت ختم کیے بغیر ہی ایک عمرے کا طواف شروع کیا تو دوسرے عمرے کا احرام خود بخود ختم ہو گیا، اور اس عمرے کے رفض کی وجہ سے اس پر ایک دم لازم ہوا۔ پھر جب اس نے پہلے عمرے کے طواف و سعی کے بعد حلق کروایا تو وہ احرام سے باہر آگیا اور اس نے جو احرام باندھتے ہوئے ایک ساتھ دو عمروں کی نیت کی تھی ان میں سے ایک عمرہ ادا ہو گیا اب اس پر دوسرے عمرے کی قضا باقی ہے اور ایک عمرے کی رفض کی وجہ سے ایک دم بھی لازم ہے جیسا کہ اوپر اس کی وضاحت گزری۔ نیز زید کا دوسرا عمرہ ادا نہیں ہوا کیونکہ جب اس نے پہلے عمرے کا حلق کروایا تو وہ احرام سے باہر آگیا۔ دوسرا عمرہ کرنے کے لئے حدود حرم سے باہر جا کر عمرے کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنا ضروری تھا، جبکہ زید نے نئے سرے سے عمرے کی نیت کیے بغیر ہی مسجد احرام سے تلبیہ پڑھا، اس لئے وہ محرم ہی نہیں ہوا کیونکہ بغیر نیت کے محض تلبیہ پڑھنے سے محرم نہیں ہوتا۔ اس لئے زید نے دوسرے عمرے کے لئے جو طواف کیا وہ نفل ہو گیا اور سعی لغو ہو گئی کہ سعی بطورِ نفل مشروع نہیں ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

04 حج کی قربانی مکہ میں کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر حاجی دس ذوالحجہ کو حج کی قربانی کا جانور مقام مِنٰی کے بجائے مکہ مکرمہ میں ذبح کرے تو کیا اس کی قربانی ادا ہو جائے گی یا اسے دوبارہ قربانی کا جانور ذبح کرنا ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حج کی قربانی کو حدود حرم میں ذبح کرنا ضروری ہوتا ہے اور مکہ مکرمہ حدود حرم میں شامل ہے اس لئے اگر حاجی مکہ مکرمہ میں حج کی قربانی کا جانور ذبح کرے گا تو حج کی قربانی ادا ہو جائے گی، لیکن دس ذوالحجہ کو حج کی قربانی مکہ میں ذبح کرنا خلافِ سنّت ہے کیونکہ حج کی قربانی کو ایامِ نحر میں مِنٰی میں ذبح کرنا سنت ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہماری مجلسیں

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

ہماری زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ اجتماعیت میں گزرتا ہے جس میں ہم مختلف لوگوں کے ساتھ بیٹھتے ہیں، اکٹھے وقت گزارتے ہیں اسے عربی میں مجلس اور اردو میں بیٹھک کہا جاتا ہے۔ ہماری یہ مجلسیں اور بیٹھکیں آفس کے ساتھیوں، گھر والوں، مہمانوں، مدرسہ اور اسکول وغیرہ میں کلاس فیلوز وغیرہ کے ساتھ ہوتی ہیں۔

یاد رکھئے کہ ہماری ہر مجلس ہمارے لئے یا تو سعادت کا ذریعہ بن سکتی ہے یا پھر بدنصیبی اور محرومی بڑھا سکتی ہے۔ ذیل میں ایسی ہی مجالس کے بارے میں فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم اور بزرگانِ دین کے ارشادات اور نصیحتیں ملاحظہ کیجئے:

اچھی مجلسیں

حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اپنے پیارے صحابی حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”میں تمہیں دین کی وہ بنیاد نہ بتادوں جس کے ذریعے تم دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کرو۔(پہلی بات تو یہ ہے کہ) اہلِ ذکر یعنی اللہ والوں کی مجلسوں میں بیٹھنا اپنے لئے لازم کرلو۔[1]

ایک اور موقع پر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: اچھی مجلس مؤمن کے لئے 20 لاکھ بُری مجلسوں کا کفارہ ہے اور بے شک آدمی اچھی مجلس کے ذریعے اس چیز کو پالیتا ہے جسے اس نے اپنی عمر کے ساٹھ سال میں فوت کردیا ہوتا ہے۔[2]

حضرت کعبُ الاَحبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر عُلَما کی مجالس کا ثواب لوگوں پر ظاہر ہوجائے تو وہ اس (کو حاصل کرنے) پر ایک دوسرے سے لڑ پڑیں یہاں تک کہ ہر حکومت والا اپنی حکومت اور ہر دکاندار اپنی دکان کو چھوڑ دے۔[3]

ایک شخص نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ذکر کی مجلسوں میں حاضر ہوا کرو۔[4]

حضرت عون بن عبد اللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں مالداروں کی مجلسوں میں بیٹھتا تھا تو میں ہمیشہ غمگین رہتا تھا کیونکہ میں اپنے کپڑوں سے زیادہ اچھے کپڑے دیکھتا اور اپنی سواری سے اچھی سواری دیکھتا تھا، جب میں نے فُقرا کی صحبت اختیار کی تو آرام محسوس کیا۔[5]

افسوس اور شرمندگی کا باعث بننے والی مجلسیں

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو قوم کسی

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

مجلس میں بیٹھے پھر اُس میں نہ اللہ پاک کا ذِکر کرے اور نہ ہی اُس کے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود پاک پڑھے تو قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لئے باعثِ حسرت ہو گی۔ پھر اگر اللہ پاک چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو انہیں بخش دے۔[6]

اس فرمانِ مبارک کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: عموماً مجلسوں میں جھوٹ غیبت وغیرہ گناہ ہو جاتے ہیں، اگر ان (مجلسوں) میں حمد و صلوٰۃ وغیرہ بھی ہوتی رہے تو اس کی برکت سے یہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اگر مجلس ان خیر ذکروں سے خالی ہو تو گناہ تو پایا گیا، کفارہ نہ ادا ہوا لہٰذا اب پکڑ اور سزا کا سخت اندیشہ ہے۔[7] البتہ ہر مسلمان پر عمر میں ایک بار دُرود شریف پڑھنا فرض اور ہر مجلس میں جہاں بار بار حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا نام شریف لیا جائے ایک بار واجب ہے اور ہر بار (جب نام آئے تو درود پڑھنا) مستحب۔[8]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مؤمن کی کوئی مجلس اللہ کے ذکر سے خالی نہیں ہوتی، وعدے پر اِن شآءَ اللہ کہتا ہے چھینک پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، جمائی پر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ، غم کی خبر پر اِنَّا لِلّٰہ غرضکہ بات بات پر اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے، درود ہو اس دافعِ شرِ جن و اِنس پر، صلوٰۃ ہو اس غمخوارِ امت پر جس نے ہماری زندگی سنبھال دی اور ہماری مجلسیں اللہ کے ذکر سے آباد کر دیں صلَّی اللہ علیہ وسلَّم۔[9]

حضرت سعید بن مسیَّب رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو مسجد میں بیٹھتا ہے گویا وہ اللہ پاک کی مجلس میں بیٹھتا ہے لہٰذا اسے بھلائی کے سوا کوئی اور بات نہیں کرنی چاہئے۔[10]

حضرت ثابت بُنانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو لوگ بھی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، پھر اللہ پاک سے جنت کا سوال اور جہنم سے پناہ طلب کرنے سے پہلے ہی اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں: یہ مسکین لوگ دو بڑی چیزوں سے غافل ہیں۔[11]

ایک بُزُرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ جب قِیامت کا دن آئے گا تو اللہ پاک کی نافرمانی کے لئے مل کر بیٹھنے والے اور گناہوں پر ایک دوسرے کی مدد کرنے والے جمع ہوں گے، پھر وہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوں گے اور ایک دوسرے کو کتّوں کی طرح کاٹتے اور نوچتے ہوں گے، یہ وہ بدنصیب ہوں گے جو بغیر توبہ کئے دنیا سے رخصت ہوئے ہوں گے۔[12]

مجالس کو مفید بنانے والے 3 کام

1 نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔[13]

2 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا گزر ایسی مجلس کے پاس سے ہوا جس سے ہنسی بلند ہو رہی تھی، تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی مجلسوں میں لذّتوں کو بے مزہ کر دینے والی کا بھی ذکر کیا کرو۔ انہوں نے عرض کی: لذتوں کو بے مزہ کرنے والی کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: موت۔[14]

3 تابعی بزرگ حضرت حسّان بن عَطِیَّہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: فضول مجلس میں بیٹھنے والے لوگ جب اپنی مجلس کا اختتام استغفار پر کریں تو ان کی پوری مجلس استغفار والی لکھی جاتی ہے۔[15]

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! مذکورہ فرامین کی روشنی میں اپنی مجلسوں اور بیٹھکوں کا جائزہ لیجئے، اچھی مجلسوں کو اپنائیے اور بُری بیٹھکوں سے پرہیز کیجئے، نیز اپنی دنیاوی مجالس کو بھی اپنی آخرت کے لئے فائدہ مند بنائیے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) شعب الایمان، 6/ 492، حدیث: 9024- انوار الحدیث، ص403 (2) فردوس الاخبار، 1/ 97، حدیث: 587 (3) احیاء العلوم، 1/ 460 (4) احیاء العلوم، 1/ 460 (5) احیاء العلوم، 2/ 853 (6) ترمذی، 5/ 247، حدیث: 3391 (7) مراٰۃ المناجیح، 3/ 318 (8) مراٰۃ المناجیح، 2/ 97 (9) مراٰۃ المناجیح، 3/ 318 (10) احیاء العلوم، 1/ 207 (11) حلیۃ الاولیاء، 2/ 372، حدیث: 2614 (12) بحر الدموع، ص185 (13) جامع صغیر، ص280، حدیث: 4580 (14) موسوعۃ لابن ابی الدنیا، 5/ 423، حدیث: 95 (15) حلیۃ الاولیاء، 6/ 75، حدیث: 7846۔

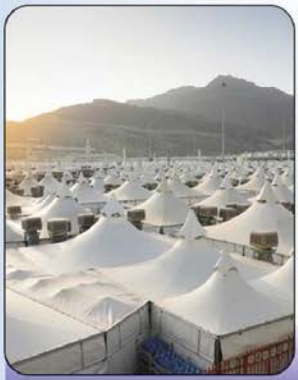

خطبہ حجۃ الوداع
(عالمی انسانی منشور)

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی*

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ ربّ العزّت کی جانب سے تمام جہان کے لئے رسول اور نبی بنا کر بھیجے گئے۔ آپ نے مخلوق کی ہدایت کے لئے کئی طرح کے اقدامات فرمائے۔ ان میں وحی الٰہی کو مخلوق تک پہنچانا، قرآن پاک پڑھنے اور یاد کرنے کی ترغیب دلانا، عملی احکام کی تربیت دینا، لوگوں کے سوالات کے ان کے حالات اور اسلام کے تقاضوں کے مطابق جوابات ارشاد فرمانا، مختلف مواقع یعنی جمعہ، عیدین و دیگر مواقع پر خطبہ ارشاد فرمانا، سفر و حضر میں کسی بھی قابلِ اصلاح امر پر اصلاح فرمانا، برائیوں پر تنبیہ فرمانا الغرض حیاتِ انسانی کے ہر ہر موڑ پر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مخلوق کی راہنمائی کا اہتمام فرمایا ہے۔

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ان اقدامات میں ایک اہم ترین اقدام "خطبات" ہیں جو آپ نے غزوات، سرایا، وفود کی آمد، جمعہ، عیدین اور حج وغیرہ کے موقع پر ارشاد فرمائے۔ ان تمام خطبات کی ایک خاص اہمیت ہے لیکن خطبہ حجۃ الوداع تاریخِ اسلام اور تعلیماتِ پیغمبر اسلام میں بہت جدا مقام و حیثیت رکھتا ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع ایک اہم تاریخی دستاویز، حقوقِ انسانی کا چارٹر، امنِ عالم کا عظیم منشور، فلاحِ انسانیت کا عظیم ترین نسخہ اور حقیقی اسلامی آئین ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع مختلف راویوں کی روایات کی صورت میں کتبِ حدیث و سیرت اور تاریخ میں موجود ہے۔ بعض مصنفین نے اس خطبہ کی روایات کو جمع کرکے مستقل کتب بھی ترتیب دی ہیں۔ اسے خطبہ حجۃ الوداع اس لئے کہتے ہیں کہ یہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا آخری حج تھا اور آپ نے ہجرت کے بعد یہی ایک حج فرمایا۔ اس کے آخری حج ہونے کی پیشن گوئی رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود ہی مختلف مقامات پر ارشاد فرمادی تھی جیسا کہ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو گورنر بنا کر یمن روانہ فرمایا تو ان سے فرمایا: یَا مُعَاذُ اِنَّكَ عَسٰى اَنْ لَّا تَلْقَانِیْ بَعْدَ عَامِیْ هٰذَا وَلَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِیْ هٰذَا وَقَبْرِیْ یعنی اے معاذ! غالبا تم مجھ سے میرے اس سال کے بعد نہ مل سکو گے اور شاید تم میری اس مسجد اور میری قبر کے پاس سے گزرو گے حضرت معاذ یہ سن کر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جدائی کے غم میں رونے لگے۔[(1)]

چونکہ اس حج کے بعد رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم امت سے پردہ فرماگئے اور الوداع فرماگئے اس لئے اسے حجۃ الوداع اور اس میں دیے گئے خطبات کو خطبہ حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔

آیئے! خطبہ حجۃ الوداع کے چند اہم نکات ملاحظہ کیجئے:

حقوق اللہ کی ادائیگی

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا: اپنے رب سے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

ڈرو اور نمازِ پنجگانہ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ دو، اپنے اہلِ امر کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔(2)

انسانی مساوات کا درس

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا: بے شک اللہ کریم فرماتا ہے: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو، بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔(3) پس کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت ہے اور نہ کسی کالے کو گورے پر اور نہ کسی گورے کو کالے پر بَرتری ہے سوائے تقویٰ کے۔(4)

مال و جان کی حرمت

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یوم النحر کے خطبہ میں فرمایا: بے شک تمہارے خون، تمہارے مال (ایک راوی کہتے ہیں کہ شاید یہ فرمایا کہ) اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لئے اُسی طرح حرام ہیں (یعنی عزت والی ہیں) جس طرح اس شہر (مکہ) میں، اس ماہ (ذوالحجۃ الحرام) میں آج کا دن عزت و حرمت والا ہے۔ عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق سوال فرمائے گا۔(5)

میاں بیوی کے حقوق

حضرت عَمْرو بن احوص کی روایت میں ہے کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا: آگاہ رہو! بے شک تمہاری عورتوں پر تمہارے کچھ حقوق ہیں اور تمہاری عورتوں کے بھی تم پر کچھ حقوق ہیں۔ پس تمہارا اپنی عورتوں پر یہ حق ہے کہ وہ اپنی عزت کی حفاظت کریں اور جو تمہیں پسند نہیں اسے گھر میں نہ آنے دیں، آگاہ رہو کہ تمہاری عورتوں کا تم پر حق ہے کہ تم انہیں اچھا کھلاؤ اور اچھا پہناؤ۔(6)

راہِ راست پر رہنے کا بہترین ذریعہ

حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عرفہ کے دن اپنی اونٹنی قصواء پر تشریف فرما ہو کر خطبہ دیا، آپ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک میں تمہارے درمیان وہ چھوڑے جا رہا ہوں کہ تم اسے تھامے رکھو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے: اللہ کی کتاب اور میرے اہلِ بیت۔(7)

پیغامِ رسالت آگے پہنچانا

یوم النحر کے خطبہ کے آخر میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: پس جو حاضر ہے وہ غائب تک (میرا پیغام) پہنچا دے، کیونکہ بہت مرتبہ سننے والے سے زیادہ محفوظ کرنے والا وہ ہوتا ہے جس تک پہنچایا گیا ہے۔(8)

استقامت کا حکم

خطبہ یوم النحر میں وعظ و نصیحت کے بعد آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: پس میرے بعد کفار کے عمل کی طرف لوٹ نہ جانا کہ کہیں ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔(9)

تبلیغِ پیغامِ الٰہی پر گواہی

حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت میں ہے کہ خطبہ کے بعد رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے لوگو! تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ لوگوں نے کہا: ہم گواہی دیں گے کہ بے شک آپ نے پیغام پہنچا دیا اور حق ادا کر دیا اور نصیحت فرما دی۔ تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف بلند فرمائی اور لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: اے اللہ تو گواہ رہ، اے اللہ تو گواہ رہ، یہ تین بار فرمایا۔(10)

---

(1) مسند احمد، 36/376، حدیث: 22052 (2) ترمذی، 2/119، حدیث: 616 (3) پ26، الحجرات: 13 (4) معجم کبیر، 18/12، حدیث: 16 (5) بخاری، 3/141، حدیث: 4406 (6) ترمذی، 3/387، حدیث: 1166 (7) ترمذی، 5/433، حدیث: 3811 (8) بخاری، 1/577، حدیث: 1741 (9) بخاری، 1/576، حدیث: 1739 (10) مسلم، ص490، حدیث: 2950۔

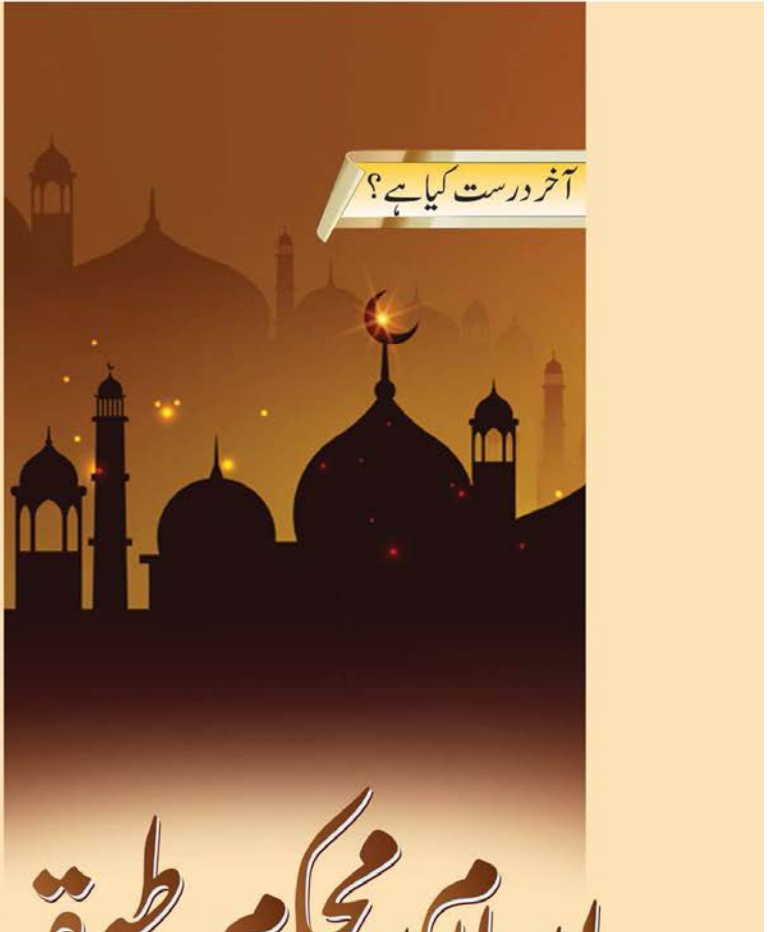

آخر درست کیا ہے؟

اسلام اور محکوم طبقے

(قسط:02)

مفتی محمد قاسم عطاری*

تیسرا طبقہ، عورت

مرد و عورت میں تقابل کریں تو ظاہر ہے کہ فطری اور طبعی طور پر عورت کمزور اور مرد طاقتور ہے۔ اس حقیقت کی طرف توجہ کے بعد اسلامی تعلیمات پڑھیں تو معلوم ہو گا کہ اسلام کس طرح کمزور عورت کا حمایتی اور مددگار ہے۔ قرآن و حدیث میں جگہ جگہ مرد کو عورت پر ظلم و زیادتی کرنے، ستانے اور تکلیف دینے سے سختی کے ساتھ منع کیا اور عورتوں کے ساتھ نرم رویہ، شفقت والا انداز اور بہترین سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے علاوہ دلچسپ بات یہ ہے کہ مردوں کے مقابلے میں عورتوں کو شرعی احکام میں رخصتیں اور رعایتیں بھی زیادہ دی گئی ہیں چنانچہ عورت پر جمعہ اور جماعت لازم نہیں، جبکہ مرد پر لازم ہے۔ عورت پر حج کی ادائیگی لازم نہیں جب تک اس کے ساتھ محافظ محرم نہ ہو جبکہ مرد کے لئے کسی محافظ کی شرط نہیں۔ عورت کو ماہواری کے ایام اور بچے کی پیدائش کے بعد ایک مخصوص مدت تک نماز معاف ہے جبکہ مردوں کو زندگی میں کبھی بھی نماز کی معافی نہیں۔ یونہی مرد پر لازم ہے کہ کمائی، محنت کر کے بیوی کے اخراجات اٹھائے جبکہ بیوی پر ایسا کوئی حکم نہیں۔

چوتھا طبقہ، بیوی

شوہر اور بیوی میں تقابل کریں تو بیوی بہر حال کمزور حیثیت کی حامل ہوتی ہے۔ پوری دنیا میں شوہر کا بیوی پر حکم چلتا ہے اور اسلام میں بھی بیوی شرعی حدود میں رہتے ہوئے شوہر کے حکم کی پابند ہے، نیز مرد کا بیوی کے ساتھ زندگی کا طویل حصہ گزرتا ہے، جس میں عورت کی حق تلفی، زیادتی، دل آزاری اور اِس طرح کی درجنوں چیزوں کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، لہٰذا بیکسوں کے حامی، نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بیوی کے حقوق ادا کرنے، اس کے اخراجات اٹھانے، مار پیٹ سے اجتناب کرنے، اسے عزت دینے، اس کی تذلیل و تحقیر سے بچنے، دوسرے لوگوں سے زیادہ بہتر سلوک بیوی کے ساتھ کرنے اور پوری زندگی حسنِ معاشرت کے ساتھ گزارنے کے تاکیدی احکام بار بار ارشاد فرمائے۔ مثلاً فرمایا: تم میں سے سب سے بہترین وہ ہے کہ جو اپنی بیویوں اور بیٹیوں کے ساتھ بہتر ہے۔ (شعب الایمان، 6/415، حدیث:8720) ایک جگہ فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے کہ جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہے۔ (ترمذی، 4/475، حدیث: 3921) پھر مزید تلقین بلکہ وصیت کی یاددہانی کرواتے ہوئے فرمایا: عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کی وصیت یاد رکھو۔ (بخاری، 3/457، حدیث: 5186) بیوی کا خیال رکھنے، محبت سے پیش آنے اور اُلفت کا مظاہرہ کرنے کے متعلق فرمایا: بے شک تم جو کچھ بھی اللہ عزوجل کی رضا کے لئے خرچ کرو گے، اس کا ثواب پاؤ گے، یہاں تک کہ تم جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے، اُس کا بھی اجر ہے۔ (بخاری، 1/35، حدیث:56)

پانچواں طبقہ، بیوہ

بیوہ عورت کا خوشحال ہونا بھی ممکن ہے اور اولاد والی ہو تو اولاد بھی خدمت گار ہو سکتی ہے لیکن اگر عورت بیوہ ہو اور اس کا کوئی سہارا نہ ہو تو ایسے عورت کی ناتوانی، محرومی اور پریشانی بالکل واضح ہے اور شوہر والی عورت کے مقابلے میں ایسی بیوہ کی کمزور حیثیت

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

ہر کوئی سمجھ سکتا ہے۔ نبیِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دینِ رحمت نے ایسی عورتوں کو سہارا دیا اور انتہائی مؤثر و دل نشین انداز میں بیواؤں کی مدد کرنے اور ان کے زندگی بھر کے معاملات میں تعاون کرنے کی ترغیب دی۔ بیوہ کا سہارا بننے کے لیے ترغیب و تحسین کے پُرزور اور پُرنور الفاظ ملاحظہ کریں۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بیوہ عورت اور مسکین کے لیے کوشش کرنے والا ایسے ہے، جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا یا ایسے کہ جیسے رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھنے والا۔ (بخاری، 3/511، حدیث:5353) اور حضور سیدِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جانب سے بیوہ کے لیے کوشش کرنے کا صرف درس ہی نہیں دیا گیا، بلکہ خود آپ کی اپنی مبارک زندگی کا یہی معمول تھا کہ بلاتردُّد بیواؤں اور بے سہاروں کا ساتھ دیتے، اُن کی ضروریات پوری کرنے کے لیے اُن کے ساتھ جاتے اور اُن کی مرادوں کو بَر لاتے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن ابو اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیواؤں اور مسکینوں کی حاجت روائی کرنے کے لیے اُن کے ساتھ چلنے میں کوئی عار محسوس نہیں فرماتے تھے اور ساتھ چل کر اُن کی ضرورت پوری فرماتے۔

(مشکاۃ المصابیح، 2/368، حدیث:5833)

چھٹا طبقہ، یتیم

یتیم یعنی باپ کے سائے سے محروم بچہ نہایت شفقت کا محتاج ہوتا ہے۔ یتیمی کے اثرات ذہن پر بہت گہرے نقوش چھوڑتے ہیں۔ لاشعوری طور پر ایسا بچہ سہما ہوا اور تکلیف دہ احساسات کا حامل ہوتا ہے، اس کی یتیمی اُس کی بہت بڑی کمزوری ہوتی ہے۔ لہٰذا دینِ اسلام نے اپنے حسنِ اعتدال اور تعلیماتِ احسان کے موافق اِس محکوم، کمزور اور قابلِ رحم بچے پر شفقت، نرمی، محبت، دل جوئی، خوش طبعی اور اپنائیت کا احساس دینے کا درس دیا۔ یتیم کو بے سہارا سمجھ کر اس کا مال کھانے کا سوچنے والوں کو انتہائی ہولناک عذاب سے ڈرایا، چنانچہ فرمایا: بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔ (پ4، النسآء:10) یتیم بچّے کی ذمہ داری اٹھانے، اس کی ضروریات پوری کرنے کی پرزور ترغیب دی۔ رحیم و کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں اور یتیم کی دیکھ بھال کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔ پھر اپنی شہادت اور بیچ والی انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان دونوں کو کھول دیا۔ (بخاری، 4/101، حدیث:6005) اِسی طرح یتیموں کی پرورش کرنے والی عورت کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا، مگر ایک عورت کو خود سے سبقت لے جاتے دیکھوں گا، تو اس سے پوچھوں گا کہ تجھے کیا ہوا؟ اور تو کون ہے؟ تو وہ کہے گی کہ میں وہ عورت ہوں جس نے خود کو اپنے یتیم بچوں کی پرورش کے لیے وقف کر دیا تھا۔

(مجمع الزوائد، 8/296، حدیث:13519)

ساتواں طبقہ، مظلوم

جسمانی، ذہنی، معاشی، معاشرتی اور دیگر کثیر صورتوں میں جابروں کی بالادستی اور طاقتوروں کی زیادتی سے ایک بڑا طبقہ مظلومیت کا شکار ہوتا ہے اور دادرسی کا محتاج ہوتا ہے۔ دینِ رحمت نے مظلوم کی حمایت کی بیسیوں جگہ پر درجنوں انداز میں تاکید فرمائی، کیونکہ یہ فرد اور طبقہ اِس بات کا حق دار ہے کہ اِس کے حق میں آواز اٹھائی جائے، اِس کے ساتھ کھڑا ہوا جائے اگرچہ وہ کتنا ہی معمولی آدمی ہو، ظالم کی ظلم میں معمولی سی بھی تائید نہ کی جائے اگرچہ وہ وقت کا حکمران ہو، ظالم کو ظلم سے سختی سے روکا جائے اگرچہ ظلم روکنے میں جان ہی کیوں نہ چلی جائے، ظالم کو سزا دی جائے اگرچہ وہ کتنا ہی زور آور ہو، اس سے ظلم کا بدلہ لیا جائے اگرچہ کیسے ہی بڑے منصب پر فائز ہو۔ بخاری شریف کی روایت ہے کہ رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سات چیزوں کا حکم دیا جن میں ایک مظلوم کی مدد کرنا بھی ہے۔ (بخاری، 2/127، حدیث:2445) یونہی حدیثِ قدسی میں ہے: اے داؤد! جو شخص بھی کسی مظلوم کی مدد کرے یا ظلم کے مقابلے میں اس کا ساتھ دے، تو اللہ ربُّ العزت قدموں کے پھسلنے کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا۔ (شعب الایمان، 6/119، حدیث:7668) رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو ظالم کے ساتھ اس کی مدد کے لئے چلا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ (یعنی کامل اسلام سے نکل گیا۔)

(معجم کبیر، 1/227، حدیث:619)

(جاری ہے۔۔۔)

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی (قسط:26)

امّتِ محمدیہ کی کثرت

مولانا ابو الحسن عطّاری مَدَنی*

گذشتہ سے پیوستہ

(50) اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ: قیامت کے دن میں ہی تمام نبیوں سے زیادہ متّبعین (امّت والا) ہوں گا۔[1]

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس فرمان میں آپ کی عظمت و شان کا پہلو پیروکاروں کی کثرت کے ضمن میں بیان ہوا ہے۔ کسی کے حلقہ احباب اور فرمانبر داروں کا زیادہ ہونا بھی ایک طرح کی فضیلت ہوتی ہے۔ اللہ کریم نے اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ اعزاز بھی عطا فرمایا کہ تمام انبیاء سے زیادہ آپ کی امّت ہوگی۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی امّت کی کثرت کا ذکر کثیر احادیثِ مبارکہ سے ملتا ہے لیکن ان سب کو یہاں ایک مضمون میں سمونا ممکن نہیں، البتہ چند احادیث مع شرح ملاحظہ کیجئے:

ہر نبی کا حوض ہے حضرت سَمُرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہر نبی کا حوض ہے اور وہ حضرات اِس پر فخر کریں گے کہ ان میں سے کس کے پاس زیادہ آنے والے ہیں اور "اِنِّي اَرْجُو اَنْ اَكُونَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً" میں امید کرتا ہوں کہ سب سے زیادہ میرے حوض پر ہی آئیں گے۔[2]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر نبی کا حوض علیحدہ ہوگا مگر ہمارے حضور کا حوض جس کا نام کوثر ہے ان سب سے بڑا، سب سے خوبصورت اور سب سے لذیذ ہوگا۔ اُمّت کی زیادتی نبی کے لئے، شاگردوں کی زیادتی استاد کے لئے، مریدین کی زیادتی شیخ کے لئے، رعایا کی کثرت بادشاہ کے لئے باعث فخر ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک کے لفظ "اَرْجُو" کے بارے میں فرماتے ہیں: خیال رہے کہ ایسے موقعہ پر لَعَلَّ اور رجاء[3] شک کے لئے نہیں بلکہ یقین کے لئے ہوتا ہے جیسے قرآن مجید میں بہت جگہ لَعَلَّ فرمایا گیا ہے۔[4]

حوضِ کوثر پر آنے والوں کی کثرت کثرتِ امّت کا اندازہ ان لوگوں سے ہوتا ہے جو حوضِ کوثر پر حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس حاضر ہوں گے چنانچہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ایک مقام پر ٹھہرے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَا اَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ اَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ یعنی تم اُن لوگوں کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہو جو میرے پاس حوض پر پہنچیں گے۔ راوی نے حضرت زید بن ارقم سے پوچھا کہ آپ لوگ کتنے تھے؟ تو انہوں نے بتایا کہ ہم اس دن 700 یا 800 تھے۔[5]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں کہ اس سے حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی ساری امت مراد ہے کہ اِنْ شآءَ اللہ ہر اُمّتی حوض کوثر پر حاضر ہوگا وہاں کا پانی پئے گا، کیوں نہ پئے کہ وہ اس کے نبی کا حوض ہے صلَّی اللہ علیہ وسلَّم۔ (اور تعداد کی) یہ (مثال) فقط سمجھانے کے لئے ہے ورنہ حضور کی امت تو اربوں کھربوں کی تعداد میں ہے۔

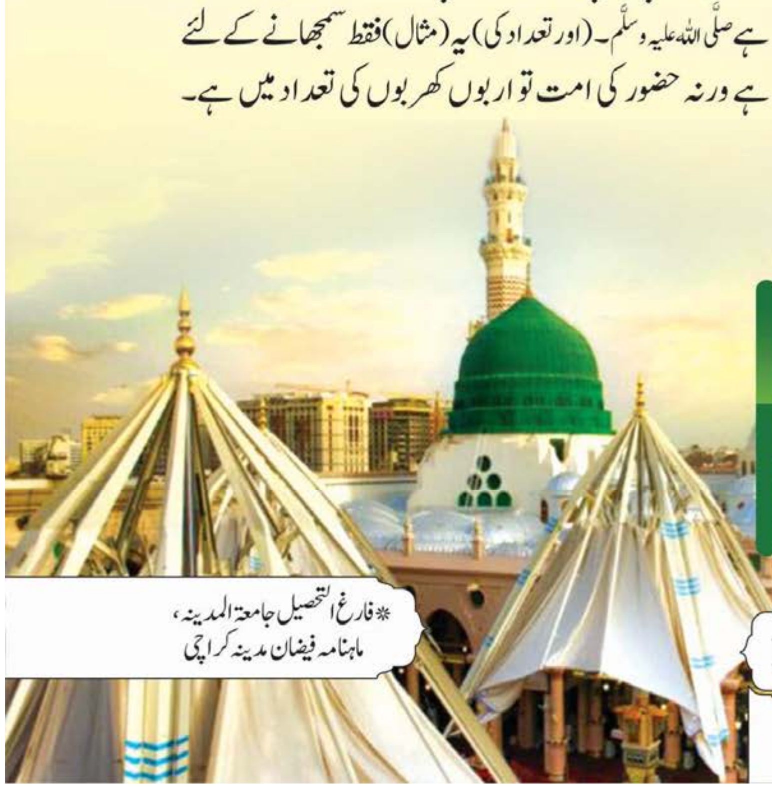

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

آج مسلمان دنیا میں قریباً ایک ارب ہیں پھر تا قیامت کتنے ہوں گے ہم اندازہ نہیں کرسکتے۔[6]

مفتی صاحب نے یہ تعداد اپنی حیات میں (1971ء سے قبل) لکھی جبکہ وکی پیڈیا کے مطابق 2020ء میں مسلمانوں کی دنیا بھر میں تعداد ایک ارب 90 کروڑ ہے۔

70 ہزار کا بلاحساب داخلۂ جنّت حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی اُمّت کے کثیر اہلِ جنّت ہونے پر حضرت عُتبہ رضی اللہُ عنہ کی یہ روایت بھی دلیل اور بہت پُر لطف ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: بے شک میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری اُمّت کے 70 ہزار افراد کو بلاحساب داخلِ جنّت فرمائے گا اور ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ 70 ہزار مزید بھی داخلِ جنّت فرمائے گا پھر اپنے دستِ قدرت سے تین لپ۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا یہ فرمان سُن کر جنابِ فاروقِ اعظم نے نعرۂ تکبیر بلند فرمایا، پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے مزید فرمایا: اللہ کریم پہلے 70 ہزار کی ان کے والدین اور اہلِ خانہ کے حق میں شفاعت قبول فرمائے گا۔[7]

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ عربی زبان میں لفظ سَبْعِیْنَ اَلْفًا زیادتی بیان کرنے کے لئے آتا ہے وہ ہی مراد ہے۔ لَاحساب کے معنیٰ ہیں کہ ان سے مطلقًا حساب نہ ہو گا، نہ حسابِ یَسِیر نہ حسابِ مُناقَشہ، مگر مرقات نے فرمایا کہ یہاں حسابِ مُناقَشہ کی نَفی ہے پیشی والا حساب تو ہو گا مگر قوی یہ ہی ہے کہ مطلقًا حساب نہ ہو گا اور جب حساب ہی نہ ہوا تو عذاب کا سوال ہی نہیں۔ حساب سے مراد حسابِ قیامت ہے اور ہو سکتا ہے کہ حسابِ قیامت اور حسابِ قبر دونوں مراد ہوں، نہ حسابِ قبر سب کے لئے ہے نہ عذابِ محشر سب کے لئے، بعض حضرات ان حسابوں سے علیحدہ ہیں۔ پہلے ستر ہزار تو وہ تھے جو اپنے نیک اعمال کی وجہ سے بے حساب جنّتی ہوئے اور دوسرے ستر ہزار وہ ہیں جو ان پہلوں کے طفیل ان کی خدمت ان کے قرب کی وجہ سے بے حساب جنت میں گئے۔ گلدستہ میں پھولوں کے ساتھ گھاس بندھ جاتی ہے تو وہ بھی عزت پاجاتی ہے یعنی ان میں سے ہر ایک کے ساتھ بے شمار لوگ ہوں گے جو ان کے طفیل بخشے جائیں گے۔

مزید فرماتے ہیں کہ لپ سے مراد ہے بے اندازہ کیونکہ جب کسی کو بغیر گنے بغیر تولے ناپے دینا ہوتا ہے تو وہاں لپ بھر بھر کر دیتے ہیں یا کہو کہ یہ حدیث متشابہات میں سے ہے ورنہ رب تعالیٰ مٹھی اور لپ سے پاک ہے۔[8]

آدھے اہلِ جنّت ایک موقع پر اہلِ جنّت و دوزخ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں امید کرتا ہوں کہ تم لوگ جنتیوں کے چوتھائی ہوگے، صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم نے تکبیر کہی (یعنی اللہُ اکبر باٰواز بلند کہا)، پھر فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم جنتیوں کے تہائی ہوگے، صحابہ نے پھر تکبیر کہی، پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم جنتیوں میں آدھے ہوگے، صحابہ نے تکبیر کہی۔[9]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اولاً تم لوگ تمام اولین و آخرین جنتیوں میں چہارم ہوگے کہ تین حصوں میں سارے جنتی انسان از آدم تا عیسیٰ علیہما السّلام اور چوتھائی تم، پھر تم تہائی ہو جاؤ گے پھر آدھے۔ دوسری روایات میں ہے کہ دو تہائی جنتی حضور کی امت ایک تہائی میں سارے لوگ مگر اس طرح کہ مسلمان جنّت میں آگے پیچھے پہنچیں گے، جب سارے مسلمان وہاں داخل ہو جائیں گے تب حضور کی اُمّت ۲/۳ اور باقی امتیں ۱/۳۔ (دو تہائی کی تفصیل اگلی روایت اور اس کی شرح میں آرہی ہے) تکبیر کہنے پر مفتی صاحب لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ وعظ و تقریریں، اچھی خوشخبری، اعلیٰ نکتہ سُن کر نعرۂ تکبیر لگانا سنّتِ صحابہ ہے جو آج کل بھی رائج ہے۔[10]

جنتیوں کی 120 صفوں میں 80 صفیں امتِ محمدیہ حضرت بُرَیْدَہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: اہلِ جنّت کی 120 صفیں ہیں، جن میں سے 80 صفیں

اس امت کی ہیں اور 40 صفیں باقی ساری امتوں کی۔[11]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: صفیں کتنی بڑی ہیں یہ ہمارے خیال و وہم سے وراء ہے، ان ایک سو بیس صفوں میں از آدم تاروزِ قیامت سارے مؤمن آجائیں گے۔ خلاصہ یہ ہے کہ کل جنتیوں میں دو تہائی حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی امت ہوگی اور ایک تہائی میں ساری پچھلی امتیں، نوع میں وہ لوگ زیادہ کہ وہ ایک لاکھ تئیس ہزار نو سو ننانوے نبیوں کی امتیں ہوں گی مگر تعدادِ اشخاص میں یہ اُمّت زیادہ۔ خیال رہے کہ اولاً یہ امت تمام جنتیوں کی نصف ہوگی پھر بعد میں اور زیادہ ہو کر دو تہائی ہو جائے گی لہٰذا یہ حدیث اِس کے خلاف نہیں جس میں اس امت کو تمام جنتیوں کا آدھا فرمایا گیا، اس کے اور بھی بہت جواب دیئے گئے ہیں، یہ جواب قوی ہے۔ وَاللہُ اَعلم! دیکھو قرآن مجید میں بدری فرشتوں کی تعداد ایک ہزار بھی فرمائی گئی، تین ہزار بھی، پانچ ہزار بھی کہ وہاں اولاً ایک ہزار آئے، پھر دو ہزار اور آئے جس سے تین ہزار ہو گئے پھر دو ہزار اور آئے جس سے پانچ ہزار ہو گئے ایسے ہی یہاں ہے۔[12]

---

(1) مسلم، ص107، حدیث:484 (2) ترمذی، 4/200، حدیث:2451 (3) مراٰۃ المناجیح کے جس نسخے کا یہاں حوالہ دیا گیا ہے اس میں یہ الفاظ "اور رجاء" نہیں ہیں۔ یہ الفاظ مکتبہ اسلامیہ کے نسخے سے شامل کئے گئے ہیں اور جس حدیث کی یہ شرح ہے اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ یہ الفاظ موجود ہوں۔ (4) مراٰۃ المناجیح، 7/458 (5) ابوداؤد، 4/313، حدیث:4746 (6) مراٰۃ المناجیح، 7/457 (7) ابن حبان، 9/184، حدیث:7203 (8) مراٰۃ المناجیح، 7/392، 393 (9) بخاری، 2/420، حدیث:3348 (10) مراٰۃ المناجیح، 7/375 ملتقطاً (11) ترمذی، 4/244، حدیث:2555 (12) مراٰۃ المناجیح، 7/502۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے جمادَی الاُخریٰ اور رجب المرجب 1444ھ میں درج ذیل مَدَنی رَسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 21 صَفحات کا رِسالہ "فیضانِ امام موسیٰ کاظم" پڑھ یا سُن لے اُسے اور اُس کی اولاد کو اپنے پیارے اور سب سے آخری نبی (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی اٰل و اصحٰب کی سچّی محبّت و بے حساب مغفرت سے مشرّف فرما، اٰمین 2 یاربِّ مصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "نفل روزوں کے فضائل" پڑھ یا سُن لے اُسے فرائض کے ساتھ ساتھ نفل نمازیں پڑھنے اور نفل روزے رکھنے کی بھی سعادت نصیب فرما، اٰمین 3 یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "افضل ترین اعمال" پڑھ یا سُن لے اُس کو پانچوں نمازیں باجماعت پہلی صف میں ادا کرنے کی توفیق دے اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما، اٰمین 4 یااللہ پاک! جو کوئی رِسالہ "انسانیت کی سب سے بڑی خدمت" کے 21 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے خواب میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار نصیب فرما، اٰمین

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
فیضانِ امام موسیٰ کاظم	14لاکھ95ہزار321	10لاکھ68ہزار163	26لاکھ63ہزار484
نفل روزوں کے فضائل	14لاکھ76ہزار608	10لاکھ49ہزار916	25لاکھ26ہزار524
افضل ترین اعمال	15لاکھ51ہزار67	10لاکھ58ہزار750	26لاکھ9ہزار817
انسانیت کی سب سے بڑی خدمت	15لاکھ2سو33	10لاکھ12ہزار881	25لاکھ13ہزار114

تنہائی ہمارے کردار کی امتحان گاہ

(Solitude is the testing ground of our character)

مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مدنی*

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں چاند کی ابتدائی راتوں میں قبرستان کے پاس سے گزرا تو میں نے ایک مُردے کو قبر سے نکلتے ہوئے دیکھا وہ زنجیر کھینچ رہا تھا پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا جس نے وہ زنجیر پکڑی ہوئی تھی۔ اس نے باہر نکلنے والے شخص کو اپنی طرف کھینچا اور قبر میں واپس لے گیا، پھر میں نے دیکھا کہ وہ شخص اس مُردے کو مار رہا تھا اور مُردہ کہہ رہا تھا: کیا میں نماز نہیں پڑھتا تھا؟ کیا میں غسل فرض ہونے پر غسل نہیں کرتا تھا؟ کیا میں روزے نہیں رکھتا تھا؟ تو اس مارنے والے نے جواب دیا: ہاں کیوں نہیں، (تُو واقعی یہ کام تو کرتا تھا) مگر جب تُو تنہائی میں گناہ کیا کرتا تھا تو اس وقت اللہ سے نہیں ڈرتا تھا۔[1]

ماہنامہ فیضان مدینہ کے قارئین! ہم بہت سے کام لوگوں کے سامنے یا کچھ تنہائی (اکیلے) میں چھپ کر کرتے ہیں! پھر وہ کام اچھا (Good) ہوتا ہے یا بُرا (Bad)! لیکن اگر لوگوں کے سامنے اچھے کام کئے جائیں اور تنہائی میں بُرے تو یہ بہت ہی بُرا ہے۔ حضرتِ بلال بن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں کے سامنے اللہ کے ولی (یعنی نیک پرہیزگار) اور تنہائی میں اس کے نافرمان نہ بنو۔[2]

تنہائی میں ہمارا کردار اس تحریر میں تنہائی میں کئے جانے والے کاموں پر بات ہوگی۔ دیکھا جائے تو تنہائی ہمارے کردار کی اصل امتحان گاہ ہوتی ہے کیونکہ لوگوں کے سامنے شرم، جھجک اور ڈی گریڈ (عزت میں کمی) ہونے کے خوف سے عام طور پر انسان بُرائیوں سے رُک ہی جاتا ہے اور اچھے کام کر کے خود کو اچھے کردار والا ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن اس کا اصل امتحان تنہائی میں شروع ہوتا ہے کہ وہ اچھے کام کرتا ہے یا بُرے!

تنہائی کو اچھا رکھئے ہمیں اپنی تنہائی کو بھی اچھا رکھنے کی تاکید کی گئی ہے چنانچہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: جو کام لوگوں کے سامنے کرنے کو ناپسند کرتے ہو وہ تنہائی میں بھی نہ کیا کرو۔[3]

تنہائی میں کئے جانے والے نیک کام حضرتِ کَعبُ الاَحبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس نے ایک رات بھی اللہ کریم کی ایسے عبادت کی کہ اسے کوئی جاننے والا نہ دیکھے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے اپنی رات سے نکل جاتا ہے۔[4] تنہائی کو کئی طرح کی نیکیوں سے سجایا جا سکتا ہے جیسے ❁ انسان قضا نمازیں ادا کر سکتا ہے ❁ تہجد، اشراق چاشت وغیرہ کے نوافل پڑھ سکتا ہے ❁ تلاوتِ قراٰن کر سکتا ہے ❁ اگر کوئی قراٰن پاک حفظ کر رہا ہے تو اپنا سبق یاد کر سکتا ہے ❁ حافظِ قراٰن اپنی منزل دہرا سکتا ہے ❁ ذکر اَذکار، اوراد و وظائف پڑھ سکتا ہے ❁ دُرود شریف اور نعت شریف پڑھ سکتا ہے ❁ ربِّ کریم کی بارگاہ میں دعائیں کر سکتا ہے ❁ شب بیداری کر سکتا ہے ❁ جن علوم کا سیکھنا فرض ہے ان کی کتابوں کا مطالعہ کر سکتا ہے ❁ خوفِ خدا و عشقِ رسول میں آنسو بہا سکتا ہے ❁ غور و فکر کر کے اپنی ذات میں پائی جانے والی

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ

خامیوں کو تلاش کر سکتا ہے پھر انہیں دور کرنے کا طریقہ سوچ سکتا ہے ❁ آخرت (قبر وحشر، حساب کتاب) کے احوال کے بارے میں غور وفکر کر کے اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کر سکتا ہے۔ الغرض تنہائی میں بہت سی نیکیاں کی جاسکتی ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہئے کہ جب ہم تنہا ہوتے ہیں تو اچھے کام کتنے کرتے ہیں؟

تنہائی میں کئے جانے والے بُرے کام حضرت سلیمان بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو نصیحت فرمائی: اگر تم تنہائی میں گناہ کرتے ہوئے اس بات کو سمجھو کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے تو تم نے بڑی جسارت (جرأت وبے باکی) کی اور اگر تمہارا یہ خیال ہو کہ وہ تمہیں دیکھ نہیں رہا تب تو تم نے کفر کیا۔[5]

تنہائی میں کوئی رکاوٹ نہ ہونے کی وجہ سے انسان اکیلا یا کسی راز دار کے ساتھ مل کر کئی گناہوں اور برائیوں میں مبتلا ہو سکتا ہے جیسے: ❁شراب نوشی کرنا❁جوا کھیلنا❁بد نگاہی کیلئے چھپ کر تاک جھانک کرنا❁ گندے تصورات جمانا❁بدکاری جیسے گھناؤنے کام میں مبتلا ہونا ❁اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی برباد کرنا❁ ہیروئن جیسی چیزوں کا نشہ کرنا❁چوری ڈکیتی اور قتل کے منصوبے بنانا❁ دفتری ریکارڈ میں ہیرا پھیری کرنا❁ جعلی کاغذات تیار کرنا❁رشوت کا لین دین کرنا❁ڈیوٹی کے دوران اپنے الگ آفس میں بغیر اجازتِ شرعی ذاتی کاموں میں مصروف رہنا۔ اس طرح کی کئی بُرائیاں بالخصوص تنہائی میں ہو سکتی ہیں۔ بہر حال غور کیجئے کہیں تنہائی آپ کو بربادی کی طرف تو نہیں لے جا رہی!

تنہائی اور سوشل میڈیا آج لوگوں بالخصوص نوجوانوں کی بہت بڑی تعداد سوشل میڈیا کے ڈیجیٹل نشے میں مبتلا ہے۔ یو این ریکارڈز کے مطابق دنیا بھر کی آبادی 2022ء میں 8 بلین یعنی 8 ارب ہے جبکہ اعداد و شمار کی مشہور ویب سائٹ statista.com کے مطابق 2021ء میں موبائل فون یوزرز کی تعداد 7 ارب تھی جن میں سے 5 ارب کے قریب افراد موبائل پر انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں اور سوا چار ارب لوگ سوشل میڈیا استعمال کر رہے ہیں۔ اس تعداد میں 2023 میں کتنا اضافہ ہو چکا ہو گا اس کا اندازہ لگانا زیادہ مشکل نہیں۔

سوشل میڈیا کی وجہ سے بھی ہماری اچھائیوں یا بُرائیوں میں اضافہ ہو سکتا ہے بالخصوص تنہائی میں اس کے بُرے استعمال کا رِسک بڑھ جاتا ہے۔ سوشل میڈیا استعمال کرنے والوں کا ایک گروپ وہ ہے جس میں بے باکی سے گناہ کرنے والے شامل ہوتے ہیں، ایسے افراد لوگوں کے درمیان ہوں یا تنہائی میں، انہیں سوشل میڈیا پر گانے سننے، بے حیا عورتوں کے ڈانس دیکھنے، عشقیہ فسقیہ ڈرامے دیکھنے پر کوئی شرم محسوس نہیں ہوتی، لیکن فحش ویڈیوز، گندے وی لاگز اور اسکینڈلز اور تصویریں دیکھنے، بے حیا لڑکیوں سے وڈیو کال پر بے ہودہ بات چیت، کسی کو بدنام کرنے کے لئے کسی کا سر کسی کا دھڑ لے کر فیک فوٹوز اور ویڈیوز بنانے، لوگوں کو اشتعال دلا کر ملکی حالات خراب کرنے کیلئے فیک نیوز گھڑنے اور دیگر غلیظ کام کرنے کے لئے وہ بھی تنہائی کا انتخاب کرتے ہیں۔ جبکہ سوشل میڈیا یوزرز کا ایک طبقہ وہ ہے جنہیں لوگ شریف اور نیک انسان سمجھتے ہیں، ان میں سے بھی کچھ افراد نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر وہ سارے غلیظ، گندے اور گھناؤنے کام تنہائی میں کرتے ہیں جن کا بیان ابھی گزرا۔ اس گروپ میں کم عمر بھی ہوتے ہیں جو پڑھائی یا پراجیکٹ وغیرہ کا بہانہ بنا کر یہ کام کرتے ہیں۔ پھر یہ دونوں گروپ کوشش کرتے ہیں کہ تنہائی میں بُرائی کی یہ داستان لوگوں کو پتا نہ چلے، اس کے لئے اپنے موبائل پر یہ مختلف کوڈ، لاک یا پاس ورڈ وغیرہ لگا دیتے ہیں یا غلط قسم کی ایپلیکیشنز کو ہائڈ کر دیتے ہیں، ہسٹری ڈیلیٹ کر دیتے ہیں تاکہ پکڑے نہ جاسکیں۔

اللہ دیکھ رہا ہے چھپ کر گناہ کرنے والے اس غلط فہمی کو دل سے نکال دیں کہ انہیں کوئی نہیں دیکھ رہا کیونکہ کوئی اور دیکھے یا نہ دیکھے اللہ دیکھ رہا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ (۱۰)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔[6] اس لئے ایک مسلمان کو تنہائی میں بھی اللہ کی فرمانبرداری کرنی چاہئے نہ کہ نافرمانی!

چھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ
وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

ہمارے گواہ ہمارے اچھے اور بُرے عمل کے گواہ بھی موجود ہیں جیسے کراماً کاتبین (اچھے بُرے عمل لکھنے والے فرشتے)، ہمارے جسم کے حصے آنکھ، کان، ہاتھ اور پاؤں، دن اور رات، زمین کا وہ حصہ جس پر کوئی عمل کرتے ہیں۔ (اس کی تفصیل کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "فکرِ مدینہ" پڑھ لیجئے) اس لئے ہم اپنے موبائل، لیپ ٹاپ وغیرہ پر جتنے

مرضی پاس ورڈ لگالیں، چھپ نہیں سکتے بعض اوقات تو جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے دنیا ہی میں راز کھل جاتے ہیں اور عزت مٹی میں مل جاتی ہے، یہاں بچ بھی گئے تو ربِّ علیم کی بارگاہ میں وہ اعمال نامہ کیسے لے کر پیش ہوں گے جس میں یہ سارے گناہ لکھے ہوں گے!

آج بنتا ہوں معزز جو کھلے حشر میں عیب
آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یارَبّ

دل پر گناہوں کا اثر گناہوں کی وجہ سے جنّت سے آنے والا سفید پتھر "حجرِ اَسوَد" سیاہ ہو گیا، ہمارا دل تو نرم و نازک ہے، اس پر گناہوں کا کیسا اثر ہوتا ہو گا! رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حجرِ اسود جنّت سے آیا، وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا، اسے آدمیوں کے گناہوں نے سیاہ کر دیا۔[7] شرح: یعنی یہ پتھر شفاف آئینہ یا سیاہی چُوس کاغذ کی طرح ہے جیسے شفاف آئینہ گرد و غبار سے میلا اور سیاہی چوس کاغذ گیلے حرفوں پر لگنے سے سیاہ ہو جاتا ہے ایسے ہی یہ پتھر ہم گنہگاروں یا گذشتہ مشرکوں کے ہاتھ لگنے سے برابر سیاہ ہوتا چلا گیا۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ جب ہمارے گناہوں سے سنگِ اسود سیاہ ہو گیا تو گناہوں سے دل بھی میلا ہو جاتا ہے۔[8]

سرکارِ دوجہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی نشان ہے: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ (Black dot) پیدا ہوتا ہے، جب اس گناہ سے باز آجاتا ہے اور توبہ واستغفار کرلیتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور یہی وہ زَنگ ہے جس کا ذِکر اللہ پاک نے اس طرح فرمایا ہے: ﴿كَلَّا بَلْ ٚ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ(۱۴)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔[9]

گناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی جس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اسے گناہ کرنے میں شرم یا جھجک محسوس نہیں ہوتی ہے، حضرت امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: گناہ کرنے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اور دل کی سیاہی کی عَلامت یہ ہے کہ گناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، عبادت کیلئے موقع ملتا ہے نہ نصیحت سے کوئی فائدہ ہوتا ہے۔[10]

نیکیوں میں دل نہیں لگتا جس کا دل سیاہ ہوگیا اسے نماز ادا کرنے، روزے رکھنے، حج کرنے، تلاوت کرنے، تفسیر، حدیث اور فقہ پڑھنے سننے میں کہاں مزہ آئے گا! ایسا شخص رمضان کے مہینے میں مسجد میں بیٹھے اور تلاوت سنے یا شرعی مسائل یا دینی بیان! وہ بھاگنے کے لئے بے چین رہے گا! گناہوں کی شیطانی لذت کے عادی کو عبادت کی لذت اور نیکیوں میں حلاوت کہاں ملے گی! ایسے شخص کے کان وہ نہیں سنیں گے جو قراٰن وحدیث کی حقیقی تعلیمات ہیں، اس کی آنکھیں وہ نہیں دیکھیں گی جن کا دیکھنا شریعت کو مطلوب (Required) ہے، اس کے قدم اس طرف نہیں بڑھیں گے جس طرف شریعت بلاتی ہے، لاشیں دیکھ کر بھی اسے اپنی آخرت یاد نہیں آئے گی، قبرستان جاکر بھی عبرت نہیں ملے گی!

نجات کا راستہ ایسے میں نجات کا ایک ہی راستہ ہے کہ ہم اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں توبہ کرکے اپنے دل کو گناہوں سے پاک کریں، اپنی جلوتوں اور تنہائیوں کو نیکیوں کے نور سے چمکائیں، اپنے موبائلز، اکاؤنٹس، میموری کارڈز، لیپ ٹاپس اور پوسٹس میں سے بُری چیزوں کو فوراً ڈیلیٹ کردیں۔ لوگوں کے سامنے ہوں یا تنہائی میں! دونوں صورتوں میں سوشل میڈیا کا بھی مثبت استعمال کریں، جیسے 100 فیصد اکلوتا اسلامک چینل مدنی چینل دیکھیں، درست عقائد و مسائل پر مشتمل مذہبی وی لاگز دیکھیں، اس طرح کے سینکڑوں وڈیو کلپس دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مل سکتے ہیں، فیس بک وغیرہ پر اسلامک پیجز جوائن کئے جاسکتے ہیں جن کے ذریعے درست اسلامی معلومات دی جاتی ہوں جیسے سوشل میڈیا ڈیپارٹمنٹ دعوتِ اسلامی کے تحت بھی مختلف پیجز چلائے جاتے ہیں۔ ان پیجز پر موجود پوسٹس کو وائرل کرکے مزید ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔ سوشل میڈیا کے مزید اس طرح کے کئی مثبت استعمال موجود ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! اچھا ماحول ہمیں اچھا بنا دیتا ہے، دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہوجایئے، کردار و عمل میں مثبت تبدیلیاں آپ کو بہت جلد دکھائی دیں گی، اِنْ شآءَ اللہُ الکریم۔

---

(1) الزواجر 1/31 (2) حلیۃ الاولیاء، 5/260 (3) جامع صغیر، ص487، حدیث: 7973 (4) حلیۃ الاولیاء، 5/420 (5) احیاء العلوم، 5/129 (6) پ1، البقرۃ: 110 (7) ترمذی، 2/248، حدیث: 878 (8) مراٰۃ المناجیح، 4/132 (9) پ30، المطففین: 14- ترمذی، 5/220، حدیث: 3345 (10) منہاج العابدین، ص24۔

قربانی کے سماجی و معاشی فوائد

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

اَلحمدُ لِلّٰہ ہر سال مسلمان ذُوالحجۃِ الحرام کے مبارک مہینے کی 10، 11 اور 12 تاریخ کو اللہ پاک اور اُس کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے قربانی کی عظیم عبادت ادا کرتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے قربانی کرنے سے دین و دنیا کے کثیر فوائد حاصل ہوتے ہیں، دینی فوائد میں سے قُربِ الٰہی اور آخرت میں ملنے والے ثواب کا حُصول ہے جبکہ معاشرتی اور معاشی فوائد کثیر ہیں۔

قربانی کے سماجی و معاشرتی فوائد

ایک اچھا معاشرہ وہی شمار ہوتا ہے جہاں رشتہ داروں، ہمسایوں اور غریبوں کا خیال رکھا جائے اور انہیں خوشیوں میں شریک کیا جائے۔ الحمدللہ قربانی کے موقع پر دینِ اسلام کی روشن تعلیمات پر عمل کرنے والے ایک عظیم و حسین معاشرے اور سماج کا منظر پیش کرتے ہیں۔

1 **صِلَۂ رحمی:** دینِ اسلام نے ہمیں رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور قُربانی کے دنوں میں رشتے داروں کے ساتھ صِلَۂ رحمی کرنے کا جذبہ بڑھ جاتا ہے کہ قریبی رشتے داروں کو قربانی کے موقع پر گھر پر بلا لیا جاتا ہے اور دور کے رشتہ داروں کے یہاں گوشت لے جاکر دیا جاتا ہے اور یوں جن رشتے داروں سے مہینوں نہیں مل پاتے اس بہانے اُن سے ملاقات و صِلَۂ رحمی کی صورت بن جاتی ہے، صِلَۂ رحمی کے بارے میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کی عمر اور رِزق میں اِضافہ کر دیا جائے تو اُسے چاہئے کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور اپنے رشتے داروں کے ساتھ صِلَۂ رِحمی کیا کرے۔[1]

2 **پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک:** قُربانی کے ذریعے پڑوسیوں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک کرنے کا موقع ملتا ہے کہ جب پڑوسیوں کے یہاں گوشت بھیجا جاتا ہے تو اس سے اُن کا دل خوش ہوتا ہے اور یوں پڑوسی ہونے کا حق بھی ادا ہو جاتا ہے، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پڑوسی کے حق کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السّلام مجھے پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ یہ پڑوسی کو وارث ٹھہرا دیں گے۔[2]

3 **غُرَبا کی مدد:** عام دنوں میں غریبوں اور مسکینوں میں شاذ و نادر ہی گوشت تقسیم کیا جاتا ہے مگر قُربانی کے موقع پر مسلمان غریبوں اور مسکینوں میں گوشت تقسیم کرکے اُن کی مدد کرتے ہیں اور یوں جن کے یہاں کئی کئی ماہ تک بلکہ پورے سال گوشت نہیں پکتا اُن کے یہاں بھی گوشت پک جاتا ہے اور وہ بھی گوشت کھا لیتے ہیں، غریبوں کی مدد کرنے کے بارے میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اللہ پاک اس کی مدد فرماتا رہتا ہے۔[3]

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

4 **اُخوت و بھائی چارگی:** قُربانی کے موقع پر جب ایک دوست دوسرے دوست کے یہاں گوشت لے جاتا ہے تو اُن میں اُخوت و بھائی چارگی کی فضا قائم رہتی ہے، محبت میں اضافہ ہوتا ہے اور تعلقات خوشگوار رہتے ہیں، حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بہترین دوست کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست کے لئے سب سے زیادہ بہتر ہو۔[4]

قربانی کے معاشی فوائد

جس طرح قُربانی کے سماجی و معاشرتی فوائد ہیں اسی طرح قُربانی کے معاشی فوائد بھی کثیر ہیں۔ اس موقع پر لاکھوں لاکھ افراد کو مختلف صورتوں میں معاشی فوائد حاصل ہوتے اور روزگار ملتا ہے۔ ویب سائٹ arabnews.pk کی رپورٹ کے مطابق 2021ء میں صرف پاکستان میں 90 لاکھ جانوروں کی قربانی کی گئی جن کی قیمت اڑھائی بلین ڈالر یعنی 7 کھرب، 7 ارب، 79 کروڑ 7 لاکھ 50 ہزار روپے بنتی ہے۔ اسی طرح سرکاری ویب سائٹ نیشنل لائبریری آف میڈیسن www.ncbi.nlm.nih.gov کی 2019ء کی رپورٹ کے مطابق حج کے موقع پر صرف حجاج کی قربانیوں کے لئے 3 ملین یعنی 30 لاکھ جانور جمع کئے گئے، یہ جانور سوڈان، صومالیہ اور جیبوتی سے امپورٹ کئے گئے جبکہ انہیں ذبح کرنے کے لئے مختلف ممالک سے 15 ہزار قصاب بھی منگوائے گئے۔

قربانی کی یہ تعداد اندازہ لگانے کے لیے کافی ہے کہ اس سے دنیا کو کتنے معاشی فوائد ملتے ہیں، ذیل میں متوسط اور غریب طبقے کو ملنے والے چند فوائد ملاحظہ کیجئے:

فارمنگ، گلہ بان اور روزگار: قُربانی کے لئے بہت سے لوگ اپنے گھروں میں جانور پالتے ہیں جبکہ گلہ بان بڑے پیمانے پر باڑوں یا کیٹل فارمز میں جانور پالتے ہیں، سارا سال جانوروں کی دیکھ بھال کے لئے ملازمین رکھتے ہیں جس سے کتنے ہی غریب بے روزگاروں کو روزگار مل جاتا ہے۔

کاشتکار اور روزگار: کسان جانوروں کے چارے، بھوسے اور دانہ وغیرہ کے لئے کھیتی باڑی کرتے ہیں اور ان چیزوں کو دکاندار تک پہنچانے کے لئے کئی لوگوں کو روزگار کا موقع مل جاتا ہے۔

ٹرانسپورٹرز اور روزگار: عام دنوں کے مقابلے میں قُربانی کے موقع پر ٹرانسپورٹرز حضرات کے کام میں بھی کافی کشادگی ہو جاتی ہے کہ جانور، چارا، اور دیگر ضرورت کا سامان وغیرہ لانے، لے جانے کے لئے چھوٹی بڑی گاڑیوں اور رکشوں وغیرہ کو کرائے پر لیا جاتا ہے جس سے گاڑی مالکان اور ڈرائیور حضرات کو مالی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

لوہار اور روزگار: قُربانی کے موقع پر بُغدا، چُھری چاقو وغیرہ کی خرید و فروخت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور یونہی ان کی دھار تیز کرنے والوں کے کاموں میں بھی تیزی آجاتی ہے جس کی وجہ سے نہ صرف معمول کے لوہار بلکہ کئی عام بے روزگار افراد بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور علاقوں میں چھریاں وغیرہ تیز کرنے کی سروس دیتے اور روزی کماتے ہیں۔

سجاوٹ وغیرہ کا سامان اور روزگار: قُربانی کے موقع پر لوگ مختلف مقامات پر چھوٹے چھوٹے اسٹال لگا کر جانوروں کی سجاوٹ کا سامان اور قربانی کے موقع پر کام آنے والا دیگر سامان فروخت کرتے ہیں اور یوں اُن کے بھی روزگار کی صورت بن جاتی ہے۔

قصاب طبقہ اور روزگار: قُربانی کے دنوں میں قصاب طبقہ کے روزگار میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے اور ان کے علاوہ عام لوگ بھی جو قربانی کرنا جانتے ہیں وہ بھی عید کے دنوں میں اُجرت پر قُربانی کے جانور ذبح کر لیتے ہیں اور یوں اُن کو بھی روزگار مل جاتا ہے۔

چمڑا فیکٹریز اور روزگار: قُربانی کے جانور کی کھالوں سے چمڑے کی صنعت میں بھی کافی اضافہ ہوتا ہے، چمڑے کی فیکٹریز کا کثیر کام قربانی کی کھالوں سے چلتا ہے، ٹریڈ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی آف پاکستان کی ویب سائٹ (www.tdap.gov.pk) کے مطابق جولائی 2021، 22 میں پاکستان نے 953.707 ملین ڈالر یعنی 2 کھرب 70 ارب 99 لاکھ 97 ہزار 124 روپے کی چمڑے کی مصنوعات (Leather Products) ایکسپورٹ کیں۔

اللہ ربُّ العزّت کی طرف سے یہ قربانی کا حکم بہت سی حکمتوں سے بھرا ہوا ہے۔ یوں کہنا غلط نہیں ہوگا کہ قربانی کا جانور جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ سینکڑوں افراد کا روزگار وابستہ ہو جاتا ہے۔

(1) مسندِ احمد، 21/93، حدیث: 13401 (2) بخاری، 4/104، حدیث: 6014، 6015 (3) مسلم، ص1110، حدیث: 6853 (4) ترمذی، 3/379، حدیث: 1951

مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

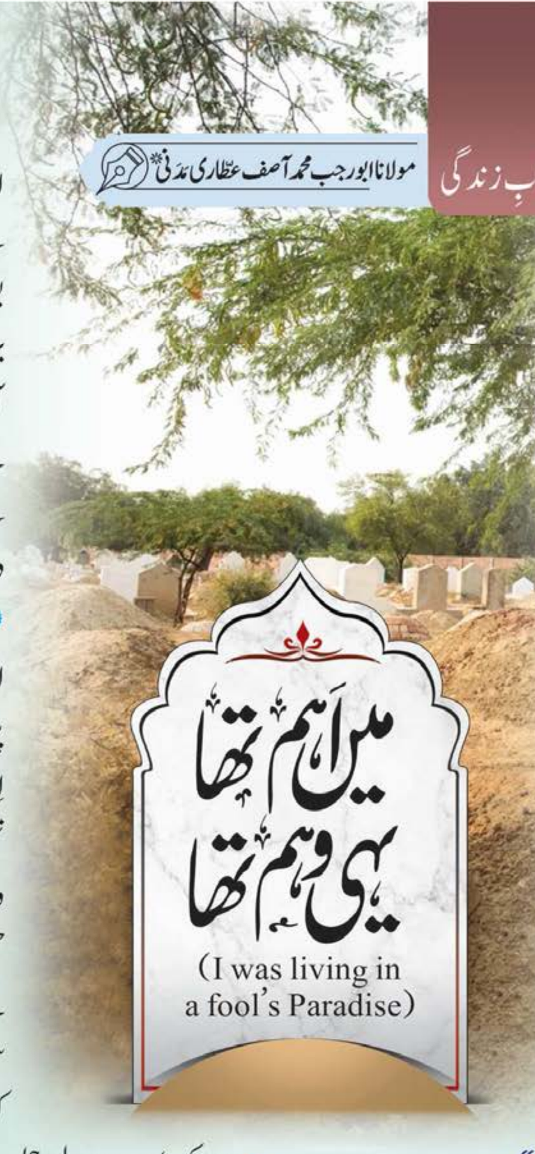

میں اہم تھا یہی وہم تھا

(I was living in a fool's Paradise)

کئی پُرانی اور نئی کتابوں میں قبروں کے سرہانے لگی تختیوں پر لکھے مختلف جملے نقل کئے گئے ہیں جن سے سیکھنے کو بہت کچھ ملتا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے مجھے کسی نے ایک پوسٹ بھیجی جس میں ایک قبر کی تصویر تھی، اس قبر پر لگی تختی پر لکھا تھا: ”میں اہم تھا یہی وہم تھا۔“ پوسٹ تو چند سیکنڈ میں نظر سے گزر گئی لیکن میں کافی دیر اس جملے کے مفہوم پر غور کرتا رہا کہ واقعی قبر میں جانے والے کے احساسات کی ترجمانی کی جائے تو وہ گویا یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ مجھے تو اس دنیا سے جانے کے بعد معلوم ہوا کہ **”میں اہم تھا یہی وہم تھا“** لیکن تم لوگ ابھی زندہ ہو، اپنی اس خوش فہمی کو جتنی جلدی دور کرلو بہتر ہے کہ **”میں اہم ہوں“** اور اس بات کو سمجھ جاؤ کہ **”یہی وہم ہے۔“**

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! ایک رائے وہ ہوتی ہے جو دوسرے ہمارے بارے میں رکھتے ہیں اور ایک رائے وہ ہوتی ہے جو انسان خود اپنے بارے میں رکھتا ہے، یہ رائے حقیقت پر مشتمل بھی ہوسکتی ہے اور خوش فہمی پر بھی! اپنی حیثیت کے بارے میں حقیقی اندازہ لگانے والا دل سے کہے گا: ”**مَن آنَم کہ مَن دَانَم** یعنی میں اپنے بارے میں جانتا ہوں کہ میں کیا ہوں“، ”صَاحِبُ الْبَیْتِ اَدْرٰی بِمَا فِیْہِ یعنی گھر والا زیادہ جانتا ہے کہ اس کے گھر میں کیا ہے؟“، ”خاک مجھ میں کمال رکھا ہے مصطفےٰ نے سنبھال رکھا ہے۔“ جبکہ اپنے بارے میں خوش فہمی کا شکار ہونے والا اپنی عبادت و ریاضت، حُسن و جمال، اَخلاق و اَطوار، کردار و گفتار، اپنی صلاحیت، مہارت اور اہمیت کے حوالے سے غلط فہمی میں مبتلا ہوتا ہے۔ اپنی اہمیت کے بارے میں اس کی زبان سے بھی خوش فہمی پر مشتمل بڑے بول نکل جاتے ہیں جیسے: ◉ ہم سے بڑھ کر عقل مند کون؟ ◉ مجھے سب آتا ہے، گھاٹ گھاٹ کا پانی پی رکھا ہے ◉ یہ کمپنی میرے ہی دَم قدم سے چل رہی ہے، آج چھوڑ دوں تو دھڑام سے زمین پر آگرے گی ◉ اس اسکول کی شہرت اس لئے اچھی ہے میرے جیسا ماہر ٹیچر یہاں پڑھاتا ہے، اگر میں نہ ہوں تو کوئی اِدھر کا رُخ بھی نہ کرے ◉ یہ تحریک / تنظیم / جماعت میری ہی وجہ سے قائم ہے، آج اس کا ساتھ چھوڑ دوں تو دیکھتا ہوں کیسے ترقی کرتی ہے! ◉ اتنے ملازمین کا روزگار مجھ جیسے سیٹھ کی وجہ سے لگا ہوا ہے اگر میں ان کو نکال دوں تو بھوکوں مریں گے، ◉ سیٹھ کی دکان اسی لئے چل رہی ہے کہ مجھ جیسا ماہر سیلز مین یہاں کام کرتا ہے اگر آج نوکری چھوڑ دوں تو دیکھتا ہوں دکان کتنے عرصے چلتی ہے! ◉ جہاں ہم کھڑے ہو جائیں لائن وہی سے شروع ہوتی ہے وغیرہ۔

نقصانات خوش فہمی میں خوش رہنے والے کئی قسم کے نقصانات اٹھاتے ہیں مثلاً وہ اپنی صلاحیتوں میں بہتری نہیں لاسکتے، عاجزی کر کے ثواب نہیں کماسکتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں ہم سے بہتر کوئی نہیں، یہ خوش فہمی عُجب (خوبی کو اپنا کمال سمجھنا)، حُبِ جاہ (عزت و شہرت کی محبت) اور تکبر (خود کو اعلیٰ دوسرے کو حقیر جاننا) جیسی باطنی بیماریوں میں مبتلا کرسکتی ہے۔ خوش فہمی میں مبتلا لوگوں کو لگتا ہے کہ میرے سوا یہ ذمّہ داری کوئی نبھا ہی نہیں سکتا اس لئے کسی کو ترقی دے کر اپنی جگہ نہیں بٹھاتے، خود انہیں دوسری ذمّہ داری دی جائے تو انکار

* اسلامک اسکالر، رکن مجلس المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

کر دیتے ہیں کیونکہ وہ پہلی ذمہ داری کے لئے خود کو اہم ترین سمجھتے ہیں، یوں ان کی خوش فہمی کا نقصان ان کے آس پاس موجود لوگوں کو بھی ہوتا ہے۔

اس کا حل اپنی اہمیت کے بارے میں خوش فہمی کا شکار ہو کر بڑے بڑے دعوے کرنے والوں کو سوچنا چاہئے کہ یوں تو فرش کی ہر ٹائل کہے گی کہ میں ہی فرش ہوں حالانکہ اسے نکال کر دوسری ٹائل لگا دی جائے تو فرش کو کوئی فرق نہیں پڑتا، اسی طرح دریا کی ہر موج کہے گی میں ہی دریا ہوں حالانکہ ”موج ہے دریا میں بیرونِ دریا کچھ نہیں۔“ یاد رکھئے! ہم سب ایک سسٹم کے تحت اپنے اپنے حصے کا کام کرتے ہیں اس لئے ہم جُز (Part) ہیں کُل نہیں! اگر ہم کام نہیں کریں گے تو کوئی اور کرلے گا، دنیا میں کیسے کیسے اہم لوگ آئے اور چلے گئے لیکن دنیا کے کام نہیں رُکے ان کی جگہ کسی اور نے سنبھال لی، ایک دن ہم بھی مر جائیں گے لیکن کام چلتا رہے گا۔ اس لئے ربِّ کریم ہم سے جتنا کام لے لے یہ اس کا کرم ہے ہمارا اس میں کوئی کمال نہیں ہے۔ خوش فہمی سے جان چھڑانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے ہی شعبے کے کسی اہم فرد سے اپنا تقابل کرکے دیکھیں، آپ کو اپنی حیثیت کا اندازہ ہوجائے گا کیونکہ اونٹ جب تک پہاڑ کے نیچے نہیں آتا وہ اپنے آپ کو سب سے اونچا سمجھتا ہے۔

سبق آموز واقعہ آخر میں ایک اسٹوری شیئر کرتا ہوں، اس سے بھی سیکھنے کو بہت کچھ ملے گا، لیکن اسے دل پر نہ لیجئے گا۔

بیل گاڑی گاؤں دیہات کی سواری ہے جو چھوٹا موٹا سامان یہاں سے وہاں لے جانے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس میں ایک یا دو بیل تو ہوتے ہی ہیں لیکن ساتھ میں ایک درمیانے سائز کا کتا بھی ہوتا ہے جو بیل گاڑی کے نیچے نیچے بھاگتا ہے۔ اس کی ڈیوٹی یہ ہوتی ہے کہ جہاں بیل گاڑی کھڑی کر دی جائے وہاں سامان اور بیلوں کی حفاظت کرے۔ بیل گاڑی کے نیچے دوڑنے بھاگنے والے اسی قسم کے ایک کتے کو خوش فہمی ہوگئی کہ بیل گاڑی تو میں چلاتا ہوں، اس کا سارا بوجھ میں اٹھاتا ہوں لیکن کسان جہاں رُکتا ہے وہاں پہلے بیلوں کو چارا کھلاتا ہے، پھر خود کھانا کھاتا ہے اور آخر میں مجھے دیتا ہے، اسے میری اہمیت کا احساس ہی نہیں، یہ سوچ سوچ کر وہ غم زدہ رہنے لگا، ایک دن اس نے کسان پر اپنی اہمیت جتانے کا پلان بنایا کہ جب وہ تپتی دھوپ میں بیل گاڑی میں کہیں جارہا ہوگا تو میں بیل گاڑی چلانے سے انکار کردوں گا، تب وہ میری مِنّت سماجت کرے گا، تب اسے پتا چلے گا کہ میں کتنا اہم ہوں! اگلے ہی دن جب کسان کو دوسرے گاؤں جانا تھا، آدھے راستے میں کتے نے بیل گاڑی کے نیچے دوڑنے کے بجائے آنکھیں بند کیں اور بیٹھ گیا، اب اسے کسان کی منت سماجت کا انتظار تھا لیکن تھوڑی ہی دیر گزری تھی اسے دھوپ کی تپش اور شدید گرمی محسوس ہوئی، آنکھیں کھول کر دیکھا تو بیل گاڑی چلتی ہوئی دور جاچکی تھی، اب اسے احساس ہوا: **”میں اہم تھا یہی وہم تھا۔“**

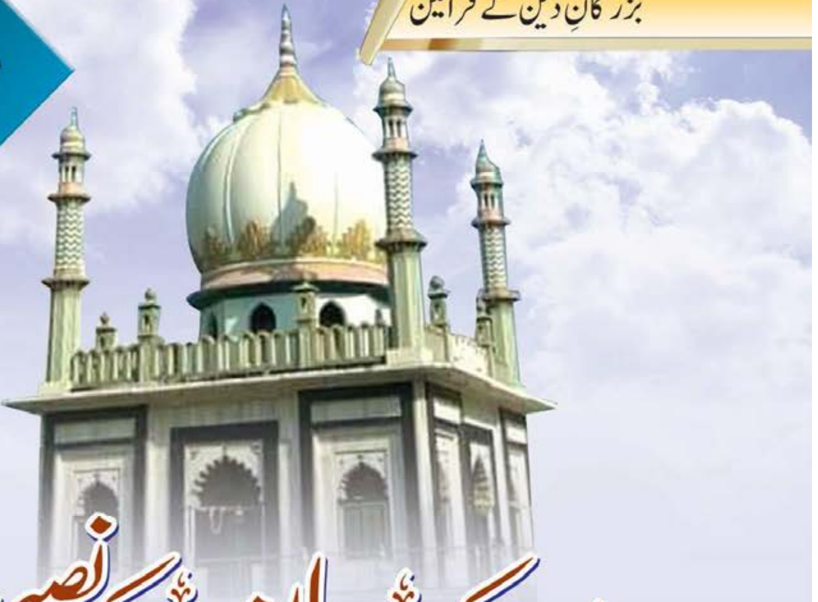

حاجیوں کو صدرُالشّریعہ کی نصیحتیں

مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

صدرُالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ عظیم مصنف، محقق، محدث، فقیہ اور مدرس ہیں۔ آپ امام اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رضاخان رحمۃُ اللہِ علیہ کے خصوصی تربیت یافتہ، خلیفہ اور معتمد ہیں۔ آپ کے کارناموں میں سے ایک عظیم کارنامہ بہارِ شریعت ہے۔ آپ کا عرس مبارک 2 ذوالقعدہ کو ہوتا ہے۔

ذوالقعدہ میں کثیر مسلمان حجِ بیتُ اللہ کے لئے روانہ ہوتے ہیں۔ حاجیوں کے لئے صدرُالشریعہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے بہارِ شریعت میں 84 نصیحتیں لکھی ہیں جن میں سے 48 فتاویٰ رضویہ شریف سے منتخب کی ہیں۔ صدر الشریعہ نے اپنے دور کے حساب سے نقل کی ہیں، یہاں موجودہ دور کی رعایت کرتے ہوئے 22 منتخب نصیحتیں پیشِ خدمت ہیں یہ نصیحتیں حاجی کو روانگی سے لے کر واپس گھر پہنچنے تک کام آئیں گی اِن شآءَ اللہ۔

روانگی سے پہلے کی نصیحتیں

1 جس کا قرض آتا یا امانت پاس ہو ادا کر دے، جن کے مال ناحق لیے ہوں واپس دے یا معاف کرا لے، پتا نہ چلے تو اتنا مال فقیروں کو دے دے۔

2 جس کی بے اجازت سفر مکروہ ہے جیسے ماں، باپ، شوہر اُسے رضامند کرے۔ حجِ فرض کسی کے اجازت نہ دینے سے روک نہیں سکتا، اجازت میں کوشش کرے نہ ملے جب بھی چلا جائے۔

3 اس سفر سے مقصود صرف اللہ و رسول (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہوں، رِیا و سُمعہ (یعنی دکھلاوے) و فخر سے جُدا رہے۔

4 توشہ (یعنی راستے کی ضرورت کا سامان) مالِ حلال سے لے ورنہ قبولِ حج کی امید نہیں اگرچہ فرض اُتر جائے گا، اگر اپنے مال میں کچھ شُبہ (شک) ہو قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کر دے۔

5 حاجت سے زیادہ توشہ (یعنی سامانِ سفر) لے کہ رفیقوں (یعنی ساتھیوں) کی مدد اور فقیروں پر تصدق (یعنی صدقہ) کرتا چلے، یہ حجِ مبرور (یعنی مقبول حج) کی نشانی ہے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

6 چلتے وقت سب عزیزوں دوستوں سے ملے اور اپنے قصور معاف کرائے اور اب اُن (عزیزوں، دوستوں) پر لازم کہ دل سے معاف کر دیں۔ حدیث میں ہے: جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت لائے واجب ہے کہ قبول کرلے، ورنہ حوضِ کوثر پر آنا نہ ملے گا۔

(مستدرک، 5/213، حدیث: 7340، فتاویٰ رضویہ، 10/726)

7 وقتِ رُخصت سب سے دعا کرائے کہ برکت پائے گا کہ دوسروں کی دعا کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہے اور یہ نہیں معلوم کہ کس کی دعا مقبول ہو۔

8 اُن سب (گھر والوں) کے دین، جان، مال، اولاد، تندرستی، عافیت خدا کو سونپے۔

9 گھر سے نکلنے کے پہلے اور بعد کچھ صدقہ کرے۔

10 ضروریاتِ سفر اپنے ساتھ لے اور سمجھدار اور واقف کار سے مشورہ بھی لے۔

11 خوشی خوشی گھر سے جائے اور ذکرِ الٰہی بکثرت کرے اور ہر وقت خوفِ خدا دل میں رکھے، غضب سے بچے، لوگوں کی بات برداشت کرے، اطمینان و وقار کو ہاتھ سے نہ جانے دے، بیکار باتوں میں نہ پڑے۔

دورانِ سفر کی نصیحتیں

12 بدوؤں (دیہات والوں) اور سب عربیوں سے بہت نرمی کے ساتھ پیش آئے، اگر وہ سختی کریں ادب سے تحمل (برداشت) کرے اس پر شفاعت نصیب ہونے کا وعدہ فرمایا ہے۔

13 عوام اہلِ مکہ کہ سخت خُو و تُندمزاج ہیں اُن کی سختی پر نرمی لازم ہے۔

14 قبولِ حج کے لیے تین شرطیں ہیں: اللہ فرماتا ہے: ﴿فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ﴾ (پ2، البقرۃ: 197) حج میں نہ فحش بات ہو، نہ ہماری نافرمانی، نہ کسی سے جھگڑا لڑائی۔

تو ان باتوں سے نہایت ہی دُور رہنا چاہئے، جب غصہ آئے یا جھگڑا ہو یا کسی معصیت (گناہ) کا خیال ہو فوراً سر جھکا کر قلب (دل) کی طرف متوجہ ہو کر اس آیت کی تلاوت کرے اور دو ایک بار لَاحَول شریف پڑھے، یہ بات جاتی رہے گی۔

15 سفرِ حج میں اپنے اور اپنے عزیزوں، دوستوں کے لئے دعا سے غافل نہ رہے کہ مسافر کی دعا قبول ہے۔

16 جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت ہو تین بار کہے: یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ (مجمع الزوائد، 10/188، حدیث: 17103) اے اللہ کے نیک بندو! میری مدد کرو۔ غیب سے مدد ہوگی یہ حکم حدیث میں ہے۔

17 اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو یہ کہے: یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ضَالَّتِیْ (ترجمہ: اے لوگوں کو اُس دن جمع کرنے والے جس میں شک نہیں، بے شک اللہ وعدہ کا خلاف نہیں کرتا، مجھے میری گُمی (ہوئی) چیز ملا دے۔) اِن شآءَ اللہ تعالٰی مل جائے گی۔

سفرِ حج سے واپسی کی نصیحتیں

18 مکان پر آنے کی تاریخ و وقت سے پیشتر (پہلے) اطلاع دیدے، بے اطلاع ہرگز نہ جائے خصوصاً رات میں۔

19 لوگوں کو چاہئے کہ حاجی کا استقبال کریں اور اس کے گھر پہنچنے سے قبل دعا کرائیں کہ حاجی جب تک اپنے گھر میں قدم نہیں رکھتا اس کی دعا قبول ہے۔

20 سب سے پہلے اپنی مسجد میں آکر دو رکعت نفل پڑھے۔

21 دو رکعت گھر میں آکر پڑھے پھر سب سے بکشادہ پیشانی ملے۔

22 عزیزوں دوستوں کے لئے کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور لائے اور حاجی کا تحفہ تبرکاتِ حرمین شریفین سے زیادہ کیا ہے اور دوسرا تحفہ دعا کا کہ مکان میں پہنچنے سے پہلے استقبال کرنے والوں اور سب مسلمانوں کے لئے کرے۔

(بہارِ شریعت، 1/1051 تا 1067، فتاویٰ رضویہ، 10/726 تا 731)

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

01 انشورنس (بیمہ) کروانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ لائف انشورنس یا جنرل انشورنس کروانا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: انشورنس کروانا حرام و گناہ ہے چاہے لائف انشورنس ہو یا جنرل انشورنس۔

لائف انشورنس سود پر مشتمل ہے کیونکہ اس میں جو رقم جمع کروائی جاتی ہے وہ انشورنس کمپنی پر قرض ہوتی ہے اور کمپنی بعد میں اضافے کے ساتھ یہ رقم واپس کرتی ہے اور یہ سودی اضافہ ہے کیونکہ قرض پر نفع کو حدیثِ پاک میں سود قرار دیا گیا ہے اور سود لینا حرام و سخت گناہ ہے۔

جنرل انشورنس جوئے پر مشتمل ہے کیونکہ اس میں اپنی رقم رسک پر لگائی جاتی ہے کہ اگر کوئی حادثہ پیش آیا تو نقصان کمپنی بھرے گی اور یوں اپنی جمع کروائی گئی رقم سے زیادہ مل جائے گی اور اگر کوئی نقصان نہ ہوا تو اپنی جمع کروائی گئی رقم بھی واپس نہیں ملے گی۔ یہ جوا ہے اور جوا قرآن و حدیث کی رُو سے حرامِ قطعی و گناہِ کبیرہ ہے۔

سود کی حرمت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے: ”وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا“ ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ نے حلال کیا بیع اور حرام کیا سُود۔ (پ3، البقرۃ:275)

حدیثِ پاک میں ہے: ”كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفِعَةً فَهُوَ رِبًا“ ترجمہ: قرض کے ذریعہ سے جو منفعت حاصل کی جائے وہ سود ہے۔

(کنز العمال، جزء6، 3/99، حدیث:15512)

جوئے کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! شراب اور جُوا اور بُت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ (پ7، المآئدۃ:90)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ سُود اور جُوئے کا حکم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”دونوں حرام و سخت کبیرہ ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، 23/595)

خلاصہ یہ ہے کہ انشورنس کروانا حرام و گناہ ہے اگر کسی نے کروائی ہو اس پر لازم ہے کہ اس معاملے کو ختم کرے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ بھی کرے۔ نیز انشورنس کی مد میں پالیسی ہولڈر نے جتنی رقم جمع کروائی ہو صرف وہی واپس لے سکتا ہے اس پر کوئی نفع لینا، حلال نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

02 ارجنٹ کام کی زیادہ اجرت لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں درزی کا کام کرتا ہوں اور بعض اوقات کسٹمر آتا ہے کہ مجھے

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

ارجنٹ سوٹ سلوانا ہے عام طور پر سوٹ کی سلائی بارہ سو روپے چل رہی ہوتی ہے تو میں اگر ارجنٹ سوٹ سینے کے اس سے دو ہزار روپے سلائی طے کروں تو کیا زائد رقم لینا، جائز ہے ؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: فقہی اعتبار سے اجرت پر کام کرنے والے کا حق ہے کہ اپنی محنت پر معاہدہ کرتے وقت جو چاہے اجرت طلب کرے اس معاملے میں شریعت نے فریقین پر معاملہ چھوڑا ہے سوائے بروکری اور دلالی کے کہ وہاں اجرت مثل کی پابندی ضروری ہے۔ پوچھی گئی صورت کے تناظر میں دیکھا جائے تو ہمارے یہاں کئی جگہوں پر ارجنٹ کام کروانے کے زائد پیسے وصول کئے جاتے ہیں جیسے پاسپورٹ اگر نارمل بنوائیں تو فیس کم ہوتی ہے لیکن اگر ارجنٹ بنوائیں تو زیادہ فیس لی جاتی ہے اسی طرح دھوبی سے اگر ارجنٹ کپڑے دھلوائیں تو وہ زیادہ پیسے وصول کرتا ہے تو ہمارے معاشرے میں یہ بات رائج ہے کہ ارجنٹ کام کے زیادہ پیسے لئے جاتے ہیں لہٰذا آپ بھی اگر ارجنٹ سوٹ سینے کے ایک معقول حد تک زیادہ پیسے گاہک سے طے کرتے ہیں تو اس میں حرج نہیں۔ معقول کی قید بھی یہاں اس لئے لگائی گئی ہے کہ لوگوں پر آسانی عمدہ عمل ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

03 اپنی دکان کے سامنے اسٹال لگانے کا کرایہ لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میری دکان کے سامنے سڑک ہے وہاں ایک شخص اپنا کیبن رکھنا چاہ رہا ہے اور وہ اس کا مجھے ماہانہ کرایہ بھی ادا کرے گا۔ کیا یہ جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: وہ سڑک آپ کی ملکیت نہیں بلکہ عام گزر گاہ ہے اور ایسی جگہ کیبن وغیرہ لگانا قانونی طور پر منع ہوتا ہے اور لوگوں کے لئے ضرر کا بھی باعث بنتا ہے کہ وہاں سے گزرنے والوں کے لئے جگہ تنگ ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس کی ہرگز اجازت نہیں۔

بالفرض اگر کوئی ایسی صورت ہو کہ قانوناً منع نہ ہو، لوگوں کے لئے ضرر اور تنگی کا باعث بھی نہ ہو تب بھی چونکہ وہ جگہ آپ کی نہیں لہٰذا آپ اس جگہ کا کرایہ تو وصول نہیں کرسکتے البتہ اس صورت میں یہ ہو سکتا ہے کہ آپ اپنا کوئی خالی کیبن وہاں رکھ دیں یا اسٹال تخت پر لگتا ہے تو تخت رکھ دیں اور اس کیبن یا تخت کا کرایہ وصول کرلیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

04 فلیٹ یا دکان تعمیر ہونے سے پہلے خریدنا یا بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ (1) فلیٹ یا دکان تعمیر ہونے سے پہلے خریدنا یا بیچنا کیسا کیونکہ عموماً خریداری کے وقت ان کا وجود نہیں ہوتا بلکہ بکنگ پہلے ہو جاتی ہے اور اس کے بعد بلڈنگ تیار ہوتی ہے تو کیا تیار ہونے سے پہلے اس بلڈنگ کی دکانیں یا فلیٹس وغیرہ خرید سکتے ہیں؟ (2) جس نے فلیٹ بک کروایا تھا کیا وہ اس فلیٹ کے قبضے میں آنے سے پہلے اسے آگے بیچ سکتا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: (1) عمومی حکم تو یہی ہے کہ کسی چیز کو بیچتے وقت اس کا موجود ہونا ضروری ہے البتہ دو صورتیں ایسی بھی ہیں کہ جہاں مال موجود ہونا یا ملکیت میں ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ ایک بیع سلم ہے اور دوسری صورت بیع استصناع کی ہے۔ بیع استصناع وہ صورت ہے جس میں کوئی پراڈکٹ آرڈر پر تیار کرکے دی جاتی ہے اور سودا کرتے وقت وہ پراڈکٹ موجود نہیں ہوتی۔

سوال میں جو صورت بیان کی گئی ہے یہ بھی بیع استصناع کی صورت ہے اس لئے یہاں بھی فلیٹس کا سودے کے وقت موجود ہونا ضروری نہیں۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں فلیٹس بننے سے پہلے ان کی بکنگ کرنا اور کروانا، جائز ہے۔

(2) مجلس تحقیقاتِ شرعیہ جو کہ دعوتِ اسلامی کے شعبے دارُالافتاء اہلسنت کی تحقیقاتی مجلس ہے اس نے اس بات کا فیصلہ کیا ہے کہ جو شخص فلیٹ بک کرواتا ہے وہ قبضے سے پہلے اپنا حق چھوڑتے ہوئے یہ فلیٹ آگے بیچ سکتا ہے اور اس کا نفع بھی حلال ہوگا۔

اس موضوع پر تفصیلی فیصلہ دارُالافتاء اہلسنت کی ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net پر موجود ہے، وہاں سے ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت سیِّدُنا دانیال علیہ السّلام (قسط:02)

مولانا ابو عبید عطّاری مدنی*

بادشاہ متأثر ہوگیا بادشاہ نے آپ علیہ السَّلام کو بُلوالیا، دربار کا قانون تھا کہ بادشاہ کے پاس جب بھی کوئی آتا تو اسے سجدہ کرتا لیکن حضرت دانیال وہاں جاکر کھڑے ہوگئے اور سجدہ نہ کیا، یہ دیکھ کر بادشاہ نے باقی سب لوگوں کو دربار سے باہر جانے کا کہا، پھر آپ سے پوچھا: آپ نے مجھے سجدہ کیوں نہیں کیا؟ آپ نے حکمت سے کام لیتے ہوئے فرمایا: مجھے میرے رب نے تعبیر کا علم دیا ہے اس شرط پر کہ میں کسی اور کو سجدہ نہ کروں، مجھے ڈر ہے کہ تجھے سجدہ کرنے کی وجہ سے کہیں وہ مجھ سے یہ علم واپس نہ لے لے پھر میں بے پڑھا ہو جاؤں گا اور تو مجھ سے کوئی فائدہ نہ اُٹھا سکے گا اور مجھے قتل کر دے گا۔ بادشاہ بولا: میرے دل میں آپ سے زیادہ قابلِ ستائش شخص کوئی نہیں کیونکہ آپ نے اپنے رب سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا ہے، میرے نزدیک حیرت انگیز لوگ وہ ہیں جو اپنے رب سے کیا ہوا وعدہ پورا کرتے ہیں، کیا آپ کے پاس میرے دیکھے ہوئے خواب کی تعبیر ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! مجھے وہ خواب بھی معلوم ہے اور اس کی تعبیر بھی پتا ہے۔ آپ نے پہلے بادشاہ کو اس کا خواب سنایا پھر اس کی تعبیر بتائی جسے سُن کر بادشاہ آپ سے بہت زیادہ متأثر ہوا۔[1]

بادشاہ نے 3 تجاویز سامنے رکھیں پھر بادشاہ نے آپ علیہ السَّلام کو تین باتوں میں سے ایک کو قبول کرنے کی پیشکش کی ❶ آپ اپنے شہر واپس چلے جائیں اور میں اس ویران شہر کو دوبارہ تعمیر کردوں گا ❷ امن کا پروانہ لکھ دیتا ہوں تاکہ آپ میرے ملک میں جہاں چاہیں امن سے رہیں ❸ یا پھر میرے ساتھ ساتھ رہیں۔ آپ نے فرمایا: پہلی بات کا جواب یہ ہے کہ اللہ نے میری قوم اور ان کی سر زمین کے لئے تباہی و بربادی لکھ دی ہے جب تک اللہ نہ چاہے تم بھی اس زمین کو آباد نہیں کرسکتے جب اس کا حکم آجائے گا تو یہ آزمائش ختم ہوجائے گی۔ دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ میرے لئے مناسب نہیں ہے کہ میں اللہ پاک کی امان و حفاظت میں رہتے ہوئے کسی اور کی حفاظت میں آؤں، ہاں! تیسری بات فِی الوقت زیادہ آسان ہے جب تک کہ حکمِ الٰہی نہیں آجاتا۔[2]

بادشاہ نے آپ کو اپنا قریبی ساتھی بنالیا پھر بادشاہ نے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کراچی

اپنے بیٹے، اہلِ علم درباریوں اور مشیروں کو بلوایا اور اپنا حکم سنایا: یہ بڑے سمجھدار آدمی ہیں ان کی وجہ سے میری پریشانی دور ہوگئی ان کا احترام کرو ان سے اچھی باتیں سیکھو اور اگر تمہارے پاس ہم دونوں کی طرف سے الگ الگ پیغام آئے تو ان کی ضرورت کو میری ضرورت پر ترجیح دینا۔ اس طرح حضرت دانیال علیہ السّلام کو اُمورِ سلطنت میں بہت اونچا مقام حاصل ہوگیا یہ دیکھ کر بابِل کے معززین آپ سے حَسَد کرنے لگے (اور حیلے بہانے کرکے آپ کے مقام کو بادشاہ کی نگاہ میں کم کرنے لگے)۔[(3)]

آزمائش کا دور جاری رہا بعض روایات کے مطابق ایک مرتبہ اہلِ بابِل کا تہوار آیا تو سب باہر نکلے اور اپنے جھوٹے معبود کو سجدہ کیا اور حضرت دانیال اور ان کے ساتھیوں کو بھی سجدہ کرنے کا کہا لیکن حضرت دانیال اور ان کے ساتھیوں نے انکار کردیا، یہ دیکھ کر قوم نے آگ بھڑکائی اور اس میں آپ اور آپ کے ساتھیوں کو ڈال دیا، ان ایمان والوں نے رات اسی آگ میں گزاری، صبح بُخْت نَصر نے اپنے محل کے اوپر سے دیکھا کہ آگ میں پانچ لوگ ہیں، پانچویں بارِیش فرد کو دیکھ کر بادشاہ پر ہیبت طاری ہوگئی، اس نے قوم سے پوچھا: آگ میں کتنے افراد داخل کئے تھے، قوم نے کہا: چار! پانچویں کا ہمیں معلوم نہیں، پھر بادشاہ نے حضرت دانیال کو بُلواکر پوچھا: پانچویں کون ہیں؟ آپ نے جواب دیا: انہیں اللہ نے بھیجا ہے تاکہ یہ آگ کو ایسا بَرف کردیں کہ اس برف کی ٹھنڈک نقصان نہ دے۔[(4)]

شیر والے گڑھے میں بعض روایات میں یوں ہے کہ وہاں کے مَجوسی حسد کی آگ میں جلتے بھنتے ہوئے آپ اور آپ کے ساتھیوں کی شکایت لے کر بادشاہ کے پاس پہنچے کہ یہ لوگ نہ تمہارے مَعبود کی عبادت کرتے ہیں نہ تمہارے یہاں کا ذَبیحَہ کھاتے ہیں، بادشاہ نے ایک گڑھا کُھدوا کر اس میں ان 6 مؤمنوں کو ڈال دیا پھر ایک بھوکا شیر بھی اندر ڈال دیا تاکہ شیر ان مؤمنوں کو کھالے، شام کو جب یہ کافر واپس لوٹے تو دیکھا کہ شیر ان مؤمنوں کے آگے کلائیاں بچھائے بیٹھا ہے اور کسی کو کچھ بھی نقصان نہ پہنچایا تھا۔[(5)]

کنویں میں شیر کے ساتھ اس طرح یہ حضرات بادشاہ کی نگاہ میں مزید معزز ہوگئے تھے مَجوسیوں نے بادشاہ کو دوبارہ شکایت کی تو بادشاہ نے ان حضرات کو ایک کنویں میں بھوکے شیر کے سامنے ڈال دیا۔[(6)]

کنویں میں عبادتِ الٰہی ایک روایت میں ہے کہ دو خُونخوار شیروں کو آپ علیہ السّلام کے ساتھ کنویں میں ڈال کر اوپر سے کنواں ڈھک دیا تھا۔ پانچ دن تک آپ علیہ السّلام کو کنویں میں شیروں کے ساتھ قید میں رکھا گیا جب پانچ دن کے بعد کھولا تو دیکھا کہ حضرت سیّدُنا دانیال علیہ السّلام نماز میں مصروف ہیں اور دونوں شیر کنویں کے ایک کونے میں ہیں اور انہوں نے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔[(7)]

کنویں میں عَرض ومَعروض کنویں میں آپ نے بارگاہِ الٰہی میں یہ عرض کی تھی: اے میرے معبود! ہماری قوم کی شرمندگی وعیب والی باتوں کے سبب تونے ہم پر اُس شخص (بُخْت نَصر) کو مُسلط کردیا جو تجھے نہیں جانتا۔[(8)]

وظیفہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضیَ اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس کو کسی دَرندے سے خطرہ ہو تو یہ دُعا پڑھے دَرندہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچائے گا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ دانِيالَ و رَبَّ الجُبِّ وَرَبَّ كُلِّ اَسَدٍ مُسْتَاسِدٍ اِحْفَظْنِي وَاحْفَظْ عَلَيَّ یعنی اے دانیال کے رب! اے کنویں اور شیروں اور درندوں کے رب! میری حفاظت کر اور مجھے محفوظ رکھ۔[(9)]

---

(1) المنتظم فی تاریخ الامم، 1/ 418- دلائل النبوۃ لابی نعیم، ص43 (2) المنتظم فی تاریخ الامم، 1/ 418، 419 (3) المنتظم فی تاریخ الامم، 1/ 420 (4) تاریخ ابن عساکر، 71/ 354 (5) تفسیر طبری، پ15، بنی اسرآءیل: 7، 8/ 31 (6) تفسیر طبری، پ15، بنی اسرآءیل: 7، 8/ 31 (7) موسوعہ ابن ابی دنیا، 1/ 523 (8) حلیۃ الاولیاء، 7/ 84، رقم: 9739 (9) تاریخ ابن عساکر، 71/ 348۔

روشن ستارے

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطاری مَدَنی*

سن 2 ہجری میں حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ سے ہوا تو رہائش کا انتظام کاشانۂ اقدس سے کچھ فاصلے پر تھا، رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے حضرت بی بی فاطمہ سے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اپنے (گھر کے) قریب بسالوں، بی بی فاطمہ نے عرض کی: آپ حضرت حارثہ سے گھر خالی کرنے کی بات کیجئے آپ چاہیں گے تو وہ میرے لئے اپنا گھر خالی کر دیں گے، ارشاد فرمایا: حارِثہ نے ہمارے لئے (اتنی بار) اپنا گھر خالی کر دیا ہے کہ اب مجھے (اس بارے میں بات کرتے ہوئے) حیا آتی ہے۔ یہ بات حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے حضرت بی بی فاطمہ کے لئے اپنا گھر خالی کر دیا اور بار گاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یارسولَ اللہ! آپ بی بی فاطمہ کو اپنے گھر کے قریب بلالیجئے، میرے گھر آپ کے لئے بنو نَجّار کے گھروں سے زیادہ قریب ہیں، میں اور میرا مال اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے، اللہ کی قسم! آپ میری جو چیز قبول کر لیتے ہیں وہ مجھے اس چیز سے زیادہ محبوب ہو جاتی ہے جس کو آپ نے قبول نہ کیا ہو، یہ بات سُن کر زبان رسالت پر یہ دعائیہ کلمات جاری ہو گئے: تم نے سچ کہا اللہ تمہیں برکت دے، پھر حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت حارِثہ کے گھر میں منتقل ہو گئیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! صحابیِ رسول حضرت سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ کا پورا نام ابو عبد اللہ حارثہ بن نعمان ہے۔[2]

فضائل آپ بڑے جلیل القدر صحابی ہیں، آپ کا شمار عالم فاضل صحابہ میں ہوتا ہے۔[3] بعض عُلَمانے آپ کو اہلِ صُفّہ میں بھی شمار کیا ہے۔[4]

اپنے گھر تحفے میں پیش کرتے رہے آپ رضی اللہ عنہ سب سے پہلے خوش نصیب ہیں جنہوں نے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کی رہائش کے لئے اپنی زمین اور گھر تحفہ میں پیش کیا۔[5] مکۂ مکرمہ سے ہجرت کرکے آنے والی معزّز خواتین کے قیام کا بندوبست آقا کریم نے آپ کے گھر میں کیا، ان معزز خواتین میں شہزادیِ رسول حضرت بی بی فاطمہ، حضرت اُمِّ کُلثوم، آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی رضاعی والدہ حضرت اُمِّ ایمن، حضرت اسماء بنت ابو بکر، اُمّ المؤمنین حضرت سَوْدَہ بنتِ زَمْعَہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہن بھی شامل تھیں۔[6] سن 7 ہجری جنگِ خیبر کے بعد حضرت صَفِیَّہ رضی اللہ عنہا نبیِّ کریم کے نکاح میں آئی تھیں، جب مدینے پہنچیں تو حضرت حارثہ بن نعمان کے گھر میں ہی قیام پذیر ہوئیں۔[7] نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم جب نیا نکاح فرماتے تو آپ رضی اللہ عنہ پیارے آقا کے لئے اپنا قریبی گھر چھوڑ کر دوسرے گھر میں

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

منتقل ہو جاتے یہاں تک کہ آپ کے (قریب کے) سارے گھر پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور ازواجِ مطہّرات کے ہو گئے۔[8]

ایک تندور سے روٹی بنتی رہی ایک مہینے تک یا سال بھر سے زیادہ عرصے تک آپ کے گھرانے اور پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کاشانۂ اقدس کے لئے روٹی ایک ہی تندور سے تیار ہوتی رہی، ایک روایت میں دو سال کا ذکر بھی ملتا ہے۔[9]

غزوات آپ رضی اللہ عنہ نے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہمراہی میں میدانِ بدر، غزوۂ اُحُد، معرکۂ خندق بلکہ تمام ہی غزوات میں شرکت کی ہے۔[10]

ابو جہل کو منہ توڑ جواب بیعتِ عقبہ میں جب انصار کے کچھ افراد نے اسلام قبول کیا اور یہ خبر مکے میں پھیل گئی تو قریش کے بڑے بڑے سردار انصار صحابہ کے پاس آگئے، ابو جہل بولا: اے اَوْس اور خَزْرَج قبیلے والو! تم ہمارے بھائی ہو لیکن تم نے بہت بُری حرکت کی ہے، تم چاہتے ہو کہ ہماری قوم کے ایک بندے (محمد عربی) کو ساتھ ملا کر ہم پر فتح یاب ہو جاؤ گے، اس پر حضرت حارثہ بن نعمان نے فرمایا: تیری ناک خاک آلود ہو اگر ہمیں یہ معلوم ہو جاتا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حکم ہے کہ ہم تجھے یہاں سے نکال دیں تو ہم تجھے یہاں سے ضرور نکال دیتے۔[11]

حیا نے سنوار دیا آپ کی عادت تھی کہ دنیاوی کاموں میں جلد بازی سے کام نہیں لیتے تھے، غزوۂ حُنین کے موقع پر پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو رات کے وقت نگہبانی کرے گا؟ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ یہ سن کر بہت آہستہ آہستہ کھڑے ہوئے یہ دیکھ کر کسی نے عرض کی: یارسولَ اللہ! حیا نے حضرت حارثہ بن نعمان کو بگاڑ (یعنی سست کر) دیا ہے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: حیا کسی کو بھی نہیں بگاڑتی، اگر تم لوگ یہ کہتے کہ "حیا نے انہیں سنوار دیا ہے" تو ضرور تم لوگ سچ بات کہتے۔[12]

ماں کی خدمت ایک روایت کے مطابق حضرت حارثہ لوگوں میں اپنی ماں سے سب سے زیادہ بھلائی کرنے والے تھے۔[13] آپ رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے انہیں کھانا کھلاتے تھے، ان کی ماں (بہت بوڑھی تھیں لہٰذا) جس بات کا حکم دیتی تھیں اگر اسے کبھی نہ سمجھ پاتے تھے تو پھر جو شخص وہاں موجود ہوتا باہر آکر اس سے پوچھتے کہ میری ماں نے کیا بات کہی تھی؟[14] پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: میں سویا تو اپنے آپ کو جنت میں پایا وہاں تلاوتِ قراٰن کی آواز آرہی تھی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ عرض کی گئی: یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔ پھر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: نیکی ایسی ہی ہوتی ہے۔[15]

صدقہ اپنے ہاتھ سے دیتے جب آخری عمر میں آپ رضی اللہ عنہ کی بصارت چلی گئی تو آپ نے گھر میں اپنی نماز کی جگہ سے لے کر حجرے کے دروازے تک ایک ڈوری باندھی، پھر اپنے پاس کھجور کے پتوں سے بنی ایک ٹوکری رکھ لی، جب کوئی مسکین آتا اور کچھ مانگتا تو آپ اس ٹوکری سے کھجور نکالتے پھر ڈوری کے کنارے کو پکڑتے ہوئے آتے اور مسکین کو کھجور دے دیتے، حالانکہ گھر والے یہ کہا کرتے تھے: ہم یہ کام خود کرلیں گے آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں، لیکن آپ فرمایا کرتے: میرے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مسکین کو (صدقہ) دینا بُری موت سے بچاتا ہے۔[16]

حضرت جبرائیل کو دیکھا آپ نے حضرت جبرائیل علیہ السّلام کو دو مرتبہ دیکھا[17] ایک روایت کے مطابق آپ نے حضرت جبرائیل کو سلام نہیں کیا تھا جبکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے سلام کیا تھا اور حضرت جبرائیل علیہ السّلام نے سلام کا جواب بھی عطا فرمایا تھا۔[18]

وصال مبارک حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا وصال سن 51ھ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں ہوا۔[19]

---

(1) طبقات ابن سعد، 8/132 (2) الوافی بالوفیات، 11/204 (3) الوافی بالوفیات، 11/204 (4) حلیۃ الاولیاء، 1/436 (5) وفاء الوفا للسمہودی، جز2، ص718 (6) طبقات ابن سعد، 8/132 ملخصاً (7) طبقات ابن سعد، 8/100 (8) الوفاء لابن الجوزی، 1/202 (9) معجم کبیر، 25/142 (10) الوافی بالوفیات، 11/204 (11) سبل الہدیٰ والرشاد، 3/206 (12) مکارم الاخلاق للخرائطی، ص68، حدیث: 127 (13) مستدرک، 5/209، حدیث: 7329 (14) موسوعہ لابن ابی الدنیا، رسالہ: مکارم الاخلاق، 3/470، رقم: 224 (15) حلیۃ الاولیاء، 1/436 (16) الوافی بالوفیات، 11/205 (17) مغازی للواقدی، ص499 (18) معجم کبیر، 3/227- الوافی بالوفیات، 11/204 (19) الوافی بالوفیات، 11/205- البدایۃ والنہایۃ، 5/547۔

مزار خواجہ عزیزان علی رامیتنی

مزار سید ابو صالح موسیٰ ثالث جنگی دوست

مزار باباجی انکی مولانا شیخ محمد یحییٰ مجددی

مزار علامہ حافظ شیخ محمد عبد اللہ سیالوی

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

ذُوالقعدۃِ الحرام اسلامی سال کا گیارھواں (11) مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 95 کا مختصر ذکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدۃِ الحرام 1438ھ تا 1443ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

جلیلُ القدر صحابی رضی اللہ عنہ

1 جلیلُ القدر بدری صحابی حضرت عبد اللہ بن سَہل بن زید انصاری رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے، غزوۂ اُحد اور خندق میں ان کے بھائی حضرت رافع بن سہل بھی ان کے ساتھ شامل تھے، حضرت عبد اللہ بن سہل غزوۂ خَندق (ذوالقعدہ 5ھ) میں کفار کے قبیلے بنی عُوَیف کے تیر سے شہید ہوئے۔[(1)]

اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام

2 غوثِ اعظم شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت سیّد ابو صالح موسیٰ ثالث جنگی دوست جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 27 رجب 400ھ کو جیلان میں ہوئی اور یہیں 11 ذوالقعدہ 489ھ میں وصال فرمایا، 460ھ میں والد صاحب سے بیعت کرکے خلافت حاصل کی، جہاد فِی سبیلِ اللہ کو دوست و محبوب رکھنے کی وجہ سے جنگی دوست کہلائے، آپ ولیِ کامل، ذِکر و اَذکار، وَعظ و نصیحت، مجاہدۂ نفس اور دینِ متین کی نشرواشاعت میں مصروف رہنے والے تھے۔[(2)]

3 فخرُ الملت حضرت شیخ فخر الدین ابراہیم عراقی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش تقریباً 610ھ کمجان نزد ہمدان ایران میں ہوئی اور آپ نے 8 ذوالقعدہ 686ھ کو وصال فرمایا، آپ کی تدفین صالحیہ قبرستان دمشق میں ہوئی۔ آپ حافظِ قراٰن، جید عالمِ دین، صوفی شاعر، جلیلُ القدر سہروردی بزرگ اور کئی کُتب کے مصنف ہیں، آپ شیخ بہاؤ الدین سہروردی ملتانی کے مرید، خلیفہ اور داماد تھے۔[(3)]

4 حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت رامیتن نزد بخارا (ازبکستان) میں 591ھ میں ہوئی اور 28 ذوالقعدہ

* رکنِ مرکزی مجلس شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

721ھ کو وصال فرمایا، مزار خوارزم میں ہے۔ آپ صاحبِ عرفان و کرامات تھے، آپ کے ملفوظات راہِ تصوف کے مسافروں کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ (4)

5 عارف باللہ حضرت سیّد فضل دین شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش خاندانِ سادات میں ہوئی، آپ مادرزاد ولی، مستجابُ الدعوات، مرجعِ عوام اور تاجدارِ گولڑہ پیر مہر علی شاہ کے والد صاحب کے ماموں تھے، وصال 12 ذوالقعدہ 1311ھ کو فرمایا، مزار آستانہ عالیہ گولڑہ شریف اسلام آباد میں ہے۔ (5)

6 ولیِ کامل حضرت شیخ سیّد جعفر سقاف رحمۃ اللہ علیہ تریم یمن کے مشہور سادات خاندان آلِ سقاف کے چشم و چراغ تھے، سلطان عادل شاہ کے دورِ حکومت (1036 تا1066ھ) میں یمن سے بیجاپور (کرناٹک) ہند آئے اور یہیں 20 ذوالقعدہ 1086ھ کو وصال فرمایا۔ آپ علم و عمل کے پیکر، صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ اور مرجعِ عام و خاص تھے۔ (6)

7 حضرت باباجی اٹکی مولانا شیخ محمد یحییٰ مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1032ھ کو سروالہ (اٹک) میں ہوئی اور 8 ذوالقعدہ 1132ھ کو وصال فرمایا، مزار اٹک، خورد برلب دریائے سندھ ہے۔ آپ عالمِ دین، ولیِ کامل، صاحبِ تصنیف اور قطبِ وقت تھے۔ (7)

8 سیّد السادات حضرت مولانا خواجہ سیّد نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ عالمِ دین، شیخ طریقت، مشتبہات سے بچنے والے، کثیرُ المجاہدات اور صاحبِ کرامت تھے، آپ خواجہ سیف الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے، آپ کا وصال 11 ذوالقعدہ 1135ھ کو ہوا، تدفین مزارِ خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کے قریب نواب مکرم خان کے باغ میں ہوئی۔ (8)

9 قُطبِ زماں حضرت خواجہ محمد زبیر سرہندی رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ مجددیہ کے چشم و چراغ، مادرزاد ولی، عالمِ باعمل، صاحبِ ثروت و سخاوت، مرجعِ عوام اور صاحبِ کرامت تھے، آپ کی ولادت 5 ذوالقعدہ 1093ھ اور وفات 4 ذوالقعدہ 1152ھ کو سرہند میں ہوئی۔ آپ 38 سال آستانہ عالیہ مجددیت کے سجادہ نشین رہے۔ (9)

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

10 استاذُ العلماء حضرت علّامہ شیخ عبد اللہ گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش موضع بینہ، ضلع جہلم کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور 3 ذوالقعدہ 1339ھ کو وصال فرمایا، مزار عمر چک ضلع گجرات میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین، درسِ نظامی کے بہترین مدرس، چار زبانوں (عربی، فارسی، اُردو اور پنجابی) کے شاعر، مرید و خلیفہ خواجہ شمسُ العارفین، مصنفِ کُتب اور بہترین تاریخ گو تھے۔ کُتب: "نشانِ شیخ" اور "تاریخ الدیوان" یادگار ہیں۔ (10)

11 حضرت شیخ سیّد محمد قاسم خیرُ الدین قاسمی گیلانی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1299ھ میں ہوئی اور 26 ذوالقعدہ 1357ھ میں وصال فرمایا۔ آپ عالمِ دین، شیخِ طریقت اور مدرس تھے، بَعْلَبَکّ میں طویل عرصہ اور دمشق میں کچھ وقت تدریس فرمائی۔ (11)

12 صوفیِ باصفا حضرت مولانا قاضی حفیظ الدین رہتکی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1287ھ میں محلہ خطیباں رہتک، مشرقی پنجاب، ہند میں ہوئی اور 12 ذوالقعدہ 1363ھ کو وصال فرمایا، آپ خطیب و قاضی خاندان کے اہم فرد، مرید و خلیفہ امیرِ ملت، مرکزِ انسدادِ فتنۂ ارتداد کے نائب ناظم، رقت اور سوز و گداز سے مالامال اور بہترین خطیب تھے۔ (12)

(1) طبقات ابن سعد، 3 / 340 (2) اتحاف الاکابر، ص 161 - تذکرہ مشائخ قادریہ، ص 55 (3) احوال و آثار مع رسائل و مکاتب شیخ فخر الدین عراقی سہروردی، ص 11 تا 16 (4) حضرات القدس، 1 / 142 تا 160 - تاریخ مشائخ نقشبند، ص 136، 139 (5) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1 / 437 (6) تذکرۃ الانساب، ص 193 (7) تذکرہ علماء اہل سنت ضلع اٹک، ص 564 (8) فیوضات حسنیہ، ص 387 (9) تاریخ مشائخ نقشبند، ص 435 تا 438 (10) فوز المقال فی خلفائے پیر سیال، 1 / 555-7 / 583 (11) اتحاف الاکابر، ص 428 (12) تذکرہ خلفائے امیر ملت، ص 130۔

مزار عبد اللہ شاہ اَصحابی رحمۃ اللہ علیہ

مزار شاہ یقیق بابا رحمۃ اللہ علیہ

سفرنامہ

ذہنی آزمائش سیزن 14 (قسط:01)

مولانا عبد الحبیب عطاری*

اَلحمدُ لِلّٰہ ذہنی آزمائش مدنی چینل کا مقبولِ عام اور علمی سلسلہ ہے جس کے ذریعے ناظرین کو سینکڑوں طرح کی دینی معلومات سوال جواب کی صورت میں ملتی ہیں۔ سال 2023ء میں اس کا 14واں سلسلہ ہوا۔ ذہنی آزمائش سیزن 14 کے لئے مختلف مقامات کا سفر رہا جس کا آغاز 12 فروری سے ہوا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ہمارا مدنی قافلہ کراچی سے جوہر جمالی، شاہ یقیق بابا رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ ہمارا سفر عموماً کاروں میں ہوتا ہے لیکن کراچی سے کچھ اسلامی بھائی مدنی چینل اور ذہنی آزمائش پروگرام کی محبت میں ہمارے پیچھے موٹر سائیکلوں پر بھی چلے آئے تھے، ہمیں اپنے ساتھ سفر میں ان اسلامی بھائیوں کے شریک ہونے کا اس وقت پتا چلا جب جوہر جمالی میں ان اسلامی بھائیوں سے ملاقات ہوئی۔ البتہ جوہر جمالی جاتے ہوئے جب ٹھٹھہ شریف پہنچے تو کچھ اسلامی بھائی وہاں کے اور کچھ نوریہ باد کے بھی ہمارے قافلے میں شریک ہوگئے تھے، یہی وجہ تھی کہ جب ہم ٹھٹھہ کے ایک عظیم بزرگ عبد اللہ شاہ اَصحابی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضر ہوئے جن کا سلسلۂ نسب حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے تو اس وقت ہمارا مدنی قافلہ ایک ہجوم کی صورت اختیار کر چکا تھا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! مزار شریف پر صلوٰۃ و سلام اور ایصالِ ثواب کے لئے دعا کا اہتمام کیا۔ اس کے بعد ایک اسلامی بھائی کے گھر مختصر وقت کے لئے قیام کیا جہاں ٹیموں کے درمیان ذہنی آزمائش پروگرام کی تیاری کی اور اس کے بعد شخصیات کے درمیان مدنی حلقہ ہوا جہاں اَلحمدُ لِلّٰہ! ان کی دینی تربیت کی گئی۔ یوں یہ سارا دن دینی سرگرمیوں میں گزرا اور پھر وہ وقت بھی آیا جب پاکستان کے مشہور و معروف دو شہر حیدر آباد اور سرگودھا کے درمیان ذہنی آزمائش کا مقابلہ ہونا تھا۔ پروگرام شروع ہوا اور دونوں ٹیمیں اپنی اپنی محنت کے نتیجے میں آخر تک ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چلتی رہیں۔ بالآخر فیصلہ کن گھڑی آگئی، آخری سوال کا جواب دونوں ٹیموں نے دے دیا تھا اور اب جواب کی درستگی ہی انہیں فتح دلا سکتی تھی۔ فیصلہ سنانے کے لئے دونوں ٹیموں کو منچ پر قریب قریب بلایا گیا تو ناظرین کی تجسس بھری نگاہیں ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہی تھیں۔ فیصلہ سنادیا گیا اور بازی صرف ایک نمبر سے سرگودھا ٹیم کے حق میں رہی اور منچ پر ذکرُ اللہ کی صدائیں بلند ہوگئیں۔ اس موقع پر حیدر آباد والے مدینے کی جدائی میں اشک باری کرنے لگے۔ بہر حال یہ ایک مقابلہ تھا جس میں ایک ٹیم پیچھے رہ جاتی ہے اور ایک ٹیم آگے نکل جاتی ہے۔ پروگرام کے اختتام پر ہم بابا شاہ یقیق رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے جن کا نام سیّد اصغر علی شاہ بخاری ہے، آپ روحانی سرجن کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں کیونکہ مشہور ہے کہ جو بھی مریض بابا شاہ یقیق

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطاری کے وڈیو پروگرام وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس مدنی چینل

رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر آکر دعا کرتا ہے تو اللہ پاک اپنے اس مقرب بندے کے وسیلے سے مریض کو شفا عطا فرما دیتا ہے۔ مزار شریف پر صلوٰۃ و سلام ہوا اور پھر شاہ یقیق رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلے سے اپنے بیماروں کے لئے دعائے خیر و عافیت بھی مانگی گئی، یوں ہمارے ذہنی آزمائش پروگرام کے اس سفر کا پہلا اسٹیپ مکمل ہوا۔

15 فروری

12 فروری کے بعد مختلف دینی مصروفیات رہیں اور پھر 15 فروری 2023ء سے ذہنی آزمائش پروگرام کے سفر کے دوسرے مرحلے کے طور پر ایک طویل سفر کا باقاعدہ آغاز ہوا، دس دن کے ٹائم رینج پر یہ سفر سندھ اور پنجاب کے مختلف شہروں کے لئے تھا جن میں ہم نے ذہنی آزمائش پروگرام کرنا تھا اور ساتھ ہی ساتھ دعوتِ اسلامی کی ترویج و اشاعت کی خاطر دیگر بہت سی دینی سرگرمیاں بھی جاری رکھنی تھیں تاکہ کم وقت میں دین کا زیادہ سے زیادہ کام ہو سکے۔ صبح کے وقت ہم کراچی سے نواب شاہ کے لئے روانہ ہوئے تو ذہنی آزمائش پروگرام کے لئے کوئز تیار کرنے والے ہمارے ایک اسلامی بھائی نے اصرار کیا کہ آپ تو اپنے جدول پر ہیں اور ٹنڈو آدم رستے میں پڑتا ہے تو لگے ہاتھوں آپ میرا نکاح بھی پڑھا دیں لہٰذا ہم نے ٹنڈو آدم میں قیام کیا اور وہاں تین اسلامی بھائیوں کا نکاح پڑھایا، پھر منزل کی جانب روانہ ہوئے اور جب رات کو نواب شاہ میں اپنے مقام پر پہنچے تو اتفاقاً وہاں دو جنازے بھی تیار تھے، ثواب کی نیت سے ان جنازوں میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ذہنی آزمائش پروگرام کا آغاز کیا جو ملتان اور فیصل آباد کی ٹیموں کے درمیان مقابلے پر مشتمل تھا۔ پاکستان کے ان دونوں بڑے شہروں کی ٹیمیں زبردست تیاری کے ساتھ جوش و خروش میں تھیں، مگر ہر بار کی طرح دونوں میں سے کسی ایک ٹیم کو جدا تو ہونا تھا لہٰذا ملتان والے بازی لے گئے اور یوں یہ سلسلہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ذہنی آزمائش ایک ایسا منفرد پروگرام ہے جس میں علم کی شمعیں بھی روشن ہوتی ہیں اور عشقِ رسول کے پھول بھی مہکتے ہیں۔ یہ پروگرام ناظرین کو ذہنی طور پر متجسس رکھتا ہے کہ آیا اس سوال کا جواب کیا ہوگا؟ اور کونسی ٹیم اس علمی مقابلے میں فتح یاب ہوگی۔ بہرحال پروگرام کے بعد نواب شاہ میں ایک اور نکاح پڑھایا اور اس کے بعد ایک اسلامی بھائی کے اصرار پر ان کے گھر جاکر خیر و برکت کی دعا بھی کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہ لوگوں کی ہم سے حسنِ عقیدت ہے اور اللہ پاک کی ہم پر عطا بھی کہ لوگ اتنی عزت کرتے ہیں کیونکہ جو اللہ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ اس کی عزت و توقیر بڑھا دیتا ہے۔

16 فروری

16 فروری کو دن میں ڈاکٹر حضرات کے درمیان مدنی حلقہ ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس میں بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، بیان میں ترکی اور شام کے دلسوز حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے انہیں آخرت کی تیاری کا ذہن دیا اور آخر میں خیر و عافیت کی دعا کی اور سیلاب زدگان کے لئے بھی خصوصی دعا کی، پھر نواب شاہ سے تقریباً 18 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع شہر سکرنڈ میں حاضر ہوئے جو ضلع نواب شاہ کی تحصیل ہے اور کاروباری و زرعی حوالے سے متحرک ہے۔ سکرنڈ میں شخصیات کے درمیان مدنی مشورہ ہوا اور انہیں مدنی ذہن دیا۔ جدول کچھ اس طرح سے ترتیب دیا گیا تھا کہ ہمیں دوبارہ نواب شاہ آنا پڑا کیونکہ وہاں اسلامی بھائیوں نے مہران یونیورسٹی کالونی میں شخصیات کے اجتماع کا اہتمام کیا تھا، خیر وہاں سنّتوں بھرا بیان کیا، فکرِ آخرت کی طرف توجہ دلائی اور انہیں دعوتِ اسلامی کے ماحول سے قریب کیا۔ چونکہ 16 فروری جمعرات کا دن تھا تو مغرب کے بعد دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع بھی تھا جس کا اہتمام فیضانِ مدینہ مورو کے نزدیک ایریگیشن گراؤنڈ میں کیا گیا تھا لہٰذا ہم اپنی مصروفیات سے فارغ ہو کر نواب شاہ سے مورو پہنچے، اجتماع میں شرکت کے لئے کافی تعداد میں لوگ آئے ہوئے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! وہاں سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور آخر میں رقّت انگیز دعا بھی ہوئی۔ اجتماع سے فارغ ہوئے تو مورو نیشنل ہائی وے روڈ پر الامین ریسٹورنٹ گئے جہاں دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ برائے شخصیات کے تحت شخصیات کا مختصر سا مدنی حلقہ تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس مدنی حلقے میں سنّتوں بھرا بیان کیا اور وہیں کی ایک مسجد میں نمازِ عشا باجماعت ادا کرنے کے بعد دن بھر کی شدید تھکاوٹ کے باوجود رات ہی کو اپنی اگلی منزل کی طرف روانہ ہوگئے۔

تعزیت و عیادت

زادِ سفر ضروری ہے: حضرت سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃُ اللہِ علیہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہر سفر کے لئے زادِ راہ ضروری ہے لہٰذا دنیا سے آخرت کی طرف سفر کے لئے تقویٰ کو زادِ راہ (یعنی اپنا سامانِ سفر) بناؤ اور اس شخص کی طرح ہو جاؤ جو اللہ پاک کے تیار کئے ہوئے ثواب و عذاب کو دیکھ چکا ہے کہ ثواب میں رغبت رکھو اور عذاب سے ڈرو، ہرگز لمبی امیدیں نہ باندھو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم شیطان کے فرماں بردار بن جاؤ گے۔

(حلیۃ الاولیاء، 5/325)

عنقریب بھلائی ملے گی: مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”حضرت سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات“، صفحہ 350 پر ہے: امام اوزاعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کو جب کوئی ناپسندیدہ معاملہ پیش آتا تو آپ صبر کرتے اور ارشاد فرماتے: یہ مقدر میں تھا اور عنقریب ہمیں بھلائی بھی ملے گی۔

پیغاماتِ عطّار شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دُکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے مارچ 2023ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّار“ کے ذریعے تقریباً 3118 پیغامات جاری فرمائے جن میں 464 تعزیت کے، 2491 عیادت کے جبکہ 163 دیگر پیغامات تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے مرحومین کے سوگواروں سے تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی جبکہ بیماروں کے لئے دعائے صحت و عافیت فرمائی۔

جن مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کی اُن میں سے 10 کے نام یہ ہیں:

(1) حضرت الحاج پیر محب الرحمٰن ہزاروی المعروف قبلہ چَن پیر قادری صاحب (تاریخ وفات: 15 شعبان شریف 1444ھ مطابق 8 مارچ 2023ء) (2) مفسرِ قراٰن، فضیلۃُ الشیخ، سیّد احمد فتح اللہ جامی شاہ صاحب (تاریخ وفات: 21 شعبان شریف 1444ھ مطابق 13 مارچ 2023ء، ترکیہ) (3) حضرت مولانا حاجی احمد بخش صاحب (تاریخ وفات: 23 شعبان 1444ھ مطابق 16 مارچ 2023ء، سرگودھا) (4) حضرت مولانا پیر زادہ سیّد صفی اللہ شاہ صاحب کی اہلیہ محترمہ (تاریخ وفات: 14 شعبان شریف 1444ھ مطابق 7 مارچ 2023ء، احمد آباد، ہند) (5) امام جامع مسجد نورِ مصطفےٰ سِلانوالی، استاد حاجی احمد بخش صاحب (تاریخ وفات: 24 شعبان شریف 1444ھ مطابق 17 مارچ 2023ء، سلانوالی، سرگودھا) (6) حضرت مولانا شہباز قادری صاحب (تاریخ وفات: پہلی رمضان شریف 1444ھ مطابق 23 مارچ 2023ء، گوجرانوالہ) (7) حضرت مولانا شہادت علی چشتی صاحب (تاریخ وفات: 2 رمضان شریف 1444ھ مطابق 24 مارچ 2023ء، حجرہ شاہ مقیم، پنجاب) (8) حضرت مولانا عبد الغفور سعیدی رضوی صاحب (تاریخ وفات: 5 رمضان شریف 1444ھ مطابق 27 مارچ 2023ء، میلسی، پنجاب) (9) حضرت مولانا مفتی عبد الوارث قادری صاحب (تاریخ وفات: 5 رمضان شریف 1444ھ مطابق 27 مارچ 2023ء، کراچی) (10) حضرت مولانا ضیاء المصطفٰی صاحب کی امّی جان (تاریخ وفات: 5 رمضان شریف 1444ھ مطابق 27 مارچ 2023ء، بورے والا، پنجاب)

جن کی عیادت کی اُن میں سے 8 کے نام یہ ہیں:

(1) مولانا سیّد حماد رضا شاہ صاحب (عارف والا) (2) مفتی منیر عباس چشتی (اسلام آباد) (3) پیر سیّد شوکت حسین شاہ قادری قلندری (لاہور) (4) مولانا ادریس عطّاری مدنی (راولپنڈی) (5) مولانا قاری غلام دستگیر صاحب (خیر پور ٹامیوالی، ضلع بہاولپور) (6) مولانا حکیم محمد اجمل نقشبندی صاحب (لاہور) (7) مولانا محمد اعظم صاحب (چونیاں، ضلع قصور) (8) عارف لاکھانی (کراچی)۔

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غذائیں

کدّو شریف

مولانا حامد سراج عطّاری مَدَنی*

اللہ کے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پسندیدہ غذاؤں میں سے ایک ”کدو شریف“ بھی ہے۔ عربی میں اسے ”دُبّاء“ یا ”قَرْع“ ہندی میں اسے ”کاسی پھل“ جبکہ اردو میں اسے کدّو اور لَوکی کے نام سے پکارتے ہیں۔ اس میں باہمی تقسیم یوں ہے کہ گول اور میٹھے کدو کو کاسی پھل کہا جاتا ہے، جبکہ اس کی لمبی والی قسم کو لوکی اور کدو کہا جاتا ہے۔(1) کدو کا قراٰنِ کریم میں بھی ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت یونس علیہ السّلام جس جگہ مچھلی کے پیٹ سے باہر تشریف لائے وہاں کوئی سایہ نہیں تھا، پھر مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے آپ ایسے کمزور، دبلے پتلے اور نازک ہوگئے تھے جیسے بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے۔(2) اللہ پاک نے ان پر سایہ کرنے اور انہیں مکھیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے کدو کا پیڑ پیدا فرمایا۔ ویسے تو کدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر یہ حضرت یونس علیہ السّلام کا معجزہ تھا کہ وہاں یہی کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور اس کے بڑے بڑے پتّوں کے سایہ میں آپ آرام کرتے تھے۔(3) اسی واقعے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قراٰنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍۚ(۱۴۶)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور ہم نے اس پر کدو کا پیڑ اگایا۔ یَقْطِیْن ایسی بوٹی ہے جس کا تنا نہیں ہوتا، زمین پر پھیلتی اور کھلتی ہے۔ جمہور مفسرین کے نزدیک یہ کدو کا پودا تھا، اس کا فائدہ یہ ہے کہ اس کے پاس مکھیاں جمع نہیں ہوتیں اور یہ تمام پودوں سے جلدی اُگتا ہے اور بہت جلدی پودا بن کر پھیل جاتا ہے۔(4)

کدو سے متعلق احادیثِ کریمہ

کئی احادیثِ طیبہ میں کدو کا تذکرہ ملتا ہے۔ چند احادیث ملاحظہ فرمائیں!

1 حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کھانے پر بلایا۔ میں بھی حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ گیا، جو کی روٹی اور شوربا حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے لایا گیا جس میں کدو اور خشک کیا ہوا نمکین گوشت تھا، کھانے کے دوران میں نے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا کہ پیالے کے کناروں سے کدو کی قاشیں تلاش

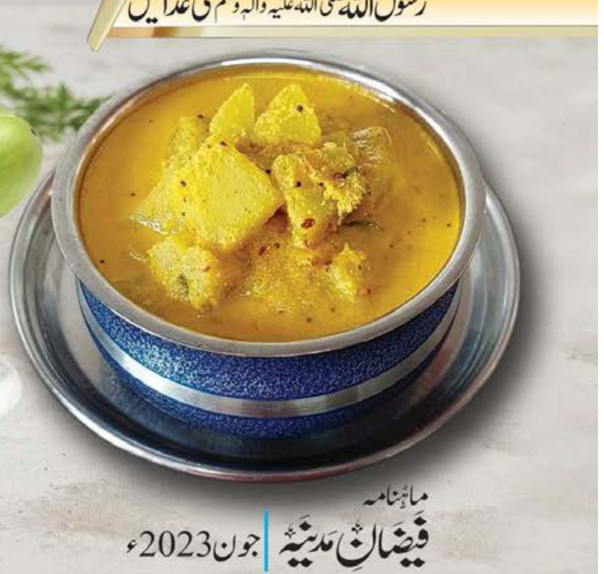

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ شعبہ سیرتِ مصطفےٰ المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

کر رہے ہیں، اسی لئے میں اس دن سے کدو پسند کرنے لگا۔ (5)

2 حکیم بن جابر اپنے والد گرامی جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے پاس کدو رکھا ہوا تھا، میں نے عرض کی: یہ کیا چیز ہے؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ یہ کدو ہے ہم اسے بہت کھاتے ہیں۔ (6)

3 ایک مرتبہ کسی نے عرض کی: یارسول اللہ! صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ کدو شریف بہت پسند فرماتے ہیں، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں، یہ میرے بھائی حضرت یونس علیہ السّلام کا درخت ہے۔ (7)

واقعات و اقوالِ صحابہ و بزرگانِ دین

1 حضرت ثابت رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہُ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر کدّو شریف دست یاب ہو جاتا تو میرے کھانے میں وہ ضرور شامل ہوتا۔ (8)

2 حضرت ابو طالوت رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت انس رضی اللہُ عنہ کے پاس حاضر ہوا، وہ کدو کھا رہے تھے اور فرما رہے تھے: تیری کیا شان ہے! تو مجھے کس قدر محبوب ہے اور یہ محبت صرف اس لئے ہے کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تجھے محبوب رکھا کرتے تھے۔ (9)

3 حضرت فقیہ ابو لیث سمر قندی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کدو شریف کھانے سے حافظہ قوی ہوتا ہے۔ (10)

یہ جَلد ہضم ہونے والی غذاؤں میں سے ہے ساتھ ہی دوسری غذاؤں کو جَلد ہضم کرنے میں مددگار بھی۔ اس کو کئی طریقوں سے پکایا اور استعمال کیا جاتا ہے، اس کی ترکاری، رائتہ، حلوہ اور مُربّہ بہت مقبول اور مرغوب ہیں۔ یہ توانائی بخشنے والی ایک بہترین سبزی بھی ہے۔

کدو کے طِبّی فوائد

قدرت نے تقریباً تمام سبزیوں اور پھلوں میں انسانی جسم کی ضروریات اور علاج کے انمول خزانے چھپا رکھے ہیں۔ کدو بھی ان ہی سبزیوں میں سے ہے جو صحت بخش اجزا سے مالا مال ہیں۔ طبی ماہرین نے اس کے کثیر فوائد بیان کئے ہیں، چند فوائد ملاحظہ فرمائیں: ❁ کدو میں موجود قدرتی وٹامن سی، سوڈیم، پوٹاشیم اور فولاد نہ صرف طاقت بخش ثابت ہوتے ہیں، بلکہ اس کا روزانہ استعمال پیٹ کے مختلف اَمراض کے خلاف مُؤثّر حفاظت بھی فراہم کرتا ہے ❁ کدو میں پائے جانے والے اَجزا کی تاثیر قدرتی طور پر ٹھنڈی ہوتی ہے جو گرمی کا اثر کم کرنے کے ساتھ ساتھ تھکن کا احساس بھی گھٹا دیتی ہے ❁ لوکی کھانے سے خوب بھوک لگتی ہے اور کمزوری دور ہوتی ہے ❁ قبض کے مریضوں کے لئے لوکی بہت فائدہ مند ہے ❁ کدو جگر کے درد کو دور کرنے میں مفید ہے ❁ پیشاب کے امراض، معدے کے امراض اور یرقان کے مرض میں بہت فائدہ دیتا ہے ❁ اس کے بیجوں کا تیل دردِ سر اور سر کے بالوں کے لئے بہت مفید ہے اور نیند لاتا ہے۔ (11) ❁ ہلکی آنچ پر پکائے ہوئے کدّو کے سالن میں فولاد، کیلشیم، پوٹاشیم، وٹامن اے، وٹامن بی اور معدنی و روغنی نمکیات وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں ❁ کدّو معدے کی تیزابیت اور جلن میں بہت مفید ہے ❁ گرم طبیعت اور محنت و مشقت کرنے والے افراد کے لئے کدّو اور چنے کی دال کا پکوان قُوّت بخش غذا ہے ❁ کدّو ہر قسم کے دِماغی ورم (سوجن) کو دُور کرتا ہے ❁ کدّو کا گُودا بچھو کے ڈنگ پر لیپ کرنے اور اس کا رس مریض کو پلانے سے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے ❁ کدّو کا گُودا باریک پیس کر پیشانی پر لیپنے سے سر کا درد جاتا رہتا ہے ❁ کدّو کا پانی پینا پیشاب کی بندش اور جلن میں مفید ہے۔ (12)

---

(1) خزائن الادویہ، 3/295، 300 (2) روح البیان، الصّٰفّٰت، تحت الآیۃ: 145، 7/488 (3) روح البیان، الصّٰفّٰت، تحت الآیۃ: 146، 7/489 (4) تفسیرِ مظہری، الصّٰفّٰت، تحت الآیۃ: 146 و تفسیر مدارک التنزیل، الصّٰفّٰت، تحت الآیۃ: 146 (5) بخاری، 2/17، حدیث: 2092 (6) ابن ماجہ، 4/28، حدیث: 3304 (7) بیضاوی، الصّٰفّٰت، تحت الآیۃ: 146، 5/27 (8) مسلم، ص870، حدیث: 5326 ملخصاً (9) ترمذی، 3/336، حدیث: 1856 (10) بستان العارفین، ص91 (11) صراط الجنان، 8/351 (12) فیضانِ طب نبوی، ص260، پھولوں، پھلوں اور سبزیوں سے علاج، ص383۔

میرا وزن ایک سال میں 42 کلو کیسے کم ہوا؟

مولانا آصف خان عطّاری مَدَنی*

مجھے 8 جون 2021ء کو مرشدِ کریم، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف ملا تو اس سے اگلے ہی دن ان کی طرف سے ایک آڈیو پیغام بھی موصول ہوا جو دراصل میرے حد درجہ بڑھتے ہوئے وزن کے بارے میں امیرِ اہلِ سنّت کی تشویش، تجویز اور شفقت سے بھرپور تھا:

پیغامِ عطّار السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اللہ پاک آپ کو شفا عطا فرمائے، تندرستی دے، عافیت نصیب فرمائے اور کسی بڑی آزمائش میں مبتلا نہ فرمائے۔ آپ کی جان بڑی قیمتی ہے۔ کل آپ کو عرصے کے بعد دیکھا تو مجھے ایسا لگا کہ وزن بہت بڑھ گیا ہے۔ اب خدا بہتر جانے کہ آپ کوشش بھی کرتے ہیں یا نہیں؟ خدا نخواستہ اچانک کچھ بھی ہو سکتا ہے، اللہ پاک حفاظت فرمائے آپ کی بھی، آپ کے صدقے میری بھی، ایمان بھی سلامت رہے جان بھی سلامت رہے، عزت و آبرو بھی محفوظ رہے۔ تو بیٹے کچھ وزن کم کرنے کے لئے ترکیب اگر فرمائیں تو آپ کا ہم پر احسان ہو گا۔ کراچی میں آج کل تو ڈائٹ (خوراک کا فارمولا) پتا چلا ہے کہ مل جاتا ہے، شاید گھر پر آ کر دے جاتے ہیں اس میں سبزی بھی ہوتی ہے کچھ اور بھی چیزیں ہوتی ہیں۔ اگر آپ انٹرسٹڈ ہوں تو کچھ اس پر غور کریں یا ویسے اپنے طور پر میں آپ کو اس کا فارمولا وغیرہ پیش کرنے کی کوشش کروں جبکہ آپ سیریس ہوں کہ یہ کرنا ہے تو کرنا ہے۔ اللہ چاہے گا تو (وزن کم) ہو جائے گا۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے انتہائی دلنشین انداز میں میرا ذہن بنایا، میں نے عرض کی کہ آپ مجھے حکم فرما دیجئے میں اس نسخے پر عمل کروں گا اِن شآءَ اللہ۔ امیرِ اہلِ سنّت نے مجھ سے میرا قد اور وزن معلوم کر کے باقاعدہ نسخے پر تحریری کام شروع فرما دیا اور کچھ دنوں کے بعد مجھے 3 صفحات پر مشتمل تفصیلی ڈائٹ پلان مل گیا۔

نسخے پر عمل کا جوش و خروش نسخہ دیکھ کر دل بہت خوش ہوا، پورا نسخہ تسلی سے پڑھا اور ضروری چیزوں کی فوراً لسٹ بنائی، وزن کرنے والی مشین آڈر کی، نسخے میں لکھی ہوئی حکیمی اشیاء اور مُرَبّی حکیم خلیل عطّاری (نعت خواں) سے منگوائے، اصلی شہد کافی تلاش کے بعد حاصل کیا اور دیگر ضروری چیزیں بھی خرید کر بھرپور تیاری کر لی اور 2 جولائی 2021 کو نسخے پر

*نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)

باقاعدہ عمل شروع کردیا۔

فیضانِ مرشد سے وزن کی کارکردگی فوراً سامنے آئی، اس نسخے کے مطابق مہینے میں 5 کلو وزن کم ہوسکتا ہے لیکن شروع کے دنوں میں وزن کچھ تیزی سے کم ہوگا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شروع کے 10 دنوں میں 3 کلو وزن کم ہوا، پھر آہستہ آہستہ مہینے میں 4 سے 5 کلو وزن کم ہونا شروع ہوگیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ چند ہی مہینوں میں وزن کافی کم ہوگیا لیکن میں نے وزن کم کرنے کا سلسلہ جاری رکھا، اور کم و بیش ایک سال میں کافی وزن کم ہوگیا۔

کامیابی کے سفر میں خواہشات کو پیچھے چھوڑتا گیا میں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پوری کوشش کی کہ نسخے کے مطابق سختی سے عمل کرتا رہوں لہٰذا بسکٹ، برگر، سینڈوچ، پکوڑے، سموسے، پزا، سویاں، آئسکریم اور کولڈ ڈرنگ وغیرہ بہت سی چیزیں کھانا پینا بالکل چھوڑ دیں جن سے نسخہ میں منع کیا گیا تھا حتی کہ گھر میں لذیذ ترین چیزیں بنی ہوئی ہوتیں لیکن میں خود پر جبر کرکے کھانے سے گریز کرتا بلکہ میرے لئے علیحدہ سے سبزی، دال وغیرہ سادہ کھانا بنایا جاتا جسے میں سب کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھ کر کھاتا، اس نسخے میں اگر کسی چیز کا ذکر نہیں تھا اور میرا دل چاہتا کہ وہ کھالوں تو پہلے پوچھ لیا کرتا تھا، جیسے ایک بار کئی دنوں سے سویاں کھانے کا بہت دل کررہا تھا، تو میں نے حکیم خلیل عطّاری سے پوچھا کہ کیا میں یہ کھاسکتا ہوں تو انہوں نے کہا کہ یہ میدہ ہے، آپ نہیں کھاسکتے۔ ایک بار پالک کھانے کو دل کررہا تھا تو میں نے معلومات کروائیں تو جواب ملا کہ آپ کھا سکتے ہیں، ایک بار چنے کی دال کا پوچھا تو فرمایا کہ مہینے میں ایک بار کھاسکتے ہیں یونہی دیسی گھی استعمال کرنے کا بھی پوچھا، غرض یہ کہ میں نے بھرپور کوشش کی کہ نسخے کی خلاف ورزی نہ ہو، ایک بار دن کو کھیر پوری کھالینے کی وجہ سے بدپرہیزی ہوگئی تو میں نے اس رات اِس خوف سے کھانا نہیں کھایا کہ کہیں صبح وزن بڑھا ہوا نہ ہو۔ کیونکہ میں روزانہ صبح اٹھ کر نہانے کے بعد سب سے پہلے اپنا وزن چیک کیا کرتا تھا جس کی وجہ سے وزن کے اعتبار سے پچھلے 24 گھنٹے کی کارکردگی سامنے آجاتی تھی، اگر وزن پچھلے دن سے کم ہوتا تو ٹھیک، اور اگر پچھلے دن کے وزن کے برابر یا اس سے زیادہ ہوتا تو اس دن کھانے پینے کے اعتبار سے میں اپنے اوپر زیادہ سختی کیا کرتا تھا جس کے نتیجے میں اگلے روز چیک کرنے پر وزن معمول کے مطابق کم ہوا کرتا تھا۔

پہلے کی مشکلات اور اب کی سہولیات اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جب سے وزن نارمل ہوگیا ہے، اندازِ زندگی (Lifestyle) بدل گیا ہے، پہلی اور اب کی زندگی میں زمین آسمان کا فرق ہوگیا ہے، اب زندگی بہت آسان ہوگئی ہے: ✪ پہلے میرے گھٹنوں میں اور جسم کے مختلف حصوں میں درد ہوتا تھا اب ختم ہوچکا (گھٹنوں کا درد کم و بیش 15 سال پرانا تھا) ✪ پہلے سیڑھیاں چڑھنے میں بہت دشواری ہوتی تھی، اب بالکل بھی مسئلہ نہیں ہوتا ✪ پہلے تھوڑے فاصلے تک چل کر ہی تھک جاتا تھا اور ہانپنے لگتا تھا، اب بہت زیادہ چل کر بھی غیر معمولی تھکاوٹ نہیں ہوتی اور ہانپتا تو بالکل نہیں ہوں ✪ پہلے آفس سے گھر پہنچ کر تھکاوٹ کی وجہ سے کوئی کام نہیں کرپاتا تھا بس بیڈ پر ہی پڑا رہتا تھا، اب گھر پہنچنے کے بعد روزانہ کئی گھنٹے المدینۃ العلمیہ ”شعبہ پیغاماتِ عطار“ کے ایک مرحلہ کا کام فی سبیل اللہ کرتا ہوں ✪ پہلے بغیر سہارے کے 15 منٹ سے زیادہ نہیں بیٹھ سکتا تھا اب کئی گھنٹے بغیر سہارے بیٹھ جاتا ہوں ✪ پہلے جسمانی طور پر پریشان تھا، اب فرحت بخش جسمانی چستی و توانائی محسوس کرتا ہوں بلکہ جسمانی و دماغی قوت میں اچھا خاصا اضافہ ہوگیا ہے ✪ پہلے وزن زیادہ ہونے کی وجہ سے اپنے علاقے پہنچ کر اسٹاپ سے گھر تک رکشے میں جانا پڑتا تھا، اب بآسانی پیدل جاتا ہوں (اسٹاپ سے گھر تک تقریباً 15 منٹ پیدل سفر ہے) ✪ پہلے 2 مرتبہ میری پنڈلی میں اتنا شدید درد ہوا تھا کہ بلامبالغہ 3 سیکنڈ سے زیادہ کھڑا نہیں ہوسکتا تھا، چلنا تک بہت مشکل ہوگیا تھا، اگر تھوڑا بھی چلنا ہوتا تو کچھ کچھ دیر کیلئے کہیں بیٹھنا پڑتا، شدت درد

کی وجہ سے بازو پر صبح و شام انجیکشن لگتے، لیکن درد کو زیادہ آرام نہیں آتا تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نسخے پر عمل کی برکت سے دوبارہ پنڈلی کا درد نہیں ہوا ❁ پہلے اگر میں کچھ دیر کھڑا ہو جاتا تو تھکن اور بے چینی ہو جاتی تھی، اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کافی کافی دیر کھڑے ہونے کے باوجود تھکن اور بے چینی کا نام و نشان تک نہیں ہوتا ❁ پہلے بھاگ نہیں سکتا تھا اب اگر خدانخواستہ کبھی کسی ہنگامی صورتِ حال میں بھاگنا ناگزیر ہو تو اپنے اندر بھاگنے کی سکت بھی پاتا ہوں ❁ ایک بڑی خوش کُن تبدیلی یہ بھی آئی کہ پہلے میں کافی خوش خوراک تھا یعنی ہفتے میں 5 دن میرے کھانے میں قیمہ، چپلی کباب، شامی کباب، چکن کڑاہی، بیف کڑاہی، بریانی جیسی کولیسٹرول اور وزن بڑھانے والی غذائیں ہوتی تھیں، اگر کسی دن سبزی ہوتی تو اس میں بھی اکثر گوشت ہوتا تھا، کھانے پینے کا کوئی حساب کتاب نہیں تھا، کھانے کا شوقین ہونے کی وجہ سے تھوڑی سی بھی بھوک لگتی تو کوئی نہ کوئی چیز کھالیا کرتا تھا، اب کھانے پینے پر زیادہ توجہ نہیں ہوتی، بلکہ یہ کہنا ٹھیک ہوگا کہ بھوک سے محبت ہوگئی ہے ❁ نسخے پر عمل شروع کرنے سے پہلے میرا وزن تھا128 کلو 100 گرام اور اب میرا وزن ہے 86 کلو100 گرام، یعنی 42 کلو وزن کم ہو چکا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

امیرِ اہلِ سنّت کی توجہ کا صدقہ چونکہ میرا وزن کافی زیادہ تھا اس لئے وزن کم کرنے کے حوالے سے مجھے پہلے اور بھی کئی لوگوں نے کہا تھا، یہاں تک میرے بچّوں کی ماں، میری خالہ، خالو اور قریبی دوستوں، رشتہ داروں نے بھی کئی مرتبہ کہا کہ آصف خان اپنا وزن کم کرو، مگر میرے دل پر بالکل بھی اثر نہیں ہوتا تھا۔ لیکن جب پیارے مرشدِ کریم نے مجھے فرمایا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دل کی حالت فوراً بدل گئی، پیارے مرشدِ کریم کی خاص توجہ سے استقامت ملی کیونکہ میں عرصۂ کوشش میں وقتاً فوقتاً امیرِ اہلِ سنّت کو وزن کم ہونے کی کارکردگی پیش کرتا رہتا تھا اور آپ ڈھیروں مصروفیات کے باوجود دعاؤں سے نوازتے، حوصلہ بڑھاتے اور ضرورتاً راہنمائی بھی فرماتے۔ اس لئے دِلی جذبات یہ ہیں کہ یہ سب میرے مرشدِ کریم کے طفیل ہی ہوا ہے۔ یقیناً اگر امیرِ اہلِ سنّت نے نہ فرمایا ہوتا تو شاید اس وقت میں وزن کی وجہ سے انتہائی مشکل میں ہوتا کیونکہ میرا وزن مسلسل بڑھ رہا تھا، ایک بار میرا وزن کم و بیش 100 کلو تھا، پھر کچھ عرصے کے بعد 110 کلو ہو گیا، اس کے کچھ عرصے کے بعد میرا وزن 120 ہو گیا تھا جو بڑھتے بڑھتے 128 سے کراس کر چکا تھا اگر وہ سلسلہ جاری رہتا تو شاید اس وقت میرا وزن150 کلو سے بھی زیادہ ہوتا۔ لہٰذا امیرِ اہلِ سنّت کی نوازش پر میں تہہ دل سے ان کا شکر گزار ہوں۔

پیارے مرشدِ کریم آپ کا بہت بہت بہت شکریہ!

وزن کم کرنے کا نسخہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے فیسبک پیج IlyasQadriZiaee پر موجود ہے، پیج کو فالو بھی کیجئے اور نسخہ بھی ڈاؤن لوڈ کیجئے نیز یہ نسخہ اس کیو آر کوڈ کو اسکین کرکے بھی حاصل کرسکتے ہیں۔

زیادہ کھانے سے پیدا ہونے والی بیماریوں، موٹاپے کے نقصانات اور وزن کم کرنے کی اہم معلومات کیلئے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ **"وزن کم کرنے کا طریقہ"** بہت مفید ہے۔ آج ہی مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے اس کیو آر کوڈ کے ذریعے فری ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

نئے لکھاری
(New Writers)
نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

قرآنِ کریم میں حضرت زکریا علیہ السلام کی صفات

اویس رفیق عطّاری
(درجۂ خامسہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ ابو عطّار، کراچی)

اللہ پاک نے انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو اس دنیا میں اپنی وحدانیت بیان کرنے اور لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ قراٰنِ پاک میں اللہ پاک نے انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے معجزات، واقعات اور صفات کو بیان کیا ہے۔ اللہ پاک کے برگزیدہ اور چنے ہوئے بندوں کی عظمت و شان کو بیان کرنا اللہ پاک کا طریقہ ہے اسی پر عمل کرنے کی نیت سے حضرت زکریا علیہ السّلام کی قراٰنِ پاک سے 5 صفات ذکر کی جارہی ہیں آپ بھی پڑھئے اور علم و عمل میں اضافہ کیجئے:

1 قربِ الٰہی پانے والے جن آیات میں آپ علیہ السّلام کا ذکر نام کے ساتھ آیا ہے، ان میں سے ایک آیت وہ بھی ہے جس میں دیگر انبیا کے ساتھ ساتھ آپ کو بھی قربِ الٰہی کا مژدہ سنایا گیا۔ ارشادِ باری ہے: ترجَمۂ کنزُالایمان: اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو یہ سب ہمارے قرب کے لائق ہیں۔(پ7،الانعام:85)

2 حضرت مریم کی کفالت کرنے والے کئی افراد حضرت مریم کی پرورش کے امیدوار تھے۔ جب بحث و مباحثہ کا معاملہ بڑھا تو فیصلہ قرعہ اندازی تک پہنچ گیا طے یہ پایا کہ جن قلموں سے تورات لکھتے ہیں ہر کوئی اپنا وہ قلم پانی میں رکھے، جس کا قلم پانی کے بہاؤ کی الٹی طرف بہنا شروع کر دے وہ کفالت کرے گا۔ جب ایسا کیا گیا تو حضرت زکریا علیہ السّلام کا قلم الٹی طرف بہنا شروع ہو گیا۔ اس طرح حضرت مریم آپ کی کفالت میں آئیں۔ اس واقعے کی طرف قراٰن کریم نے یوں اشارہ کیا: ﴿ اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَیُّهُمْ یَكْفُلُ مَرْیَمَ ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں۔
(پ3،اٰل عمرٰن:44)

3 دعاؤں کی کثرت کرنے والے آپ کی دعاؤں کا ذکر قراٰن کریم میں یوں ہوا ہے: ترجَمۂ کنزُالایمان: جب اس نے اپنے رب کو پکارا اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ۔(پ17، الانبیآء:89) ایک مقام پر یوں ذکر ہوتا ہے: جب اُس نے اپنے رب کو آہستہ پکارا۔(پ16، مریم:3) اس کے علاوہ دیگر چند مقامات پر بھی آپ کی دعاؤں کا تذکرہ موجود ہے۔

4 مُستجابُ الدَّعوات آپ علیہ السّلام کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ آپ کی دعا قبول ہوتی تھی۔ جب آپ نے فرزند کی دعا مانگی تو اللہ پاک نے دعا قبول فرمائی آپ کے لئے آپ کی زوجہ کا بانجھ پن ختم کرکے انہیں اولاد پیدا کرنے کے قابل بنا دیا اور آپ کو سعادت مند بیٹا حضرت یحییٰ علیہ السّلام عطا فرمایا۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ٘ وَ وَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے یحییٰ عطا فرمایا اور اس کے لیے اس کی بیوی کو قابل بنا دیا۔(پ17،الانبیآء:90)

5 اللہ پر توکل کرنے والے ترجَمۂ کنزُالایمان: جب اس نے اپنے رب کو پکارا اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث۔(پ17،الانبیآء:89) خزائن العرفان میں ہے: (اکیلا نہ چھوڑ) بلکہ وارث عطا فرما۔ مدعا یہ ہے کہ اگر تو مجھے وارث نہ دے تو بھی کچھ غم نہیں کیونکہ تو بہتر وارث ہے۔(خزائن العرفان، ص592)

اللہ پاک ہمیں انبیائے کرام کی مبارک صفات کے صدقے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

بدگمانی کی مذمت احادیث کی روشنی میں

بنتِ منوّر حُسین عطاریہ
(درجۂ دورۂ حدیث، جامعۃُ المدینہ گرلز گلبہار سیالکوٹ)

بدگمانی کی تعریف بدگمانی سے مراد یہ ہے کہ بلا دلیل دوسرے کے برے ہونے کا دل سے اعتقادِ جازم (یعنی یقین کرنا)۔

(باطنی بیماریوں کی معلومات، ص140)

مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: مؤمنِ صالح کے ساتھ بُرا گمان ممنوع ہے، اسی طرح اس کا کوئی کلام سن کر فاسد معنیٰ مراد لینا باوجود یہ کہ اس کے دوسرے صحیح معنیٰ موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے موافق ہو، یہ بھی گمانِ بد میں داخل ہے۔ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے فرمایا گمان دو طرح کا ہے: ایک وہ کہ دل میں آئے اور زبان سے بھی کہہ دیا جائے، یہ اگر مسلمان پر بدی کے ساتھ ہے تو گناہ ہے۔ دوسرا یہ کہ دل میں آئے اور زبان سے نہ کہا جائے، یہ اگرچہ گناہ نہیں مگر اس سے بھی دل خالی کرنا ضروری ہے۔ (خزائن العرفان، ص930 ملخصاً)

گمان کی کئی قسمیں ہیں واجب: اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا۔ مستحب: مؤمنِ صالح کے ساتھ نیک گمان۔ ممنوع حرام: اللہ کے ساتھ بُرا گمان کرنا اور مؤمن کے ساتھ بُرا گمان کرنا۔ جائز: فاسقِ مُعلِن کے ساتھ ایسا گمان کرنا جیسے افعال اس سے ظہور میں آتے ہوں۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات: ص142 ملخصاً)

بدگمانی کی مذمت احادیث میں بھی آئی ہے۔ چند فرامینِ مصطفےٰ آپ بھی پڑھئے:

1 جس نے اپنے بھائی کے متعلق بدگمانی کی بے شک اس نے اپنے رب سے بدگمانی کی کیونکہ اللہ پاک قراٰنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بہت گمانوں سے بچو۔ (پ26، الحجرات:12- کنزالعمال، ج2،3/199، حدیث:7584)

2 بدگمانی سے بچو بے شک بدگمانی بدترین جھوٹ ہے۔ (بخاری، 3/446، حدیث:5143) 3 مسلمان کا خون، مال اور اس سے بدگمانی (دوسرے مسلمان پر) حرام ہے۔ (شعب الایمان، 5/297، حدیث:6706)

4 میری امت میں تین چیزیں لازماً رہیں گی: بدفالی، حسد اور بدگمانی۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں وہ ان کا کس طرح تدارُک کرے؟ ارشاد فرمایا: جب تم حسد کرو تو اللہ سے اِستغفار کرو اور جب تم کوئی بدگمانی کرو تو اس پر جمے نہ رہو اور جب تم بدفالی نکالو تو اس کام کو کرلو۔ (معجم کبیر، 3/228، حدیث:3227)

اس حدیثِ پاک میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ تینوں خصلتیں امراضِ قلب میں سے ہیں جن کا علاج ضروری ہے جو کہ حدیث میں بیان کر دیا گیا ہے۔ بدگمانی سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ دل یا اعضاء سے اس کی تصدیق نہ کرے۔ تصدیقِ قلبی سے مراد یہ ہے کہ اس گمان کو دل پر جما لے اور اسے ناپسند بھی نہ جانے اور اس (یعنی تصدیق قلبی) کی علامت یہ ہے کہ بدگمانی کرنے والا اس بُرے گمان کو زبان سے بیان کر دے۔

(فیض القدیر، 3/401، تحت الحدیث:3465)

امیرِ اہلِ سنت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: حسنِ ظن میں کوئی نقصان نہیں اور بدگمانی میں کوئی فائدہ نہیں۔

بدگمانی کا حکم مکتبۃُ المدینہ کی کتاب باطنی بیماریوں کی معلومات، ص142 پر ہے: دل میں کسی کے بارے میں بُرا گمان آتے ہی اسے گنہگار قرار نہیں دیا جائے گا کیونکہ محض دل میں بُرا خیال آجانے کی بنا پر سزا کا حقدار ٹھہرانے کا مطلب کسی انسان پر اس کی طاقت سے زائد بوجھ ڈالنا ہے اور یہ بات شریعت کے خلاف ہے، اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔ (پ3، البقرۃ:286)

بدگمانی سے بچنے کے طریقے بدگمانی کی ہلاکت خیزیوں سے بچنے کے لئے ہمیں چاہئے کہ اس باطنی مرض کے علاج کے لئے عملی کوششوں کا آغاز کرتے ہوئے: ◎ اپنے مسلمان بہن، بھائیوں کی خوبیوں پر نظر رکھیں ◎ بُری صحبت سے بچتے ہوئے اچھی صحبت اختیار کریں ◎ خود بھی نیک بنئے تاکہ دوسرے بھی نیک نظر آئیں ◎ کسی سے بدگمانی ہو تو خود کو عذابِ الٰہی سے ڈرایئے ◎ کسی کے بارے میں بدگمانی پیدا ہو تو اپنے لئے دعا کیجئے۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ اپنے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے میں ہمیں ایک دوسرے کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنے اور بدگمانی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری بلا حساب مغفرت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

امام مسجد کے حقوق

بنتِ اعظم علی عطّاری
(معلمہ جامعۃُ المدینہ گرلز گوجرانوالہ)

اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: تم میں سے اچھے لوگ اذان کہیں اور قُرّاء امامت کریں۔ (ابوداؤد، 1/242، حدیث:590) اسلام کی بہترین خدمت اور رزقِ حلال کا ایک عمدہ ذریعہ امامت بھی ہے۔ اور بقولِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہمُ العالیہ امام علاقے کا بے تاج بادشاہ ہوتا ہے۔ بہر حال امام مسجد جہاں اپنے فرائض کی انجام دہی میں حد درجہ کوشش کرتا ہے اور دین کا پرچم سربلند کرنے میں پیش پیش ہوتا ہے تو اس کے حقوق ادا کرنے میں ہمیں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔ ذیل میں امام مسجد کے 10 حقوق بیان کئے جارہے ہیں، پڑھ کر ان پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے:

1 منصب کا خیال رکھئے بات چیت اور معاملات میں دیگر افراد کی طرح امام مسجد کے ساتھ بھی منصب کے مطابق ادب اور عزت و احترام سے پیش آیئے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذَا اَتَاكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَاَكْرِمُوْهُ یعنی جب تمہارے پاس کسی قوم کا مُعزّز شخص آئے تو اس کا اکرام بجالاؤ۔ (ابن ماجہ، 4/208، حدیث:3712)

2 ملنساری کا مظاہرہ کیجئے دیگر مسلمانوں کے ساتھ ساتھ امام مسجد بھی اس بات کا مستحق ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ ملنساری اختیار کی جائے۔ لہٰذا نمازیوں اور دیگر اہلِ علاقہ کو چاہئے کہ امام مسجد سے خوش اخلاقی اور ملنساری سے پیش آیا جائے۔

3 غلطی پر درگزر کیجئے امام مسجد بھی دیگر انسانوں کی طرح ایک انسان ہے، وہ انسان پہلے ہے امام بعد میں۔ لہٰذا اگر وہ بھی کسی غلطی کا مرتکب ہوجائے تو اس سے درگزر کیجئے اور ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے۔

4 قدر کیجئے انسان دوسروں کو اپنی قدر و قیمت کا احساس جتانا چاہتا ہے۔ اور جو کوئی اس کی قدر کرتا ہے تو وہ بھی اسے اہمیت دیتا ہے، لہٰذا بطورِ مسلمان و بطورِ امام اس کی قدر کیجئے اور اس کی دعاؤں کے حصہ دار بنئے۔

5 غمخواری کیجئے اسلام نے پریشان حال کو صبر کی تعلیم ارشاد فرمائی اور دیگر مسلمانوں کو حُسنِ اخلاق اور رواداری کا درس دیتے ہوئے اس کی غمخواری کی بھی تلقین فرمائی ہے۔ لہٰذا امام مسجد بھی دیگر انسانوں کی طرح انسان ہے بلکہ ہوسکتا ہے دیگر کئی انسانوں سے بہتر ہو، تو ان کے ساتھ بھی غمخواری کرکے ثواب حاصل کیجئے۔

6 مہمان نوازی کیجئے مہمان نوازی ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری سنّتِ مبارکہ ہے لہٰذا امام مسجد کی وقتاً فوقتاً مہمان نوازی فرماکر ثوابِ دارین حاصل کرنے کا موقع بھی ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

7 عیادت کیجئے خدانخواستہ امام مسجد کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آجائے تو حقوقِ مسلم کا خیال رکھتے ہوئے ان کی بھی عیادت کرکے ثواب حاصل کیجئے۔

8 سلام میں پہل کیجئے سلام میں پہل کرنے والا اللہ پاک کی بارگاہ میں زیادہ مقبول اور تکبر سے بری شمار ہوتا ہے لہٰذا امام مسجد سے بھی ملاقات کے وقت سلام میں پہل کیجئے۔

9 حاجات و ضروریاتِ زندگی کی فراہمی اگر امام مسجد قرض کا طلبگار ہو تو اچھے انداز میں اس کی ادائیگی کی جائے اور قرض کے مطالبے میں سختی نہ برتی جائے۔ اور وقتاً فوقتاً امام مسجد کی مختلف طرح کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے کیونکہ اکثر امام مسجد سفید پوش اور خود دار ہوتے ہیں۔

10 ماہانہ آمدن کا خیال رکھا جائے مسجد کی تزئین و آرائش کے ساتھ ساتھ امام مسجد کی ماہانہ آمدنی میں بھی اضافے کی کوئی صورت کی جائے۔ کبھی کبھار لفافے یا بند مٹھی میں اپنی حیثیت کے مطابق مالی مدد بھی کردی جائے۔

اللہ پاک ہم سب کو تمام مسلمانوں خصوصاً امام مسجد کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام

کراچی: سید زید رفیق، محمد اویس رفیق، محمد عریض، محمد اویس عطّاری، محمد حسان رضا، محمد اسماعیل عطّاری، علی رضا، محمد بلال، خالد حُسین عطّاری مدنی، محمد انس رضا عطّاری، محمد حدیر فرجاد، وقار یونس یونس۔ **فیصل آباد:** محمد ثقلین عطّاری، شناور غنی عطّاری، محمد عبد المبین عطّاری، محمد عدنان سیالوی عطّاری۔ **اٹک:** دانیال سہیل عطّاری، اعتصام شہزاد عطّاری، محمد جنید عطّاری۔ **متفرق شہر:** طلحہ خان عطّاری (راولپنڈی)، محمد حسن عطّاری (سرگودھا)، محمد اویس نعیم (گوجر خان)، احمد فرید (خان پور)، نعمان عطّاری (نواب شاہ)، تنویر احمد (لاہور)، محمد مبشر جیلانی (مظفر گڑھ)۔

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام

کراچی: بنتِ نذر، بنتِ اخلاص، بنتِ آصف، بنتِ شہزاد احمد، بنتِ عدنان، بنتِ فاروق عطاریہ، بنتِ صغیر عطّاریہ، بنتِ رشید احمد۔ **اوکاڑہ:** بنتِ بشیر احمد، بنتِ عاشق علی، بنتِ غلام حُسین۔ **اسلام آباد:** بنتِ عبد الرزاق، بنتِ عمر۔ **سیالکوٹ:** بنتِ اصغر مغل، بنتِ امجد پرویز، بنتِ شبیر حُسین، بنتِ شمس پرویز، بنتِ محمد شفیق، بنتِ محمد طارق، اُمِّ فرح، اُمِّ میلاد رضا، اُمِّ ہانی، بنتِ اکرم، بنتِ سجّاد حُسین، بنتِ سعید احمد، بنتِ شہباز، بنتِ محمد اسلم، بنتِ محمد اشرف، بنتِ محمود، بنتِ منیر حُسین، بنتِ محمد بشیر، بنتِ یونس، بنتِ ظفر اسلام۔ **گجرات:** بنتِ اشتیاق احمد، بنتِ انیس الرحمٰن، بنتِ خلیل، بنتِ محمد افضل۔ **لالہ موسیٰ:** بنتِ سید مصطفٰی حیدر، بنتِ شفیق احمد آزاد، بنتِ محمد احسن۔ **گوجرانوالہ:** بنتِ اعظم علی، بنتِ طارق جاوید خان، بنتِ عاشق بٹ، بنتِ وقاص، بنتِ ذوالفقار علی۔ **لاہور:** بنتِ شاہد حمید، بنتِ فاروق۔ **راولپنڈی:** بنتِ شفیق، بنتِ وسیم عطّاریہ۔ **گوجر خان:** بنتِ راجہ واجد حسین۔ **متفرق شہر:** بنتِ جاوید (حیدرآباد)، بنتِ ارشد (بہاولپور)، بنتِ چودھری مظہر اقبال (جہلم)، بنتِ محمد انور (فیصل آباد)، بنتِ امیر حمزہ (سمندری)، بنتِ مشتاق احمد (کوٹ اڈو)۔ بنتِ توفیق شاہد (ماہنی سیال) بنتِ کریم (شکارپور)۔ **دیگر:** بنتِ مشتاق احمد۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 جون 2023ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کردیئے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ کے عنوانات (برائے ستمبر 2023ء)

1. قراٰنِ کریم میں یحییٰ علیہ السّلام کی صفات
2. مالی حقوق دبانے کی مذمت احادیث کی روشنی میں
3. شاگرد کے حقوق

مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ: 20 جون 2023ء

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں

صرف اسلامی بھائی: 923012619734+ صرف اسلامی بہنیں: 923486422931+

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 مولانا ابو محمد دیدار حسین چاچڑ عطاری (فاضل جامعہ عربیہ مجددیہ بحرالعلوم کنری، عمرکوٹ سندھ): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایک زبردست علمی وروحانی میگزین ہے، اس میں اتنے عمدہ عمدہ مضامین اور سلسلے ہوتے ہیں کہ مکمل پڑھنے سے پہلے ماہنامہ چھوڑنے کا دل نہیں کرتا، اللہ کریم مجلس ماہنامہ اور دعوتِ اسلامی کو خوب ترقی عطا فرمائے۔

2 قاری شاہد خان چشتی (میانوالی): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے ہر مہینے ایک منفرد مواد ملتا ہے اور ہر ماہ اس ماہنامہ سے بُزرگانِ دین کے اعراس وغیرہ کا پتا چل جاتا ہے۔

متفرق تأثرات وتجاویز

3 مَاشَآءَ اللہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بہت اچھے اصلاحی مضامین ہوتے ہیں، ایک مشورہ عرض کرنا تھا کہ ہر ماہ صبر، قناعت، شکر، زُہد اور تجسس وغیرہ پر مکمل مضمون اسباب اور علاج کے ساتھ شامل کیجئے۔ (عبدالمجید، ملکوال، ضلع منڈی بہاء الدین پنجاب) 4 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں مجھے "مدنی مذاکرے کے سوال جواب" اور "دارُالافتاء اہلِ سنّت" بہت اچھے لگتے ہیں۔ (سجاد علی، کراچی) 5 ویسے تو سارے کا سارا ماہنامہ بہت اچھا ہوتا ہے مگر مجھے نگرانِ شوریٰ کا مضمون "فریاد" بہت اچھا لگتا ہے، مَاشَآءَ اللہ ان کے بیانات اصلاحی، علمی اور رقت انگیز ہوتے ہیں۔ (محمد یاسر، تحصیل لالیاں، ضلع چنیوٹ)

6 مَاشَآءَ اللہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت بہترین معلوماتی میگزین ہے، پڑھنے لگتے ہیں تو دل چاہتا ہے کہ ایک ہی نشست میں پورا پڑھ لیں۔ (خالد اقبال، کوٹ غلام محمد، سندھ) 7 میں اَلحمدُ لِلّٰہ ہر مہینے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھتی ہوں، مجھے فروری 2023ء کے ماہنامہ میں مضمون "خود سوزی"، "اگر اپنے بچّوں کو دوست نہ بنایا تو..." اچھے لگے اور مارچ 2023ء کے شمارے میں "کھانے کی نفسیاتی بیماری" بہت اچھا لگا۔ (بنتِ عنایت اللہ، کراچی) 8 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی تو کیا بات ہے! یہ ہمارے پیر و مرشد اور دعوتِ اسلامی کی طرف سے ایک انمول تحفہ ہے جو ہمیں بہت علمِ دین سکھاتا ہے اور ہماری اصلاح کرتا ہے۔ (بنتِ خوشی محمد، ملتان) 9 ہم بہن بھائی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بچّوں کا ماہنامہ بہت زیادہ شوق سے پڑھتے ہیں اور پورے مہینے ہم ماہنامے کا انتظار کرتے ہیں، ماہنامہ میں کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کے معنیٰ ہمیں نہیں آتے، آپ سے گزارش ہے کہ مشکل الفاظ کے معنیٰ صفحے کے آخر میں لکھ دیا کریں۔ (مدنی منی، حمنہ خان) 10 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں سیرتِ رسول پڑھنے کا موقع ملا جس کو پڑھ کر میرا دل پُرسکون اور باغ باغ ہوگیا، میں شکریہ ادا کرتی ہوں دعوتِ اسلامی کا کہ یہ ہمارے لئے Great Opportunity ہے کہ ہر ماہ بہت کچھ سیکھنے کو مل جاتا ہے، یہ دعوتِ اسلامی کی بہت ہی اچھی کاوش ہے۔ (بنتِ غلام حسن، کاوان آئرلینڈ) 11 اَلحمدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر ماہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے اور اسے پڑھ کر آنے والے ماہنامے کا انتظار رہتا ہے، نیز "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں "اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل"، بچوں کی تربیت کے حوالے سے اور سب سے بڑھ کر بزرگانِ دین کے اعراس کے حوالے سے مَاشَآءَ اللہ کافی ساری معلومات ملتی ہیں۔ (اُمِّ ابراہیم، شارٹ کورس ذمہ دار، ترکی)

FEEDBACK

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا؟ کیا مزید اچھا چاہتے ہیں؟ اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

خوابوں کی تعبیریں

مولانا محمد اسد عطاری مَدَنی*

قارئین کی طرف سے موصول ہونے والے چند منتخب خوابوں کی تعبیریں

خواب میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی ہے اور دوسرا خواب یہ ہے کہ میں مکے اور مدینے میں ہوں اچانک سب بھاگنے لگتے ہیں کہ سیلاب آرہا ہے اور میں سبز گنبد کے ساتھ لپٹ جاتی ہوں۔

تعبیر: پہلے خواب کا جواب: خواب میں سونے کی انگوٹھی عورت کے حق میں بہتر ہے۔ مال، منصب اور عزت میں اضافے کا باعث ہے۔ لہٰذا جس نے یہ خواب دیکھا ہے اس کے حسبِ حال ان چیزوں میں برکت کا باعث ہو گا۔ دوسرے خواب کا جواب: آزمائش کی علامت ہے راہِ خدا میں کچھ صدقہ دیں اور اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کریں۔

خواب میری والدہ نے خواب میں دیکھا کہ میرے والد صاحب نے انہیں مرغی کا گوشت دیا ہے۔

تعبیر: گھر میں مرد کا زوجہ کو کھانے پینے کا سامان لا کر دینا ایک معمول کی بات ہے۔ اس طرح کے عمومی کاموں کو خواب میں دیکھنا محتاجِ تعبیر نہیں ہوتا۔

خواب خواب میں بلا میرے اوپر گزرتی ہوئی ماموں کے بیٹے کی طرف جارہی تھی میں اونچی آواز سے ماموں کے بیٹے کو کہہ رہا تھا: بلا آرہی ہے۔

تعبیر: اللہ پاک آپ کی اور آپ کے ماموں زاد کی حفاظت فرمائے۔ دعا کریں اور حفاظت کے لئے کچھ نہ کچھ وظائف پڑھنے کا معمول بنائیں۔

خواب میں نے خواب میں سبز گنبد دیکھا ہے اور سبز گنبد کے قریب روشنی اور دھواں بھی اُٹھ رہا ہے پھر میں سبز گنبد کے قریب پہنچتی ہوں اور کہتی ہوں: یہ مدینہ نہیں ہمارے قبرستان کا گنبد ہے، میرے ساتھ کوئی مرد بھی ہے جو مجھے نظر نہیں آرہا لیکن کہہ رہا ہے: مدینے کا ٹکٹ یہاں سے ملے گا۔ جب میں اوپر سے نیچے کی طرف دیکھتی ہوں تو اس سبز گنبد کے پاس ایک جہاز بھی ہے اس شخص نے مجھ سے کہا: اپنے ساتھ کسی محرم کو لے کر جاؤ۔ وہاں کوئی انجان بچہ تھا میں نے اپنا اور اس کا پاسپورٹ جمع کروادیا۔

تعبیر: اللہ پاک آپ کو بار بار مدینۂ پاک کی باادب حاضری نصیب فرمائے۔ یہ خواب مدینے سے محبت کی علامت ہے۔ اسباب کے لئے کوشش فرمائیں، دعا کریں اور مدینے والے آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں درخواست بھی کرتی رہیں۔ اِن شآءَ اللہ! حاضری نصیب ہوگی۔

خواب خواب میں پالتو باز دیکھنا کیسا؟

تعبیر: باز کو اپنا مطیع و فرمانبردار دیکھنا منصب ملنے، لوگوں کا والی بننے اور طاقت ور ہونے کی نشانی ہے۔

خواب خواب میں گندم کے دانے دیکھنا کیسا؟

تعبیر: خواب میں گندم کے دانے دیکھنا مالداری کی علامت ہے اگر خواب دیکھنے والا مفلس ہے تو رزق کی وسعت ملے گی۔

خواب کل رات میری والدہ نے میری مرحوم نانی کو خواب میں دیکھا نانی وائٹ کلر کا سوٹ پہنی ہوئی ہیں، چہرا چمکدار ہے اور نانی میری والدہ سے کہہ رہی ہیں میں عمرے پہ جارہی ہوں، تم سب اپنا خیال رکھنا!

تعبیر: اچھا خواب ہے، فوت شدہ کو اچھی حالت میں دیکھنا نیک فال ہوتی ہے البتہ ان کے لئے دعا اور ایصال ثواب کی کثرت کرتے رہیں۔

کیا آپ اپنے خواب کی تعبیر جاننا چاہتے ہیں؟

خواب کی تفصیلات بذریعہ ڈاک ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے پہلے صفحے پر دیئے گئے ایڈریس پر بھیجئے یا اس نمبر پر واٹس ایپ کیجئے۔ +923012619734

* نگرانِ مجلس مدنی چینل

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

سب سے پہلے چھینک کس کو آئی؟

مولانا محمد جاوید عطّاری مدنی*

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ یعنی اللہ پاک چھینک کو پسند فرماتا ہے۔

(بخاری،4/162، حدیث:6223)

چھینک کو عربی زبان میں اَلْعَطْسَۃُ بھی کہتے ہیں۔

پیارے بچّو! چھینک اچھی چیز ہے، چھینک سے دماغ صاف اور طبیعت فریش ہو جاتی ہے۔

سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السّلام کو چھینک آئی اس پر آپ علیہ السّلام نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھا، اللہ پاک نے فرمایا: میں نے تمہیں اپنی حمد (یعنی تعریف) کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔

(تفسیر خازن، 1/43 ملخصاً)

پیارے بچو! جب چھینک آئے تو ان باتوں کا خیال رکھئے: 1 منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھیں 2 سر نیچا کرلیں 3 کوشش کریں کہ آواز کم سے کم آئے کیونکہ چھینک میں آواز بلند کرنا اچھی بات نہیں۔ 4 چھینکتے ہوئے یہ بھی خیال رکھیں کہ آپ کے منہ یا ناک کے چھینٹے کسی دوسرے پر نہ گریں۔ 5 چھینک آنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہیں۔ 6 اگر کسی اور کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو آپ سُن کر یَرْحَمُکَ اللہ کہیں۔

دانتوں کی حفاظت: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/316)

اللہ پاک ہمیں چھینک کے آداب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! اللہ پاک نے اپنے نیک بندوں کے لئے جنّت بنائی ہے جو بہت خوبصورت جگہ ہے، اس میں اللہ پاک نے ایسی ایسی نعمتیں رکھی ہیں جنہیں آج تک کسی نے نہیں دیکھا، اللہ کے جو نیک لوگ جنّت میں جائیں گے وہ ہمیشہ خوش رہیں گے، انہیں کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی، وہ کبھی بیمار نہیں ہوں گے، ہمیشہ جوان رہیں گے کبھی بوڑھے نہیں ہوں گے۔ جنّتیوں کے لئے اللہ پاک نے جنت میں مختلف قسم کے چشمے بھی بنائے ہیں۔ (روح البیان، 1/82، 83)

آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر چار چشموں کے نام تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ "کوثر" تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔

تلاش کئے جانے والے 4 نام: 1 کافُور 2 سَلْسَبِیل 3 رَحِیق 4 تَسْنِیم

ت	س	ن	ی	ل	م	و	ک	ہ
ھ	ل	گ	ف	ک	د	س	ا	ق
ج	س	م	ن	و	ب	ط	ف	ش
غ	ب	ع	ب	ث	ژ	ذ	و	ز
ر	ی	پ	ز	ر	ج	ھ	ر	ح
و	ل	ض	چ	ت	س	ن	ی	م
ل	ر	ح	ی	ق	ض	پ	ی	ے
م	ڈ	ص	ز	ن	چ	ح	ی	ل

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

بچوں کی اَخلاقی تربیت

مولانا آصف جہانزیب عطّاری مَدَنی*

والدین کے لئے اولاد اللہ پاک کی طرف سے انمول تحفہ ہوتی ہے۔ جس کی حفاظت اور بہترین تعلیم و تربیت والدین کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ لیکن آج کل کے والدین اولاد کی پرورش اور تعلیم پر تو بہت توجہ دیتے ہیں اور اس معاملے میں بہت حساس بھی ہوتے ہیں، لیکن والدین کی اکثریت ایسی ہے کہ جو اولاد کی تربیت سے غافل ہوتی ہے، انہیں ایسا لگتا ہے کہ بچہ جیسے جیسے بڑا ہوتا جائے گا اَخلاقی اَقدار بھی اس کے اندر خود بخود آجائیں گی۔ حالانکہ یہ سوچنا کہ بچہ بڑا ہو کر خود سیکھ جائے گا بہت بڑا دھوکا ہے کیونکہ جس طرح علم سکھانے سے حاصل ہوتا ہے اسی طرح اخلاقیات بھی سکھانے سے ہی سیکھی جاتی ہیں۔ اگر آپ بچّوں کو اخلاق نہیں سکھائیں گے تو پھر بعد میں آپ بچّوں کی نافرمانی، بے راہ روی اور بداخلاقی کی شکایت کرنے کے مجاز بھی نہیں ہوں گے۔ کیونکہ آپ نے اپنی اولاد کو صرف تعلیم دی ہے جو اس نے حاصل کرلی ہے، اخلاقیات نہیں سکھائے اس لئے وہ بااخلاق نہیں بن سکی۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: ایک آدمی کا اپنی اولاد کو اچھا ادب سکھانا ایک صاع خیرات کرنے سے بہتر ہے۔ (ترمذی، 3/382، حدیث:1958)

بچوں کی اخلاقی تربیت کس طرح کی جاسکتی ہے اس کے متعلق چند طریقے ملاحظہ فرمائیے، جن پر عمل کرکے آپ اپنے بچّوں کے اخلاق کو بہتر بناسکتے ہیں:

اپنی سوچ بدلئے سب سے پہلے تو والدین کو اپنی یہ غلط سوچ بدلنی ہے کہ بچہ بڑا ہوکر خود ہی سیکھ جائے گا۔ جب آپ یہ بات ذہن نشین کرلیں گے کہ بچوں کی اخلاقی تربیت کرنا بھی ضروری ہے تو آپ یقیناً اس کام کو بھی اہم سمجھتے ہوئے سرانجام دینے کی کوشش کریں گے۔

پلاننگ کریں کسی بھی اہم کام کے لئے پلاننگ بہت ضروری ہے، بغیر پلاننگ کے کوئی بھی کام صحیح طریقے سے مکمل نہیں ہو سکتا، اولاد کی اخلاقی تربیت کے لئے پلاننگ کرنی پڑے گی کہ کن امور سے اجتناب کرنا پڑے گا، کیا کیا کام اختیار کرنے پڑیں گے وغیرہ وغیرہ۔

اپنے طور طریقوں میں تبدیلی لائیں یہ ایک حقیقت ہے کہ بچہ آپ کو دیکھ کر زیادہ سیکھتا ہے، آپ اس کے ساتھ جیسا رویہ اختیار کریں گے وہ ویسا ہی سیکھے گا، لہٰذا اپنے اخلاقی رویے پر نظر ثانی کیجئے، بچوں سے محبت شفقت سے بات کیجئے، ان کے سامنے چیخنا چلانا یا لڑنا جھگڑنا بچے کی شخصیت کو متاثر کرتا ہے۔

بچوں کو سمجھائیے بچے اپنی ناسمجھی میں بہت سے ایسے کام کر جاتے ہے جو اخلاقی اعتبار سے غلط ہوتے ہیں لیکن چونکہ بچپنے کی حرکتیں سب کو بھاتی ہیں اس لئے کوئی اسے منع نہیں کرتا بلکہ وہ کام اسے بار بار کرنے کا کہا جاتا ہے۔ وہی بچہ وہی کام جب بڑا ہو کر کرے گا تو سب اس کے پیچھے پڑ جائیں گے، لہٰذا جب بچے اس طرح کی کوئی حرکت کریں تو شروع سے ہی انہیں پیار محبت سے سمجھا دینا چاہئے تاکہ انہیں صحیح غلط کی تمیز ہو سکے۔

اولاد کے لئے دعا کیجئے اولاد کے لئے عملی اقدامات کے ساتھ ساتھ دعائیں بھی ضرور کرنی چاہئیں، حدیث پاک ہے کہ تین دعائیں ایسی ہیں جن کے مقبول ہونے میں کوئی شک نہیں (1) مظلوم کی دعا (2) مسافر کی دعا اور (3) والد کی دعا اپنی اولاد کے لئے۔

(ترمذی، 3/362، حدیث:1912)

محترم والدین! مذکورہ طریقے اپنا کر آپ اپنی اولاد کی اخلاقی تربیت کرسکتے ہیں اور انہیں بااخلاق بناسکتے ہیں۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایم فل اسکالر
المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

نیل گائے کا شکاری

مولانا ابو حفص مدنی*

لیکن دادا جان اتنے بڑے چڑیا گھر میں ایک بھی ہاتھی نہیں تھا، چاچو جان نے بتایا تھا کہ پہلے اس چڑیا گھر میں ایک ہتھنی ہوتی تھی جس کا نام تھا "سوزی"۔

دراصل گرمیوں کی چھٹیوں میں صُہیب اور خُبیب اپنے چاچو جان کی دعوت پر ان کے پاس لاہور چلے گئے تھے جہاں سے واپس آئے ایک ہفتہ تو بیت ہی گیا تھا لیکن لگتا تھا خبیب ابھی بھی لاہور میں ہی ہے، صبح، شام، کھانا کھاتے یا ویسے ہی بیٹھے ہوئے ہر جگہ ہی لاہور کا ذکر ہو رہا ہے، شاہی قلعہ میں یہ دیکھا تو مینارِ پاکستان ایسا تھا، بادشاہی مسجد میں تبرکات کی زیارت کی اور ابھی تھی نمازِ عصر پڑھنے کے بعد دادا جان باہر لان میں بیٹھے تھے جہاں خبیب بھی پہنچ گئے اور اب لاہور کے چڑیا گھر کی باتیں سنا رہے تھے۔ تبھی انہیں پیچھے سے صہیب کی آواز سنائی دی: دادا جان آپ لاہور کی باتیں سُن سُن کر تھک چکے ہوں گے یہ لیں میٹھے میٹھے شہتوت کھائیے اور اپنی انرجی بڑھائیے اور ہاتھ میں پکڑی پلیٹ دادا جان کے سامنے میز پر رکھ دی اور خبیب کو بھی کرسی آگے لانے کا کہا۔

خبیب: آپ لوگ ہی تناول فرمائیں مجھے تو شہتوت بالکل بھی پسند نہیں۔

ارے یہ کیا بات ہوئی خبیب بیٹا، ابھی کل آپ مجھ سے ہیلتھی غذاؤں کا پوچھ رہے تھے اور شہتوت جیسا پھل نہیں کھاتے۔ بیٹا شہتوت بلڈ پریشر کو قابو میں رکھنے کے ساتھ ساتھ ہماری نظر کیلئے بھی بے حد مفید ہے بلکہ ایک بہت ہی زبردست فائدہ بتاؤں آپ کو، شہتوت کھانے سے ہمارا دماغ جوان اور حاضر رہتا ہے اور یوں الزائمر جیسی بیماریوں کو دور رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

جی دادا جان! کل مدنی چینل پر بتا رہے تھے کہ شہتوت نہ صرف ذیابیطس Sugar کو کنٹرول کرنے میں مددگار ہے بلکہ کینسر سے بھی حفاظت کرتا ہے، صہیب نے دادا جان کی بات کو آگے بڑھایا۔

اچھا اچھا بھائی آئندہ میری توبہ جو میں شہتوت کھانے سے منع کروں، خبیب نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا تو صہیب کے ساتھ ساتھ دادا جان بھی مسکرانے لگے۔ پھر سانس لے کر کہنے لگا: دادا جان آپ کو ایک حیرانی والی بات بتاؤں، ہم نے وہاں چڑیا گھر میں نیل گائے بھی دیکھی تھی لیکن وہ بالکل بھی نیلی نہیں تھی، پتا نہیں کس نے یہ نام رکھ دیا ہے۔

خبیب خاموش ہوا تو صہیب جلدی سے کہنے لگے: دادا جان! بھائی کی لاہور کی باتیں تو ختم ہی نہیں ہونی، کافی دن ہو گئے آپ سے کوئی معجزہ سننے کا موقع ہی نہیں ملا۔

دادا جان: مجھے بھی خبیب بیٹا کے منہ سے نیل گائے کا سُن کر پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک معجزہ یاد آگیا تھا جس میں نیل گائے اور اس کے شکاری کا ذکر ہے، چلیں وہی سناتا ہوں۔

بچو! آپ کو پتا ہے آج سے چودہ سو سال پہلے دنیا کے سپر پاور

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

ملک کا نام روم تھا، جس کا بادشاہ قیصر کہلاتا تھا، ہجرت کے نویں سال نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خبر پہنچی کہ قیصرِ روم ایک بڑا لشکر لے کر مدینہ طیبہ پر حملہ کرنے والا ہے تو اس کے مدینہ پاک آنے سے پہلے ہی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تیس ہزار کا لشکر لے کر ملکِ شام کے قریب ایک مقام "تبوک" پر اپنے لشکر کو ٹھہرا لیا (زرقانی علی المواہب، 4/84) لیکن اللہ کے نبی کی عظمت و ہیبت ہی ایسی تھی کہ قیصرِ روم ڈر کے مارے اپنی فوج سمیت اپنے شہر میں ہی بیٹھا رہا، دادا جان پانی پینے کو رکے تو خبیب ہنستے ہوئے کہنے لگا: دادا جان سپر پاور تو بڑی ڈرپوک نکلی۔ اس پر دادا جان اور صہیب بھی مسکرا اٹھے۔

پھر دادا جان نے اپنی بات دوبارہ شروع کی: تو بیٹا لشکرِ نبوی بیس دن تک وہیں تبوک میں ٹھہرا رہا رومیوں کے ساتھ تو لڑائی کی نوبت ہی نہ آئی، (زرقانی علی المواہب، 4/96) ایک روز نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سیّدُنا خالد بن ولید رضی اللہُ عنہ کی کمانڈ میں چھوٹا لشکر تیار کیا اور "دُوْمَۃُ الْجَنْدَل" شہر کے حاکم کو گرفتار کرکے لانے کا حکم دیا اور فرمایا: "وہ رات میں نیل گائے کا شکار کر رہا ہوگا تم اس کے پاس پہنچو تو اس کو قتل مت کرنا بلکہ زندہ گرفتار کرکے میرے پاس لانا۔"

صہیب مسکراتے ہوئے بولا: اللہ پاک نے ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فیوچر (Future) کا علم بھی دیا تھا۔

جی بیٹا ایسا ہی تھا، دادا جان نے کہا: اور جب سیفُ اللہ (اللہ کی تلوار) حضرت خالد رضی اللہُ عنہ وہاں پہنچے تو جیسا نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا تھا سب کچھ ویسا ہی تھا کہ وہ چاندنی رات میں نیل گائے کا شکار ہی کر رہا تھا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہُ عنہ نے آسانی سے اسے پکڑ لیا اور بارگاہِ رسالت میں حاضر کر دیا۔ (زرقانی علی المواہب، 4/92، 93 ملتقطاً)

یہ کہہ کر دادا جان کرسی سے اٹھتے ہوئے کہنے لگے: چلو بچّو! تیاری کریں، نمازِ مغرب کی اذان ہونے والی ہے۔

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 شہتوت کھانے سے ہمارا دماغ جوان اور حاضر رہتا ہے۔ 2 چھینک سے دماغ صاف اور طبیعت فریش ہو جاتی ہے۔ 3 جو نیک لوگ جنّت میں جائیں گے وہ ہمیشہ خوش رہیں گے۔ 4 بچہ آپ کو دیکھ کر زیادہ سیکھتا ہے۔ 5 ابو جان دیکھیں مجھے کتنا پیارا تحفہ ملا ہے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین، تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

جواب دیجئے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: وہ کون سے صحابی ہیں جنہوں نے حضرت جبرائیل علیہ السّلام کو دو مرتبہ دیکھا؟

سوال 02: تابعی بزرگ حضرت امام محمد باقر رحمۃُ اللہِ علیہ کا وصال کب ہوا؟

• جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے • کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے • یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر 923012619734+ پر واٹس ایپ کیجئے • 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3 / 285، حدیث: 8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنیٰ اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

بچّوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لئے	معنیٰ	نسبت
محمد	عبدُالرّافع	بلند کرنے والے کا بندہ	اللہ پاک کے صفاتی نام کی طرف لفظِ عبد کی اضافت کے ساتھ
محمد	ماجد	قابلِ احترام	رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام
محمد	عابِد	عبادت گزار	رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام

بچیوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لئے	معنیٰ	نسبت
	نفیسہ	پاک وصاف	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا مبارک نام
	حبیبہ	پیاری	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا مبارک نام
	جمیلہ	خوبصورت	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا مبارک نام

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں)

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جون 2023ء)

نام مع ولدیت:------------------- عمر:---- مکمل پتا:------------------------------------

موبائل / واٹس ایپ نمبر:------------------------ (1) مضمون کا نام:-------------------- صفحہ نمبر:------

(2) مضمون کا نام:-------------------- صفحہ نمبر:------ (3) مضمون کا نام:-------------------- صفحہ نمبر:------

(4) مضمون کا نام:-------------------- صفحہ نمبر:------ (5) مضمون کا نام:-------------------- صفحہ نمبر:------

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اگست 2023ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جون 2023ء)

جواب 1:.................................. جواب 2:..................................

نام:.................. ولدیت:.................. موبائل / واٹس ایپ نمبر:..................

مکمل پتا:..

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اگست 2023ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

پہلی ڈاک

مولانا حیدر علی مدنی*

ننھے میاں اب اس کیوب کی جان چھوڑ بھی دو! ویسے بھی یہ آپ سے نہیں بننے والا، آپی نے کچن کی طرف جاتے ہوئے مذاقاً کہا۔ دراصل تیسری کلاس کے سالانہ امتحانات (Annual Exams) میں پہلی پوزیشن لینے پر ننھے میاں کے چاچو جان نے انہیں Magic cube کا تحفہ دیا تھا اب گرمیوں کی چھٹیاں تھیں اور کیوب تھا، سارا دن اسے ہی Solve کرنے کی کوشش میں لگے رہتے لیکن کیوب تھا کہ بن ہی نہیں رہا تھا، آج بھی ناشتے کے بعد نہا دھو کر ہال میں ہی Cube لئے بیٹھے تھے تبھی ڈور بیل بجی تو کچن سے امی جان پکاریں: ننھے میاں جائیں دیکھیں کون ہے؟ اور پوچھے بنا دروازہ مت کھولئے گا!

کون ہے؟ ننھے میاں نے دروازے کے پاس جا کر پوچھا تو آواز آئی: بیٹا ڈاکیا ہوں آپ کے لئے ایک ڈاک ہے۔ یہ سن کر ننھے میاں بھاگتے ہوئے امی جان کے پاس واپس آئے اور انہیں ساری بات بتائی جس پر امی جان نے دروازہ کھولنے کی اجازت دے دی۔

بیٹا! ننھے میاں گھر پر ہیں؟ دروازہ کھولنے پر ڈاکیے (Postman) نے پوچھا تو جواب دیا: جی جی میں ہی ننھے میاں ہوں۔ اس پر پہلے تو ڈاکیے نے ننھے میاں کو سر سے پیر تک حیرانی سے دیکھا اور پھر اپنے بیگ سے ایک لفافہ نکال کر ننھے میاں کو پکڑا کر چلتے بنے۔

ڈاکیے کا سن کر آپی بھی اپنے روم سے باہر ہال میں آگئی تھیں اور حیرت سے اس لفافے کو دیکھ رہی تھیں جس پر گھر کے پتے کے اوپر بڑے حروف میں ننھے میاں لکھا ہوا تھا لیکن سب کے ذہنوں میں اس وقت ایک ہی سوال تھا کہ آخر ننھے میاں کے لئے کون ڈاک بھیج سکتا ہے؟ پھر امی جان کہنے لگیں: لاؤ دیکھیں تو سہی ننھے میاں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے لفافے میں کوئی رسالہ وغیرہ ہو۔ امی جان نے احتیاط سے کھولا تو اندر سے بچوں کے لئے انبیائے کرام کی سیرت بکس (Biography Books) نکلیں، ایک پر حضرت سیدنا آدم علیہ السّلام جبکہ دوسری پر حضرت سیدنا ادریس علیہ السّلام لکھا ہوا تھا۔ رنگ برنگی تصویر والی بکس دیکھ کر ننھے میاں کی خوشی دیدنی تھی۔ تبھی آپی بولیں: لیکن امی جان ننھے میاں کو آخر کس نے یہ تحفہ بھیجا ہوگا؟ شاید میرے دوست سفیان نے بھجوایا ہو میں نے پچھلے ماہ اس کی سالگرہ پر گفٹ دیا تھا ناں۔ ننھے میاں نے کہا تو امی جان نے ہاں یا ناں میں کوئی جواب نہیں دیا بلکہ مسکراتے ہوئے کہنے لگیں: رات کو ننھے میاں کے ابو جان آئیں گے تو انہیں دکھا کر پوچھیں گے۔

رات کھانے کے بعد ننھے میاں اپنی ڈاک لئے ابو جان کے

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

کمرے میں اجازت لے کر داخل ہوئے تو آپی وہیں موجود ابو جی سے کوئی سوال سمجھ رہی تھی، ابو جی سمجھا کر فارغ ہوئے تو کہنے لگے: جی ننھے میاں کیالائے ہیں آپ میرے لئے؟

ننھے میاں: ابو جان دیکھیں مجھے کتنا پیارا تحفہ ملا ہے لیکن ابھی تک پتانہیں چل پایا کہ بھیجا کس نے ہے؟

ابو جان نے ننھے میاں سے لفافہ پکڑ کر دیکھتے ہوئے کہا: ارے واہ! یہ تو کتاب کا تحفہ ہے۔ پھر دونوں کتابوں کے نام پڑھ کر انہیں سائڈ ٹیبل پر رکھ دیا: بیٹا آئیں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں، ننھے میاں جب میں چوتھی کلاس میں پہنچا آپ کے دادا جان نے میرے لئے ایک اسلامی میگزین گھر پر لگوادیا تھا جو ہر مہینے کی پانچویں تاریخ تک آجاتا، ایک دو ماہ بعد تو اس میگزین کی مجھے ایسی عادت ہوگئی تھی کہ نیا ماہ شروع ہونے پر پانچ تاریخ کا انتظار کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ رسالہ ملنے پر کبھی میں انہیں تو کبھی آپ کے دادا جان مجھے پڑھ کر سناتے۔ آپ کو پتا ہے ہر ماہ اس رسالے سے مجھے اتنی زیادہ اسلامی معلومات ملتی تھیں کہ پانچویں کلاس میں ہمارے شہر میں اسلامک کوئز مقابلہ ہوا تو پورے شہر کے اسکولوں کے بچوں میں سے میری پہلی پوزیشن آئی تھی جس پر مجھے ایک کتاب اور پچاس روپے انعام ملا تھا۔ سارا واقعہ سنا کر ابو جان رکے اور پھر سائیڈ ٹیبل کی دراز سے ایک لفافہ نکال کر آپی اور ننھے میاں کو دکھانے لگے۔ لفافے پر ابو جان کا نام لکھا ہوا تھا۔ لفافے میں سے ہی ابو جان نے اپنی زندگی کی پہلی ڈاک والا اسلامی رسالہ نکال کر دکھایا۔

ننھے میاں: اور انعام کہاں ہے ابو جان؟ بیٹا کتاب تو ابھی تک میرے پاس موجود ہے البتہ پچاس روپے میں نے خرچ کر دیے تھے۔ ننھے میاں آپ کو یاد ہے آپ نے تیسری کلاس کے امتحانات میں پوزیشن لینے پر Gift مانگا تھا اور میں نے کہا تھا کہ وقت آنے پر آپ کو مل جائے گا۔

ننھے میاں: جی جی ابو جان، یہی تو میرا گفٹ نہیں؟ ابو جان کی مسکراہٹ دیکھ کر ننھے میاں کو اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا۔

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اپریل 2023ء کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) بنتِ محمد اسلم (جہلم) (2) بنتِ محمد اعجاز (ڈسکہ، سیالکوٹ) (3) محمد حُسین جامی (کراچی)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** (1) چچازاد بھائی (2) 20 رمضان شریف 8ھ۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ● بنتِ محمد شاہد عطّاری (کراچی) ● بنتِ محمد ساجد عطّاری (پشاور) ● محمد بشیر عطّاری (پاکپتن) ● بنتِ شرافت علی (لاہور) ● طلحہ طارق (ٹیکسلا) ● بنتِ اسلام الدین (سکھر) ● اُمِّ تنزیل (کراچی) ● بنتِ مختار عطاریہ (گجرات) ● فاروق احمد عطّاری (بھکر) ● رضوان عطّاری (ڈی جی خان) ● سلطان احمد (سرگودھا) ● محمد وقاص (فیصل آباد)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اپریل 2023ء کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) فرحان علی (پنوعاقل، سکھر) (2) عبد اللہ (کراچی) (3) بنتِ شفقت محمود (خان پور)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** (1) حسد، ص55 (2) حروف ملایئے، ص55 (3) حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جانتے ہیں، ص57 (4) بیٹیاں اور بہنیں، ص56 (5) ریموٹ کنٹرول ہیلی کاپٹر، ص61۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ● عبد اللہ (رحیم یار خان) ● بنتِ ریاض (لاہور) ● حافظ محمد فرحان (وزیر آباد) ● بنتِ سلیمان (مظفر آباد) ● بنتِ عباس عطّاری (احمد پور شرقیہ) ● محمد حسّان رضا (کراچی) ● بنتِ آصف عطاریہ (چکوال) ● بنتِ عبد الخالق (بورے والا) ● بنتِ شاہد (کراچی) ● بنتِ ادریس (جڑانوالہ) ● محمد احتشام (اٹک) ● بنتِ عطاء محمد (خیبر پختونخوا)۔

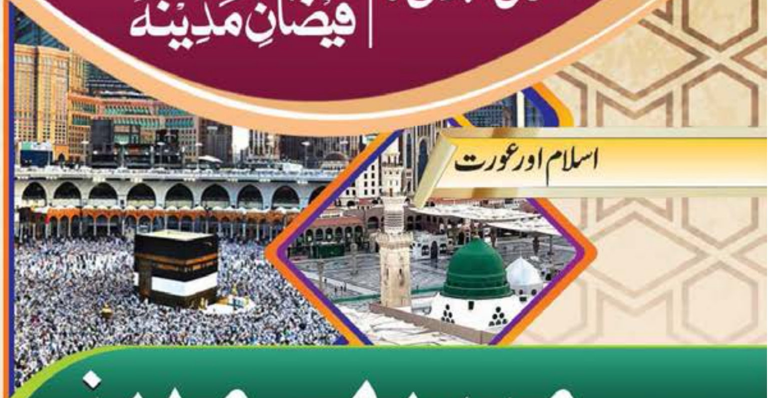

اسلام اور عورت

میں بھی مدینے جاؤں گی

اُمِّ میلاد عطاریہ*

حرمینِ طیبین کی حاضری اور سفرِ حج کی تمنا ہر عاشقِ رسول کے دل میں ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہئے کہ یہ مقاماتِ مقدسہ مسلمانوں کے دل و نگاہ کا مرکز ہیں۔ ان مقاماتِ مقدسہ کی طرف سفر، مبارک ہی مبارک، خیر ہی خیر اور بڑے نصیب کی بات ہے، نیز اس راہ کے مسافر کو ہر ہر قدم پر نیکیاں، بھلائیاں، امان، عافیتیں، برکات اور اللہ پاک کی رحمتیں ملتی ہیں۔

محترم اسلامی بہنو! ہم سب جانتی ہیں کہ حج ارکانِ اسلام میں سے ایک بنیادی رکن اور اہم عبادت ہے، یاد رکھئے! اللہ پاک نے صاحبِ استطاعت لوگوں پر زندگی میں ایک بار حج فرض فرمایا ہے، فرض ہونے کے باوجود اس کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا سخت گناہ اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ فرض ہو جانے کے باوجود حج ادا نہ کرنے پر وعید ملاحظہ ہو: حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ جو شخص زادِ راہ اور سواری کا مالک ہو جس کے ذریعے وہ بیتُ اللہ تک پہنچ سکے اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو اس پر کوئی افسوس نہیں خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔[1] (مَعاذَ اللہ)

عام طور پر یہ سوچ پائی جاتی ہے کہ عمر کے آخری حصے میں حج کریں گے یا ابھی تو بچّوں کی شادی کرنی ہے، گھر بنانا ہے وغیرہ جب یہ کام ہو جائیں گے تو حج کریں گے۔ حالانکہ یہ بہت بڑی محرومی ہے۔ جن کے پاس مال و اسباب نہیں وہ تو حج کے لئے اور مدینے کی حاضری کے لئے تڑپیں لیکن جن کو اللہ پاک نے مال و دولت کی نعمت سے نوازا وہ اس کے لئے نہ کڑھیں اور سستی کا مُظاہرہ کریں تو یہ کس قدر عجیب بات ہے، جس وقت، جس عمر میں حج کی شرائط پائی جانے کے سبب حج فرض ہو جائے اس سے ہر گز غفلت نہیں برتنی چاہئے۔ کئی عورتوں کے پاس اگرچہ نقدی کم ہوتی ہے لیکن ایسے زیورات ہوتے ہیں جن کی مالیت لاکھوں روپے بنتی ہے، لہٰذا اگر واقعی اس کی مالیت حج کے خرچے کے مطابق بن گئی تو دیگر شرائط کے پورے ہونے کی صورت میں ان پر حج فرض ہو جائے گا۔ اب بلا اجازتِ شرعی تاخیر کرنا ہر گز جائز نہ ہوگا۔ لہٰذا خواتین کو توجہ کرنی چاہئے جس طرح نماز، روزے اور دیگر عبادات ان کی اپنی استطاعت کے مطابق فرض ہوتی ہیں، ایسا ہی معاملہ حج کا ہے اور یہ تو بڑی سعادت کی بات ہے کہ اللہ پاک نے ہمیں اتنی پیاری عبادت کے قابل بنایا جسے عاشقوں کی عبادت بھی کہا گیا ہے۔

چنانچہ ہر اسلامی بہن اپنے زیورات، جمع پونجی اور دیگر رقم وغیرہ پر غور کرے اور اپنے محرم کے ذریعے دارُالافتاء اہلِ سنّت سے لازمی معلوم کرے کہ اس پر حج فرض ہو چکا ہے یا نہیں؟

ترغیب و تحریص کے لئے احادیثِ کریمہ کی روشنی میں حجِ بیتُ اللہ اور مدینۂ منورہ کے 3 فضائل ملاحظہ ہوں: 1 حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400 (مُسلمانوں) کی شَفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نِکل جائے گا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔[2] 2 حج کیا کرو! کیونکہ حج گُناہوں کو اِس طرح دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔[3] 3 یہ طَیبَہ ہے اور گناہوں کو اسی طرح مٹاتا ہے جیسے آگ چاندی کا کھوٹ دور کر دیتی ہے۔[4]

اللہ کرے کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ مکے مدینے سے محبت اور حجِ بیتُ اللہ کی سعادت خیریت و عافیت کے ساتھ نصیب ہو جائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) ترمذی، 2/219، حدیث: 812 (2) مسند البزار، 8/169، حدیث: 3196 (3) معجم اوسط، 3/416، حدیث: 4997 (4) بخاری، 3/36، حدیث: 4050۔

* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

حضرت اُمِّ سِنان اَسْلَمِیَّہ رضی اللہُ عنہا

مولانا وسیم اکرم عطاری مدنی*

جن محترم صحابیات پر رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خاص کرم نوازیاں تھیں، انہی میں سے ایک عظیم صحابیہ حضرت اُمِّ سِنان اسلمیہ رضی اللہُ عنہا بھی ہیں۔[1]

خاندان آپ کا تعلق قبیلۂ بنو اسلم سے تھا۔ یہ وہ قبیلہ ہے جسے رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (اسلام لانے پر) سلامتی کی دعا سے نوازا تھا۔[2] آپ کی ایک بیٹی کا نام ثُبَیْتَہ تھا۔[3]

ہجرت و بیعت آپ نے ہجرت بھی کی اور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بیعت کرنے کا شرف بھی پایا۔[4] چنانچہ آپ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: میں آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوئی۔[5]

بارگاہِ رسالت میں حاضری ایک بار حضرت اُمِّ سِنان رضی اللہُ عنہا نے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے آپ کی بارگاہِ اقدس میں آتے ہوئے حیا آتی ہے، کیونکہ میں آپ کی پاک بارگاہ میں اپنی کسی حاجت کی وجہ سے ہی حاضر ہوتی ہوں، تو حضور نے فرمایا: اگر تم (سُوال کرنے سے) بے پروائی اختیار کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔[6]

بی بی صفیہ کی شادی میں شرکت جب حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمُّ المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہُ عنہا سے شادی ہوئی تو حضرت اُمِّ سِنان رضی اللہُ عنہا بھی شادی میں شریک تھیں چنانچہ فرماتی ہیں کہ میں نے اُمُّ المومنین حضرت صفیہ رضی اللہُ عنہا کی شادی میں شریک ہو کر انہیں کنگھی کی اور خوشبو لگائی۔[7]

غزوات میں طبی خدمات حضرت اُمِّ سِنان رضی اللہُ عنہا کا شمار دورِ رسالت کی ان خواتین میں ہوتا تھا جو طبی معاملات (Medical Matters) کو بخوبی جانتی تھیں اور غزوات میں زخمی ہونے والے اصحابِ رسول کی مرہم پٹی وغیرہ کی غرض سے شریک ہوتی تھیں۔ جیسا کہ آپ خود فرماتی ہیں: میں ایک دوا کے ذریعے زخمی صحابہ کا علاج کرتی تھی تو وہ صحتیاب ہو جاتے تھے۔[8]

نیز طبقات ابنِ سعد میں ہے کہ جب رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے غزوۂ خیبر کے لئے نکلنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت اُمِّ سِنان اسلمیہ رضی اللہُ عنہا نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں پیاسوں کو پانی پلانے، مریضوں اور زخمیوں کا علاج کرنے اور سُواریوں کی نگہبانی کرنے کے لئے آپ کے ساتھ اس غزوے میں شریک ہونا چاہتی ہوں۔ تو رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی برکت سے نکلو! کیونکہ تمہاری سہیلیوں نے بھی مجھ سے اس بارے میں گفتگو کی تھی تو میں نے انہیں بھی اجازت عطا کر دی۔ اگر تم چاہو تو اپنی قوم کے ساتھ چلی جاؤ اور چاہو تو ہمارے ساتھ چلو! میں نے عرض کی: آپ کے ساتھ چلنا چاہتی ہوں۔ تو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے اپنی زوجہ اُمُّ المؤمنین اُمِّ سَلَمہ رضی اللہُ عنہا کے ساتھ چلنے کا حکم ارشاد فرمایا۔[9]

* شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

اہم وضاحت یاد رہے! غزوات میں زخمی صحابہ کی مرہم پٹی کرنے والی صحابیات طیبات شرعی حدود و قیودات کا مکمل لحاظ رکھتی تھیں، جیسا کہ علّامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (غزوات میں شریک) خواتین زخموں کے لئے دوا سازی کا فریضہ سرانجام دیتیں اور اس دوران نامحرموں کو چھوتی نہ تھیں۔ پھر یہ خواتین یا تو عمر رسیدہ ہوتیں تو انہیں اپنے چہرے کھولنا جائز تھا یا جوان ہوتیں تو وہ باحجاب ہوتی تھیں۔(10)

حضرت اُمِّ سِنان پر عطائے مصطفےٰ فتحِ خیبر کے بعد رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت اُمِّ سِنان رضی اللہُ عنہا کو مالِ فَئے(11) میں سے یہ چیزیں عطا فرمائیں: منقش نگینے، چاندی کا زیور، سوتی، یمنی اور مخملی چادریں اور تانبے کی دیگچی۔ اس کے علاوہ غزوۂ خیبر کے موقع پر جس اونٹ پر حضرت اُمِّ سلَمہ اور حضرت اُمِّ سِنان رضی اللہُ عنہا سوار تھیں مدینے پہنچنے پر وہ اونٹ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت اُمِ سِنان رضی اللہُ عنہا کو عطا فرما دیا، اس پر انہوں نے اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کی۔(12)

روایتِ حدیث آپ سے آپ کی بیٹی ثُبَیْتَہ اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہُ عنہم نے احادیث روایت کی ہیں۔(13)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) الاصابہ، 8/411 (2) بخاری، 2/478، حدیث: 3514 ماخوذاً (3) اسد الغابہ، 7/378 (4) طبقات ابنِ سعد، 8/227 (5) طبقات ابن سعد، 8/227 (6) معجم کبیر، 25/173 (7) طبقات ابنِ سعد، 8/96 (8) المغازی للواقدی، 2/687 (9) طبقات ابنِ سعد، 8/227 (10) التراتیب الاداریۃ، 2/147 (11) کفار سے لڑائی کے بعد جو مال لیا جاتا ہے جیسے خراج اور جزیہ وغیرہ اسے مالِ فَئے کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، 2/434) (12) المغازی للواقدی، 2/687 (13) اسد الغابہ، 7/378۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے رجب المرجب اور شعبان المعظم 1444ھ میں درج ذیل مَدَنی رَسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صَفحات کا رِسالہ "نماز کی برکتیں" پڑھ یا سُن لے اُس کو مکّے مدینے میں نمازیں پڑھنے کی سعادت اور اُس کی والدین سمیت بے حساب مغفِرت فرما، اٰمین 2 یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُعاف کر دینے کی عادت" پڑھ یا سُن لے اُسے غصّہ پینے والا اور دوسروں کی غلطیاں مُعاف کرنے والا بنا اور اُس کو بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطّاری مدنی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے ماہِ رجب و شعبان 1444ھ میں درج ذیل دو مدنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یا ربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "امیرِ اہلِ سنّت سے زکوٰۃ کے بارے میں سوال جواب" پڑھ یا سُن لے اُسے صَدَقاتِ واجبہ و نافلہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس کے مال و عمر میں برکت عطا فرما، اٰمین 2 یا اللہ پاک! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ "امیرِ اہلِ سنّت کا عمرہ مع مدینۂ پاک کی حاضری (2022)" پڑھ یا سُن لے اُسے حرمینِ طیبین کے جلوے نصیب فرما، بار بار پیارا پیارا کعبہ اور میٹھا میٹھا مدینہ دکھا اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے/سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
نماز کی برکتیں	15لاکھ22ہزار248	10لاکھ67ہزار597	25لاکھ89ہزار845
پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُعاف کر دینے کی عادت	15لاکھ32ہزار62	11لاکھ19ہزار957	26لاکھ52ہزار19
امیرِ اہلِ سنّت سے زکوٰۃ کے بارے میں سوال جواب	15لاکھ13ہزار169	10لاکھ88ہزار959	26لاکھ2ہزار128
امیرِ اہلِ سنّت کا عمرہ مع مدینۂ پاک کی حاضری (2022)	15لاکھ29ہزار896	10لاکھ77ہزار135	26لاکھ7ہزار31

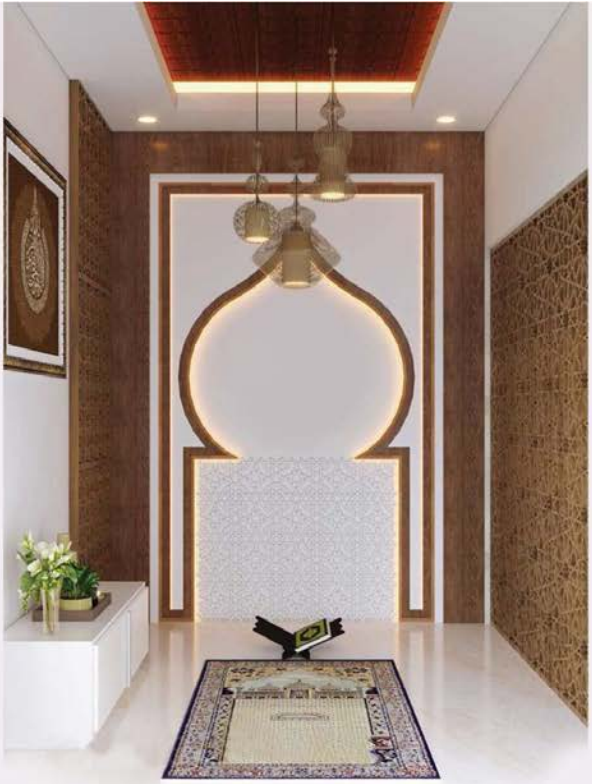

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مَدَنی*

1 غیر مردوں کی موجودگی میں نماز پڑھتے ہوئے منہ ڈھانپنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ عورت کی نماز کا وقت ایسی جگہ ہو گیا کہ جہاں اجنبی لوگ موجود ہیں تو کیا وہ چہرہ ڈھانپ کر نماز پڑھ سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

عورت کے لیے اجنبی لوگوں سے ہٹ کر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو اجنبی لوگوں کی موجودگی میں چہرہ ڈھانپ کر نماز پڑھ سکتی ہے۔

وَ اللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 عائزہ نام رکھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بچی کا نام "عائزہ" رکھنا کیسا ہے اور اس کا معنی کیا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

عائزہ "عوز" سے مونث اسمِ فاعل کا صیغہ ہے، جس کا معنی "محتاج اور ناکام عورت" ہے، اس لیے بچی کا نام عائزہ" رکھنا درست نہیں ہے کیونکہ برے معنی والے نام رکھنا ممنوع ہے۔ بہتر یہ ہے کہ بچی کا نام صحابیات اور اللہ پاک کی نیک بندیوں میں سے کسی ایک کے نام پر رکھا جائے۔

وَ اللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 تکونی اسکارف پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کا تکونی اسکارف کو اس طرح پہن کر نماز پڑھنا کہ اسکارف کے دونوں پلوؤں کو گردن پر سیفٹی پن کے ساتھ ملا لیا جائے اور اس کے دونوں کنارے سینے پر لٹکتے ہوں، کیا یہ صورت سَدل میں آئے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

بیان کی گئی صورت میں جب دونوں پلوؤں کو سیفٹی پن لگا کر ملا دیا تو یہ سدل سے نکل گیا کیونکہ چادر، مفلر وغیرہ جو کپڑے اُوڑھے جاتے ہیں، پہنے نہیں جاتے ان میں سدل کی تعریف میں دونوں پلوؤں کو ملائے بغیر لٹکانے کی قید ہے۔

وَ اللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 کنیت کی شرعی حیثیت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کنیت رکھنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مرد و عورت، دونوں کے لیے کنیت رکھنا مستحب ہے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایک سے زائد کنیتیں تھیں اور آپ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام صحابۂ کرام رِضوانُ اللہِ علیہم اجمعین کی کنیتیں رکھا کرتے تھے اور اچھی کنیت سے پکارنے کو پسند فرماتے تھے۔ بہتر یہ ہے کہ اولاد میں سے سب سے بڑے بیٹے کے نام پر اور بیٹا نہ ہو تو بڑی بیٹی کے نام پر کنیت رکھی جائے۔

وَ اللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شیخ الحدیث و مفتی دار الافتاء اہلِ سنّت، لاہور

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا عمر فیاض عطّاری مَدَنی*

دعوتِ اسلامی نے ویلز یوکے میں 145 سالہ غیر مسلموں کی عبادت گاہ کو خرید کر مسجد میں بدل دیا

عنقریب اس جگہ پر عظیم الشان فیضانِ مدینہ، جامعۃُ المدینہ اور مدرسۃُ المدینہ قائم کیا جائے گا

تفصیلات کے مطابق دعوتِ اسلامی نے نیوپورٹ ویلز، یوکے میں 145 سال تک غیر مسلموں کے زیرِ استعمال رہنے والی عبادت گاہ کو خرید کر مسجد میں تبدیل کر دیا۔ خوشی کے اس موقع پر سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں تلاوت و نعت کے بعد مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیان کئے۔ اس موقع پر دعوتِ اسلامی ویلز کے نگران سیّد فضیل رضا عطّاری کا کہنا تھا کہ اس بلڈنگ کی تزئین و آرائش کے بعد دعوتِ اسلامی یہاں ویلز کا پہلا عظیم الشان اسلامک سینٹر و مدنی مرکز فیضانِ مدینہ قائم کرے گی جبکہ قراٰنِ پاک کی تعلیم کے لئے بچّوں اور بچیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ مدارسُ المدینہ کی برانچز قائم ہوں گی۔ اسی کے ساتھ عالم کورس کے لئے جامعۃُ المدینہ کی برانچ بھی قائم کی جائے گی۔

کنزُ المدارس بورڈ پاکستان کی جانب سے فیضانِ مدینہ کراچی میں تقریبِ تقسیمِ اسناد و انعامات کا انعقاد

نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری اور مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مدنی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے

کنزُ المدارس بورڈ پاکستان (دعوتِ اسلامی) اور جامعۃُ المدینہ انسٹیٹیوٹ کے زیرِ اہتمام 5 مارچ 2023ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں تقسیمِ اسناد و انعامات کا اہتمام کیا گیا جس میں دارُالافتاء اہلِ سنّت کے مفتیانِ کرام، مرکزی مجلسِ شوریٰ کے اراکین اور کنزُالمدارس بورڈ کے اراکین سمیت مختلف شعبوں کے ذمّہ داران، طلبۂ کرام، سرپرستوں اور دیگر عاشقانِ رسول نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس تقریب میں استاذُ الحدیث مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی نے **"مدارسِ اسلامیہ کی اہمیت و افادیت"** کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے مدارسِ دینیہ کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی جبکہ نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے سنّتوں بھرا بیان کرتے ہوئے گناہوں بھری زندگی سے

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز"، کراچی

بچتے ہوئے دینِ اسلام کے بتائے گئے طریقۂ کار کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کا ذہن دیا۔ اختتام پر کنزُالمدارس بورڈ پاکستان کے امتحانات میں پوزیشن لینے والے طلبۂ کرام میں سرٹیفکیٹس اور شیلڈز بھی تقسیم کی گئیں۔

پنجاب اور سندھ کے مختلف مدارسُ المدینہ میں سینکڑوں بچّوں نے حفظ و ناظرہ مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی

حیدرآباد، فیصل آباد، لاہور، خانیوال اور دیگر شہروں میں اسناد و انعامات تقسیم کرنے کی تقریبات منعقد کی گئیں

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام چلنے والے مدارسُ المدینہ سے گزشتہ سال 2022ء میں 50,754 بچّوں نے قراٰنِ پاک ناظرہ اور 9,416 بچّوں نے حفظِ قراٰن مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان طلبہ میں اسناد و انعامات تقسیم کرنے کے لئے 19 مارچ 2023ء کو حیدرآباد، فیصل آباد، لاہور اور خانیوال سمیت پاکستان کے مختلف شہروں میں تقریبات منعقد کی گئیں۔ تقسیمِ اسناد کا مرکزی اجتماع فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں منعقد ہوا جس میں نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ حاجی محمد شاہد عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا، یہ بیان دیگر مقامات پر بذریعہ لنک دیکھا گیا۔ بیان کے بعد تمام مقامات پر موجود اراکینِ شوریٰ و مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے طلبہ کو اسناد اور تحائف دیئے۔ رکنِ شوریٰ حاجی محمد سلیم عطّاری نے بتایا کہ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام اس وقت تقریباً ساڑھے 10 ہزار مدارسُ المدینہ چل رہے ہیں جہاں لاکھوں بچے اور بچیاں حفظ و ناظرہ کی تعلیم بالکل مفت حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ سال (2022ء) دعوتِ اسلامی کے ان مدارس سے 10 ہزار کے آس پاس بچوں نے حفظِ قراٰنِ پاک مکمل کیا ہے۔

کراچی میں واقع انسٹیٹیوٹ آف بینکرز پاکستان کے آڈیٹوریم میں پُر وقار تقریب کا انعقاد

ماہرِ امورِ تجارت مفتی علی اصغر عطّاری اور نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری نے بیانات کئے

دعوتِ اسلامی کے شعبے مرکز الاقتصادی الاسلامی، دارُالافتاء اہلِ سنّت اور جامعۃُ المدینہ انسٹیٹیوٹ کے زیرِ اہتمام 5 مارچ 2023ء کو کراچی کے علاقے سلطان آباد میں واقع انسٹیٹیوٹ آف بینکرز پاکستان کے آڈیٹوریم میں ایک پُر وقار تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں دارُالافتاء اہلِ سنّت کے مفتیانِ کرام، اسلامک فنانس کورس کے تیسرے اور چوتھے بیچ کے اسٹوڈنٹس اور ذمّہ داران نے شرکت کی۔ تقریب میں ماہرِ امورِ تجارت مفتی علی اصغر عطّاری مدنی مَدَّظِلُّہُ العالی نے دعوتِ اسلامی کے تحت مستقبل قریب میں قائم ہونے والے اسلامک فنانس سینٹر کے متعلق بریفنگ دی۔ بعد ازاں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مَدَّظِلُّہُ العالی نے **"رزقِ حلال کمانے اور سود سے بچنے"** کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان کرتے ہوئے اسلامی بھائیوں کو مالِ حرام سے بچنے کی ترغیب دلائی۔ اختتام پر کورس مکمل کرنے والے بیچ تھری اور فورتھ کے 166 پروفیشنلز اور 74 علمائے کرام کو سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔

مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی مشتاق عطّاری کے لئے ایصالِ ثواب اجتماع

رکنِ شوریٰ حاجی عبدالحبیب عطّاری کا سنّتوں بھرا بیان

مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی مشتاق عطّاری کے ایصالِ ثواب کے لئے 19 مارچ 2023ء بروز اتوار بابری چوک کراچی کی جامع مسجد کنزُالایمان میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں عاشقانِ رسول کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ تلاوتِ قراٰن اور نعت شریف کے بعد دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن مولانا حاجی عبدالحبیب عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور اسلامی بھائیوں کی دینی و اخلاقی اعتبار سے تربیت کی۔ رکنِ شوریٰ نے اسلامی بھائیوں کو دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کا ذہن دیا جس پر اسلامی بھائیوں نے اچھی اچھی نیتوں کا اظہار کیا۔

ذُوالقعدہ وذُوالحجہ شریف کے چند اہم واقعات

تاریخ / ماہ / سن	نام / واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
14ذُوالقعدہ شریف1111ھ	یومِ وصال حضرت علّامہ پیر سیّد فضل اللہ شاہ ترمذی	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدہ1438ھ
21ذُوالقعدہ شریف1433ھ	یومِ وصال محبوبِ عطار، رکنِ شوریٰ حاجی زم زم عطّاری	”محبوبِ عطار کی 122 حکایات“
26ذُوالقعدہ شریف1370ھ	یومِ وصال حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدہ1438 اور1439ھ
28ذُوالقعدہ شریف360ھ	یومِ وصال حافظُ الحدیث، حضرت ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدہ1438 اور1439ھ
30ذُوالقعدہ شریف1297ھ	یومِ عرس والدِ اعلیٰ حضرت، مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدہ1439ھ
ذُوالقعدہ شریف59 یا61ھ	وصالِ مبارکہ اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلَمہ رضی اللہ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب1438ھ، ذُوالقعدہ1438ھ اور ”فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین“
4ذُوالحجہ شریف1401ھ	یومِ وصال حضرت علّامہ مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالحجہ1438،1439ھ، ربیعُ الآخر1441 اور ”سیّدی قطبِ مدینہ“
7ذُوالحجہ شریف114ھ	یومِ وصال تابعی بزرگ حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالحجہ شریف1438ھ اور ”شرح شجرۂ قادریہ عطاریہ، صفحہ54“
ذُوالحجہ شریف44ھ	وصالِ مبارکہ صحابیِ رسول حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالحجہ1440ھ
ذُوالحجہ شریف6ھ	وصالِ مبارکہ حضرت سیدتنا اُمِّ رومان رضی اللہ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالحجہ1440ھ

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم
”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

Hajj and Umrah
Mobile Application

سفرِ حج و عمرہ میں آپ کی معاون و مددگار ایپلی کیشن
حج و عمرہ کی اہم معلومات حاصل کرنے کا بہترین و آسان ذریعہ

Features of the App:

- Complete Hajj / Umrah Guide.
- Prayer Timings.
- Important Videos.
- Important Places.
- Weather Updates.
- Currency Converter.

www.dawateislami.net/downloads

Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
June 2023

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جون 2023ء

قربانی کی کھال کس کام آسکتی ہے؟

محترم قارئین کرام!

- قربانی کی کھال ہر اس کام میں صَرْف کر سکتے ہیں جو قُرْبَت (یعنی نیکی) وکارِ خیر وباعثِ ثواب ہو۔(فتاویٰ رضویہ،20/473)
- قربانی کرنے والا کھال کو باقی رکھتے ہوئے اُسے اپنے کسی کام میں لاسکتا ہے، مثلاً اس کی جانماز بنائے، چلنی (چھلنی)، تھیلی، مَشکیزہ، دستر خوان، ڈول وغیرہ بنائے یا کتابوں کی جِلدوں میں لگائے، یہ سب کر سکتا ہے۔(بہارِ شریعت،3/345،346)
- قربانی کی کھال جانور ذَبْح کرنے والے کو اُجرت میں نہیں دے سکتے کہ اس کو اُجرت میں دینا بھی بیچنے ہی کے معنی میں ہے۔ (الہدایۃ،الجزء الرابع،2/361)

اَلحمدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دنیا بھر میں 80 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے ڈھیروں ڈھیر اخراجات پورے کرنے میں عاشقانِ رسول کی طرف سے دی جانے والی قربانی کی کھالوں کا بھی بہت بڑا حصہ ہوتا ہے، لہٰذا اپنے جانور کی قربانی کی کھال دعوتِ اسلامی کو دیجئے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جایئے۔ اللہ کریم ہر مسلمان کی قربانی قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یاد رکھئے! آپ کی جمع کروائی ہوئی قربانی کی کھال

ناظرہ اور حفظِ قراٰن کی تعلیم پانے والے تقریباً 3 لاکھ 23 ہزار طلبہ وطالبات
عالم کورس کرنے والے تقریباً 1 لاکھ 17 ہزار طلبہ وطالبات
تربیتی کورسز کے ہزاروں طلبہ وطالبات، علمِ دین پڑھانے والے ہزاروں معلّمین ومعلمات
اور دیگر بیسیوں قسم کے دینی کاموں میں مصروف افراد میں سے کسی کی بھی تعلیم وغیرہ کا حصہ بن سکتی ہے۔
یہ عظیم سعادت ہے اسے پانے کی بھرپور کوشش کیجئے۔

قربانی کی کھال جمع کروانے کے لئے اپنے علاقے کے دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران سے رابطہ فرمائیے۔

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ ونافلہ اور دیگر عطیات(Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

بینک کا نام: MCB **اکاؤنٹ ٹائٹل:** DAWAT-E-ISLAMI TRUST **بینک برانچ:** MCB AL-HILAL SOCIETY، **برانچ کوڈ:** 0037
اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 **اکاؤنٹ نمبر:** (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

ISBN 978-969-631-974-0
0125764

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net